صبح صادق	04:38
طلوع آفتاب	06:01
زوال آفتاب	12:41
غروب آفتاب	07:18

آج کی حدیث

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے یوم عاشورہ میں روزہ رکھنے کو اپنا معمول بنالیا اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اس دن کو تو یہود و نصاریٰ بڑے دن کی حیثیت سے مناتے ہیں (گویا خاص اس دن ہمارے روزہ رکھنے سے ان کے ساتھ اشتراک وتشابہ ہوتا ہے) تو آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا "انشاءاللہ جب آئندہ سال آئے گا تو ہم نویں کو (بھی) روزہ رکھیں گے"۔ (مسلم)

روزنامہ ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 172, Sunday- 21 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۷۲ ۞ اتوار، ۲۱ جون، ۲۰۲۶، ۵ محرم الحرام ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ روپیے، صفحات:۸

مینا کشی نٹراجن کی نامزدگی مسترد کیے جانے کے خلاف

حیدرآباد میں 'جمہوریت بچاؤ ستیاگرہ' کا انعقاد

تلنگانہ کانگریس کمیٹی کے صدر مہیش کمار گوڑ نے لوگوں کے ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی پر جمہوری اداروں کو کمزور کرنے اور سیکولر آوازوں کو دبانے کی کوشش کا الزام عائد کیا۔ راجیہ سبھا انتخاب کے لیے کانگریس کی سینئر لیڈر میناکشی نٹراجن کا پرچہ' نامزدگی مسترد کیے جانے کا معاملہ سرخیوں میں ہے۔ عدالت نے بھی اس معاملہ میں ایسا فیصلہ سنایا، جس سے میناکشی نٹراجن اور کانگریس کے سرکردہ لیڈران انتہائی مایوس ہیں۔ اس معاملہ پر آج حیدرآباد میں 'جمہوریت بچاؤ ستیاگرہ' کا انعقاد کیا گیا، جس میں بی جے پی کے ساتھ ساتھ الیکشن کمیشن کو بھی ہدف تنقید بنایا گیا۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل سے 'جمہوریت بچاؤ ستیاگرہ' کی کچھ تصویریں جاری کی ہیں اور ساتھ ہی مطلع کیا ہے کہ "میناکشی نٹراجن کی راجیہ سبھا انتخاب کے لیے نامزدگی مسترد کیا جانا جمہوری اقدار، آئین اور انتخابی عمل کی غیر جانبداری پر سنگین سوال کھڑے کرتا ہے۔" ساتھ ہی لکھا ہے کہ "میناکشی نٹراجن کا پرچہ' نامزدگی مسترد کیے جانے کے خلاف راجیو گاندھی پنچایت راج سنگٹھن کے قومی صدر سنیل پنوار کی قیادت میں ایک ستیاگرہ منعقد کیا گیا۔ اس دوران تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر مہیش گوڑ سمیت کانگریس کے کئی سینئر لیڈران و کارکنان موجود رہے۔" اس موقع پر تلنگانہ کانگریس کمیٹی کے صدر مہیش کمار گوڑ نے لوگوں کے ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی پر جمہوری اداروں کو کمزور کرنے اور سیکولر آوازوں کو دبانے کی کوشش کا الزام عائد کیا۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ میناکشی نٹراجن کی نامزدگی مسترد کیا جانا سیاسی محرکات پر مبنی اقدام ہے اور یہ اپوزیشن قوتوں کو کمزور کرنے اور انتخابی عمل میں مداخلت کی ایک بڑی سازش کا حصہ ہے۔ مہیش گوڑ نے بی جے پی پر علاقائی پارٹیوں کو نشانہ بنانے، ہر سال 2 کروڑ روزگار فراہم کرنے کے وعدے کو پورا نہ کرنے اور ملک کی دولت کو چند مخصوص افراد کے ہاتھوں میں مرکوز ہونے دینے کا بھی الزام لگایا۔ انھوں نے مودی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ "قومی اہمیت کے مسائل کو نظرانداز کیا جارہا ہے، اور جواہر لعل نہرو، اندرا گاندھی، راہل گاندھی جیسے لیڈران کی سیاسی وراثت کو مسخ کرکے پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔" مدھیہ پردیش سے کانگریس کی راجیہ سبھا امیدوار اور تلنگانہ کانگریس کی انچارج میناکشی نٹراجن کا پرچہ نامزدگی مسترد کیے جانے کے خلاف حیدرآباد کے گاندھی بھون میں ایک روزہ 'جمہوریت بچاؤ ستیاگرہ' کا انعقاد کیا گیا ہے۔ راجیو گاندھی پنچایتی راج سنگٹھن کے بینر تلے منعقدہ اس احتجاج میں تلنگانہ کانگریس کے اعلیٰ رہنماؤں اور کارکنوں نے الیکشن کمیشن اور بی جے پی حکومت کے خلاف سخت نعرے بازی کی۔ مرکزی قیادت: اس ستیاگرہ میں تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر مہیش کمار گوڑ، راجیو گاندھی پنچایتی راج سنگٹھن کے آل انڈیا چیئرمین سنیل پنوار، اور اے آئی سی سی سکریٹری سچن ساونت سمیت کئی اراکین اسمبلی اور ایم ایل سیز نے شرکت کی۔ احتجاج کے دوران ٹی پی سی سی صدر مہیش کمار گوڑ نے الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) جمہوری اداروں اور آئینی اقدار کو منظم طریقے سے نقصان پہنچا رہی ہے۔ انہوں نے میناکشی نٹراجن کی نامزدگی کو مسترد کرنے کے عمل کو غیر منصفانہ اور سیاسی سازش کا حصہ قرار دیا۔

رام مندر عطیہ تنازعہ

۶۰ رکلو گرام چاندی کی شیلائیں اور ہار بھی ریکارڈ سے غائب

ایس آئی ٹی تحقیقات میں مصروف، جویلرس ایسوسی ایشن کا دعویٰ ہے کہ ان کے پاس شیلائیں ٹرسٹ کو سونپنے کی رسید موجود ہے

رام مندر عطیہ چوری معاملہ کی ایس آئی ٹی جانچ جاری ہے۔ اس دوران ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' نے ایک رپورٹ شائع کی ہے، جس میں دعویٰ کیا ہے کہ ان کے پاس ایسے قیمتی عطیات یا نذرانوں کی تصاویر موجود ہیں، جن کی تلاش میں ایس آئی ٹی مصروف ہے۔ رپورٹ کے مطابق رام مندر کی پران پرتشٹھا کے دوران رام للا کو نذر کی گئی اور مندر کی بنیاد میں رکھنے کے لیے دی گئی چاندی کی شیلا تفتیش کی ایک بڑی پہیلی بن گئی ہیں۔ اس کے علاوہ جونپور کے وشوکرما خاندان کی جانب سے پیش کردہ ہار کا بھی کوئی ریکارڈ نہیں مل پارہا ہے۔ 'آج تک' کے مطابق جانچ کے 6 دنوں کے دوران ایس آئی ٹی نے ان عطیات کا ریکارڈ اور موجودہ حالت جاننے کی کوشش کی، لیکن اب تک کوئی واضح معلومات سامنے نہیں آئی ہیں۔ جویلرز ایسوسی ایشن کی جانب سے رام مندر کی بنیاد میں رکھنے کے لیے دی گئی 60 کلو چاندی کی شیلاؤں کا بھی کوئی ٹھوس ریکارڈ تحقیقاتی ٹیم کو نہیں ملا ہے۔ جویلرز ایسوسی ایشن کا دعویٰ ہے کہ ان کے پاس شیلائیں ٹرسٹ کو سونپنے کی رسید موجود ہے۔ ادارہ کے سربراہ انوراگ رستوگی کے مطابق ملک بھر کے جویلرز کے تعاون سے تیار کی گئی 60 کلو چاندی کی شیلائیں رام مندر کو نذر کی گئی تھیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بنیاد پوجن اور تعمیراتی عمل کے دوران یہ شیلائیں کہیں نظر نہیں آئیں اور بعد میں ان کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ 'آج تک' پر شائع رپورٹ کے مطابق ایس آئی ٹی یہ جاننے کی کوشش کررہی ہے کہ یہ چاندی کی شیلائیں آخر کہاں گئیں اور اس وقت ان کی کیا حالت ہے؟ اس معاملے میں رام شنکر یادو عرف ٹنو، کرشن دیو تیواری اور رام للا کے 4 پجاریوں سے پوچھ گچھ کی جاچکی ہے۔ زیورات اور عطیات و نذرانوں کی دیکھ بھال سے وابستہ کرشن دیو تیواری نے ہار، چرن پادوکا اور چاندی کی شیلاؤں کے بارے میں معلومات ہونے سے انکار کیا ہے۔ ایس آئی ٹی کے سینئر رکن، لکھنؤ کمشنر وجے وشواس پنت، آئی جی کرن ایس اور خصوصی سکریٹری نیل رتن کمار نے پورے معاملے کا تفصیلی جائزہ لیا۔ تحقیقاتی ٹیم نے اس وقت ڈیوٹی پر موجود پجاریوں اور متعلقہ افراد سے واقعات کی تصدیق کرنے کی کوشش کی۔ ایس آئی ٹی یہ سمجھنے کی کوشش کررہی ہے کہ قیمتی نذرانوں کو جمع کرنے، محفوظ رکھنے اور ان کا ریکارڈ مرتب کرنے کا طریقہ کار کیا تھا۔ رام مندر میں پران پرتشٹھا کے دوران جونپور کے وشوکرما خاندان کی جانب سے رام للا کو پیش کیا گیا قیمتی ہار اور چرن پادوکا کا بھی اب تک ایس آئی ٹی کو کوئی ریکارڈ نہیں ملا ہے۔ جانچ کے دوران ایس آئی ٹی نے ہار اور چرن پادوکا کا سراغ لگانے کی کوشش کی، لیکن اب تک ان کے بارے میں کوئی واضح معلومات حاصل نہیں ہوسکی ہیں۔ اسی طرح 60 کلو چاندی کی شیلاؤں کے بارے میں بھی کوئی مصدقہ معلومات دستیاب نہیں ہوئیں۔ اس معاملہ میں رام شنکر یادو عرف ٹنو، کرشن دیو تیواری اور رام للا کے 4 پجاریوں سے پوچھ گچھ کی گئی۔

پربھنی میں مندر کا چھت اچانک منہدم۔ ۸ رافراد ہلاک

تین افراد شدید زخمی۔ ۲۰ رکو معمولی زخم آئے، وزیر اعظم مودی کا اظہار افسوس

پربھنی: مہاراشٹرا کے پربھنی ضلع میں یشواڑی مندر کے مرکزی حصہ کے روبرو چھت منہدم ہوجانے کے نتیجہ میں 8 افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ واقعہ تعمیراتی کاموں کے دوران پیش آیا۔ یہ مندر یشواڑی گاؤں میں واقع ہے۔ رکن اسمبلی راجیش وٹیکر نے کہا کہ 27 افراد چھت کے ملبہ کے نیچے دب گئے تھے۔ 8 افراد اس حادثہ میں ہلاک ہوگئے ہیں جبکہ تین افراد زخمی ہیں جن کا ضلع جنرل ہاسپٹل میں علاج کیا جارہا ہے۔ کہا گیا ہے کہ دیگر 20 افراد کو معمولی زخم آئے ہیں جن کو آر پی میڈیکل کالج ہاسپٹل میں طبی امداد پہونچائی گئی۔ مسٹر وٹیکر نے توثیق کی کہ ملبہ میں دبے ہوئے ہر شخص کو نکال لیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مندر کی تعمیر کیلئے دستکاروں کو دوسری ریاستوں سے طلب کیا گیا تھا۔ یہاں استعمال کیلئے پتھر راجستھان سے منگوائے جارہے تھے۔ کام تکمیل کے قریب تھا کہ یہ حادثہ پیش آیا۔ تاہم چھت منہدم ہونے کی اصل وجوہات کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔ رکن اسمبلی نے بتایا کہ انہوں نے مندر کے کچھ ذمہ داروں سے بات کی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ پلر کی تعمیر میں تاخیر یا اسے مستحکم بنانے میں لاپرواہی کی وجہ سے سبھا منڈپ اچانک منہدم ہوگیا۔ اس دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے پربھنی میں مندر کی چھت منہدم ہوجانے کے حادثہ پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے حادثہ میں ہلاک افراد کے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ ضلع پربھنی مس ی یہ مندر بہت زیادہ مقبول مانا جاتا ہے اور یہاں ہر ہفتے کو پچیس تا پچاس ہزار افراد درشن کیلئے آتے ہیں۔

ایرانی فوج نے آبنائے ہرمز کو پھر کیا بند، ایران۔امریکہ امن معاہدہ خطرے میں

اس نے آبنائے ہرمز بند کرنے کی وجہ جنوبی لبنان سے فوج نہ ہٹانے اور اسرائیل کے ذریعہ مستقل جنگ بندی کی خلاف ورزی کو قرار دیا ہے

ایران نے امریکہ پر امن معاہدہ کے شرائط کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا ہے۔ اس نے آبنائے ہرمز بند کرنے کی وجہ جنوبی لبنان سے فوج نہ ہٹانے اور اسرائیل کے ذریعہ مستقل جنگ بندی کی خلاف ورزی کو قرار دیا ہے۔ ایران اور امریکہ کے درمیان امن معاہدہ پر دستخط بھلے ہی ہوگیا، لیکن اس کے بعد بھی حالات پوری طرح پُرامن نہیں ہوئے ہیں۔ امریکہ اور ایران دونوں ہی ممالک کے سرکردہ لیڈران اپنے بیانات کے ذریعہ ایک دوسرے کو 'زیر' ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اب خبریں سامنے آرہی ہیں کہ ایران نے آبنائے ہرمز کو ایک بار پھر بند کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ایران کی جوائنٹ ملٹری کمانڈ نے آبنائے ہرمز سے جہازوں کی آمد و رفت بند کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ آبنائے ہرمز از سر نو بند کرنے کے پیچھے کی وجہ جنگ ختم کرنے والے معاہدہ (ایم او یو) کی امریکہ کے ذریعہ خلاف ورزی، جنوبی لبنان سے فوج نہ ہٹانے اور اسرائیل کے ذریعہ مستقل جنگ بندی کی خلاف ورزی ہے۔ ایران نے اسے پہلا قدم بتایا ہے اور متنبہ کیا ہے کہ اگر خلاف ورزی جاری رہی تو مزید سخت قدم اٹھائے جائیں گے۔ واضح رہے کہ امریکہ اور ایران نے اس ہفتہ ایک مفاہمت کی عرضداشت (ایم او یو) پر دستخط کیا تھا، جس کے بعد آبنائے ہرمز کو پھر سے کھولنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ امریکہ اور ایران کے درمیان امن معاہدہ پر دستخط کے کچھ ہی گھنٹوں بعد ہفتہ کے روز جنوبی لبنان میں اسرائیلی حملوں میں کم از کم 7 لوگوں کی موت ہوگئی تھی، جن میں 2 بچے بھی شامل تھے۔ ایسے حالات میں عالمی امور کے کئی ماہرین امن معاہدہ پر خطرہ منڈلانے کا اندیشہ ظاہر کررہے تھے۔ اب ایران کے ذریعہ آبنائے ہرمز کو پھر سے بند کیا جانا پوری دنیا کے لیے تشویش کا باعث ہے۔ ایران نے امریکہ پر جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام لگاتے ہوئے آبنائے ہرمز کو ہر قسم کی بحری آمد و رفت کے لیے مکمل طور پر بند کردیا ہے، جس کے باعث ایران-امریکہ امن عمل شدید خطرات سے دوچار ہوگیا ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

فلسطینی سفیر کی ہندوستان سے فوری طبی امداد کی اپیل

نئی دہلی: ہندوستان میں فلسطین کے سفیر عبداللہ ایم ابوشاوش نے غزہ اور مغربی کنارے کی سنگین انسانی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہزاروں مریض موت کے دہانے پر کھڑے ہیں اور صحت کا نظام تقریباً تباہ ہوچکا ہے۔ انہوں نے ہندوستان سے ادویات اور طبی خدمات کی فراہمی میں مدد کی اپیل کی ہے۔ اسرائیل کی حماس کے خلاف جاری جنگ اپنے 1,000ویں دن کے قریب پہنچ رہی ہے، ایسے میں ہندوستان میں فلسطین کے سفیر عبداللہ ایم ابو شاویش نے بھارت، اس کی سول سوسائٹی اور انسانی ہمدردی کی تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ غزہ کے صحت کے نظام پر جنگ کے تباہ کن اثرات سے نمٹنے میں مدد فراہم کریں انہوں نے دلی میں ایک میڈیا ہاؤس کو اس سلسلے میں ایک طویل انٹرویو دیا ہے، ساتھ ہی فلسطینی سفارت خانے نے ایک طویل پریس نوٹ بھی جاری کیا ہے جس میں تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سفارت خانے کے مطابق جاری اسرائیلی فوجی کارروائیوں، طبی ڈھانچے کی وسیع پیمانے پر تباہی، انسانی امداد کی محدود رسائی اور مالی دباؤ کے باعث صحت کا شعبہ بدترین بحران سے دوچار ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ جاری جنگ کے 986ویں دن غزہ کی طبی صورتحال غیر معمولی تباہی کی شکل اختیار کرچکی ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق غزہ میں موجود 36 اسپتالوں میں سے صرف 19 جزوی طور پر کام کررہے ہیں اور وہ بھی انتہائی محدود ہنگامی حالات میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ عالمی ادارۂ صحت نے خبردار کیا ہے کہ غزہ کا طبی نظام اپنی آخری حد تک پہنچ چکا ہے۔ بین الاقوامی امدادی تنظیموں کے مطابق اینستھیزیا، اینٹی بایوٹکس، ڈائلیسس کے سامان، خون کے ذخائر، جراحی آلات، انسولین اور اسپتالوں کے جنریٹر چلانے کے لیے درکار ایندھن کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے۔ سفارت خانے کے مطابق جاری جنگ کے نتیجے میں دسیوں ہزار افراد ہلاک، زخمی یا متاثر ہوئے ہیں جس کے باعث باقی ماندہ طبی مراکز پر غیر معمولی دباؤ بڑھ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہزاروں مریض اب بھی فوری طبی انخلا کے منتظر ہیں تاکہ انہیں غزہ سے باہر علاج کی سہولت فراہم کی جاسکے۔ فلسطینی سفارت خانے نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ انسانی بنیادوں پر فوری اقدامات کرے اور غزہ کے متاثرہ عوام کے لیے طبی امداد اور ضروری سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنائے۔ عالمی ادارۂ صحت، اقوام متحدہ، اقوام متحدہ کے ادارہ برائے فلسطینی مہاجرین (یواین آرڈبلیواے) اور دیگر بین الاقوامی امدادی تنظیموں کے مطابق غزہ میں لاکھوں عمارتوں کی تباہی، ملبے تلے دبے 12 ہزار سے زائد انسانی اجساد، قبرستانوں کی وسیع پیمانے پر تباہی اور انسانی باقیات کے کھلے عام بکھر جانے کے باعث ایک غیر معمولی انسانی اور صحت عامہ کا بحران پیدا ہوگیا ہے۔

پاکستان میں یکے بعد دیگرے دو دھماکے، سات افراد ہلاک

اسلام آباد: پاکستان میں یکے بعد دیگرے ہونے والے دو الگ الگ دھماکوں میں کم از کم سات افراد ہلاک جبکہ متعدد افراد زخمی ہوگئے۔ حکام کے مطابق دونوں واقعات مختلف مقامات پر پیش آئے، جن کے نتیجے میں جانی نقصان کے ساتھ ساتھ املاک کو بھی نقصان پہنچا۔ دھماکوں کی اطلاع ملتے ہی سکیورٹی فورسز، پولیس اور امدادی ٹیمیں فوری طور پر جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں۔ زخمیوں کو قریبی اسپتالوں میں منتقل کیا گیا، جبکہ متاثرہ علاقوں کو گھیرے میں لے کر تحقیقات کا آغاز کردیا گیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ دھماکوں کی نوعیت اور اسباب کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ تفتیشی ادارے یہ جاننے کی کوشش کررہے ہیں کہ آیا یہ واقعات دہشت گردی کا نتیجہ تھے، بارودی مواد کے دھماکے تھے یا ان کے پیچھے کوئی اور وجہ کارفرما تھی۔ ان واقعات کے بعد متعلقہ علاقوں میں سکیورٹی مزید سخت کردی گئی ہے اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے نگرانی بڑھادی ہے۔ تاحال کسی تنظیم نے ان دھماکوں کی ذمہ داری قبول نہیں کی۔ حکام نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ مشکوک سرگرمیوں کی اطلاع فوری طور پر سکیورٹی اداروں کو دیں اور تحقیقات مکمل ہونے تک افواہوں سے گریز کریں۔

مسلمانوں کے بچوں کو پیٹ سے نکال کر ہلاک کیا جائیگا

'ہندو رکھشا دل لیڈر کا وحشیانہ بیان، اتراکھنڈ پولیس کو یوپی پولیس کی طرح کام کرنے کا مشورہ

دہرہ دون: اتراکھنڈ پولیس نے ہندو رکھشا دل کے لیڈر للت شرما کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے جس نے مسلم برادری کو انتباہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ ان کے بچوں کو پیٹ چیر کر نکالا جائے گا اور ہلاک کردیا جائے گا۔ بی جے پی لیڈر ونود کمار کے ساہس پور پولیس حدود میں قتل کے کچھ دن بعد یہاں کشیدگی پیدا ہوگئی تھی اور بڑے پیمانے پر تشدد اور آگ زنی و سنگباری کے واقعات پیش آئے تھے۔ کشیدہ صورتحال اور فرقہ وارانہ جھڑپوں کے دوران ہندو رکھشا دل لیڈر للت شرما نے پولیس سے مطالبہ کیا تھا کہ اگر ایک ہندو مارا جاتا ہے تو پولیس چار مسلمانوں کو ہلاک کرے۔ للت شرما اور دوسرے ہندوتوا کارکنوں کی جانب سے اشتعال انگیز بیانات کا ایک ویڈیو بھی وائرل ہوگیا تھا۔ قتل معاملہ کے ملزم امتیاز کے مکان کو ایک بلڈوزر کی مدد سے مسمار کردیا گیا تھا۔ بلڈوزر کی سمت اشارہ کرتے ہوئے للت شرما نے کہا کہ بلڈوزر مسلمانوں کیلئے ہے ہندوؤں کیلئے نہیں۔ اس نے وحشیانہ بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہم پیٹ میں پلنے والے بچوں کو پیٹ چیر کر نکالیں گے اور انہیں ہلاک کردیں گے۔ اس نے کہا کہ اتراکھنڈ پولیس کو بھی اتر پردیش پولیس بننے کی ضرورت ہے۔ اگر ہمارا ایک فرد مارا جاتا ہے تو ہم جواب میں ان کے چار کو ماریں گے۔ ہم ان لوگوں کو بخشیں گے نہیں۔ اتراکھنڈ کے بجرنگ دل ورکر امن سویڈیا نے للت شرما کے مطالبات کی حمایت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایک جنازہ ہمارے گھر پر آرہا ہے۔ ایک جنازہ ان کے بھی گھر جانا چاہئے۔ یہ بیان شدید نفرت انگیز، اشتعال انگیز اور گمراہ کن پروپیگنڈے پر مبنی ہے۔ اس قسم کے بیانات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور یہ معاشرے میں خوف، نفرت اور فرقہ واریت پھیلانے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ امن اور سلامتی برقرار رکھنے کے لیے ایسے گمراہ کن دعووں پر کان دھرنے کے بجائے ہمیشہ مستند اور قابل بھروسہ ذرائع سے معلومات کی تصدیق کرنی چاہیے۔ اگر آپ کسی مخصوص واقعے یا خبر کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو آپ اس کا پس منظر یا ذرائع بتا سکتے ہیں تاکہ اس کی حقیقت معلوم کی جاسکے۔

ویواٹیک ۲۰۲۶ رروزیراعظم نریندر مودی کا خطاب

اے آئی فار آل" وژن اور ۵۰ رارب ڈالر کے اختراعی پیکیج پر زور

پیرس: وزیراعظم نریندر مودی نے فرانس کے دارالحکومت پیرس میں منعقدہ یورپ کے سب سے بڑے ٹیکنالوجی اور اسٹارٹ اپ ایونٹ ویوا ٹیک 2026 سے خطاب کرتے ہوئے بھارت کو مصنوعی ذہانت، اختراع اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کے عالمی مرکز کے طور پر پیش کیا۔ اپنے خطاب میں وزیراعظم مودی نے کہا کہ بھارت میں "AI" کا مطلب صرف مصنوعی ذہانت نہیں بلکہ سبھی کیلئے شمولیت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ٹیکنالوجی اسی وقت حقیقی ترقی کا ذریعہ بنتی ہے جب اس کے فوائد معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچیں اور اسے انسانی فلاح کے لیے استعمال کیا جائے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ حکومت نجی شعبے، تحقیق اور نئی ٹیکنالوجیز کے فروغ کے لیے 50 ارب ڈالر سے زائد کی مراعات اور ترغیبات فراہم کررہی ہے تاکہ اختراع کو تجارتی کامیابی میں تبدیل کیا جاسکے۔ وزیراعظم نے بھارت کے کم لاگت ڈیٹا، سستی گرین انرجی اور کاروبار دوست اصلاحات کو بھی اجاگر کیا۔ مودی نے بھارت کے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، ڈیجی لاکر، یوپی آئی اور دیگر ٹیکنالوجی پر مبنی منصوبوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ دنیا کے تقریباً نصف ریئل ٹائم ڈیجیٹل لین دین بھارت میں انجام پاتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اب فرانس میں بھی یوپی آئی کی سہولت دستیاب ہے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی اور عوامی روابط مزید مضبوط ہوں گے۔ انہوں نے بھارت کے تیزی سے بڑھتے ہوئے اسٹارٹ اپ ایکوسسٹم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں دو لاکھ سے زائد اسٹارٹ اپس سرگرم ہیں، جبکہ بھارتی کمپنیاں مصنوعی ذہانت، صحت، خلائی ٹیکنالوجی، روبوٹکس اور جدید نقل و حمل کے شعبوں میں نمایاں جدتیں پیش کررہی ہیں۔ وزیراعظم مودی اور ایمونیول میکرون نے ایونٹ کے دوران بھارتی اختراعی منصوبوں اور اسٹارٹ اپس کا بھی جائزہ لیا۔ بھارت اس سال ویوا ٹیک 2026 کا اے آئی کنٹری پارٹنر ہے اور 80 سے زائد بھارتی ڈیپ ٹیک کمپنیوں اور اسٹارٹ اپس نے نمائش میں شرکت کی ہے۔ مبصرین کے مطابق ویوا ٹیک میں بھارت کی نمایاں شرکت اور وزیر اعظم مودی کا خطاب عالمی ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کے شعبے میں بھارت کے بڑھتے ہوئے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔

راجستھان میں مساجد کا انہدام آئینی حقوق، مذہبی آزادی اور حق عبادت پر کاری ضرب

باڑمیر میں متاثرہ مساجد و مدارس کے ذمہ داران کے ساتھ ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں موجودہ صورت حال اور آئندہ کی قانونی حکمت عملی پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔

نئی دہلی: راجستھان کے سرحدی اضلاع میں مساجد، مزارات اور دیگر مذہبی مقامات کے انہدام پر جمعیۃ علماء ہند نے سخت احتجاج کا اظہار کرتے ہوئے اسے آئینی حقوق، مذہبی آزادی اور حق عبادت پر کاری ضرب قرار دیا ہے۔ چنانچہ پیش آمدہ حالات کا جائزہ لینے کے لیے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر آج ایک اعلیٰ سطحی وفد مولانا مفتی محمد عفان منصور پوری صدر جمعیۃ علماء یوپی کی قیادت میں راجستھان پہنچا۔ جودھپور پہنچنے پر وفد کا استقبال جمعیۃ علماء راجستھان کے جنرل سکریٹری مولانا عبدالواحد کھتری و دیگر ذمہ داروں نے کیا، جس کے بعد وفد نے باڑمیر اور دیگر متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ اس مناسبت سے باڑمیر میں متاثرہ مساجد و مدارس کے ذمہ داران کے ساتھ ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں موجودہ صورت حال اور آئندہ کی قانونی حکمت عملی پر تفصیلی غور وخوض کیا گیا۔ وفد نے مقامی لوگوں کو یقین دلایا کہ وہ اس مشکل گھڑی میں تنہا نہیں ہیں، بلکہ جمعیۃ علماء ہند ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ جمعیۃ مذہبی آزادی اور عبادت گاہوں کے تحفظ کے لیے ہر ممکن کوشش جاری رکھے گی۔ اس موقع پر وفد نے نام نہاد 'آپریشن کلین' مہم میں یک طرفہ کارروائی پر سوال اٹھایا اور کہا کہ اگر یہاں عبادت گاہیں اور مذہبی مقامات صدیوں سے ملکی سلامتی کے لیے خطرہ نہیں تھیں تو اچانک انہیں خطرہ قرار دینا نہ صرف حیران کن بلکہ انصاف اور منطق کے بھی خلاف ہے۔ دوسری طرف یہ کارروائی سپریم کورٹ کے حکم کی صریح خلاف ورزی اور توہین عدالت ہے۔ وفد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مذہبی مقامات کے خلاف یکطرفہ کارروائیوں کو فوری طور پر روکا جائے، قانون کی بالادستی کو یقینی بنایا جائے اور تمام شہریوں کے آئینی حقوق کا یکساں تحفظ کیا جائے۔ وفد نے یہ بھی واضح کیا کہ عبادت گاہوں کو نشانہ بنا کر ملک کو مضبوط نہیں کیا جاسکتا۔ آئین کی بالادستی، مساوی انصاف اور تمام شہریوں کے حقوق کا تحفظ، قومی یکجہتی کی ہی قومی سلامتی حقیقی بنیاد ہے۔ وفد نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ اللہ کی جانب خوب متوجہ ہوں، استغفار و دعاء کا اہتمام کریں، باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے ذریعہ مساجد کو آباد رکھیں اور امن وامان برقرار رکھیں۔ صورت حال سے متعلق تفصیل بتاتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کے نائب صدر قاری محمد امین پوکرن اور جمعیۃ علماء راجستھان کے جنرل سکریٹری مولانا عبدالواحد کھتری نے بتایا کہ جمعیۃ علماء ہند اس سلسلے میں سپریم کورٹ و ہائی کورٹ کے اعلیٰ سطحی وکلاء سے مشورہ جاری ہے اور جلد قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مغربی راجستھان کے اضلاع بیکانیر، پھلودی، جیسلمیر اور باڑمیر میں اب تک متعدد مساجد، مزارات اور دیگر مذہبی مقامات کو منہدم کیا جاچکا ہے۔ بیکانیر میں 4 مساجد جبکہ پھلودی، جیسلمیر اور باڑمیر میں 9 مساجد اور متعدد مزارات زمین دوز کردیے گئے ہیں، نیز کئی دیگر مذہبی مقامات کو نوٹس بھی جاری کیے گئے ہیں۔ ان میں جیسلمیر کے رام گڑھ-تنوٹ بائی پاس روڈ پر واقع تقریباً 250 سال قدیم درگاہ حضرت محمود شاہ جیلانی بھی شامل ہے۔

ممبئی بیسٹ ہڑتال جاری، بسیں ندارد، شہریوں کو دشواریاں

نیٹ امتحانی مراکز کے لیے اضافی بسیں فراہمی کی ہدایت، بسوں کے ہڑتال سے مسافر بے حال

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں بیسٹ بسوں کی ہڑتال کے سبب دوسرے روز بھی مسافر بے حال تھے عوامی ذرائع نقل وحمل کی ہڑتال کے سبب پرائیوٹ گاڑیوں اور آٹو رکشہ اور ٹیکسی کی چاندی ہو گئی مسافروں سے دوگنا کرایہ وصول کرنے کی شکایت بھی موصول ہوئی ہے وہیں بیسٹ انتظامیہ نے پریس اعلامیہ میں دعویٰ کیا ہے کہ انتظامیہ کی جانب سے مسافروں کی خدمات کو یقینی بنانے کے لیے جامع اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ہڑتال کے درمیان بیسٹ کامگار کروتی سمیتی کی طرف سے بلائی گئی ہڑتال پر انتظامیہ کی نظر ہے اور تمام ضروری اقدامات اٹھائے ہیں اس بات کو یقینی بنائیں کہ مسافروں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ۲۰ جون کو، میسما (مہاراشٹرا ضروری خدمات) کے تحت نوٹس مینٹیننس ایکٹ) ہڑتال میں حصہ لینے والے ملازمین کو پیش کیا گیا، اور اس کے تحت نوٹس میسما بھی ارسال کیے گئے ہیں اس کے ساتھ ہی تحلیلی داروں سے بھی رابطہ کیا گیا ہے۔ جو صورتحال پیدا ہوئی ہے اس پر غور کرتے ہوئے مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ 100 بسوں کا انتظام کرنے اضافی بس فراہمی کی ہدایت دی گئی ہے تا کہ مسافروں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اضافی طور پر نیٹ امتحان کے 63 امتحانی مراکز میں طلباء کو تکلیف نہ ہو اس لئے بیسٹ فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا ممبئی میں صبح 9:00 بجے سے دوپہر 1:00 بجے تک 60 اضافی بسوں کا انتظام کیا گیا ہے اور شام 5:00 بجے سے شام 7:00 بجے تک اور اس سلسلے میں ڈپو منیجرز کو احکامات دیے گئے ہیں۔ ہڑتال کا بجلی کی فراہمی کے محکمے متاثر نہیں ہے۔ انڈر ٹیکنگ، اور اس کی ضروری پاور سروسز آسانی سے کام کر رہی ہیں۔ مسافروں کو بلا تعطل، محفوظ اور قابل اعتماد سروس فراہم کرنا انتظامیہ کا کام ہے۔ اولین ترجیح، اسی مناسبت سے تمام ممکنہ اقدامات پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ ہڑتال کے سبب ممبئی بے حال ہے سڑکوں پر بسیں ندارد ہے۔ بیسٹ انتظامیہ کی جانب سے بتایا گیا کہ ۱۰ ار بسوں کو نقصان پہنچا۔ ان میں تین بسوں پر پتھر پھینکا گیا، تین بسوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور تین بسوں کے ٹائروں سے ہوا نکال دی گئی۔ اسی کے ساتھ بیسٹ ملازمین کے کوارٹرز کے باہر اور ڈپو کے باہر پولیس کا پہرہ بٹھا دیا گیا ہے تا کہ کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔ دریں اثناء ہڑتال سے شہر و مضافات میں شہری سخت پریشان نظر آئے اور شیئرڈ رکشا اور ٹیکسی کیلئے لمبی لمبی قطاریں نظر آئیں۔ بیسٹ انتظامیہ کی جانب سے کہا گیا کہ ۹ ر جون کو بیسٹ کمیٹی کی چیئرمین کے ساتھ یونین لیڈران کی میٹنگ مثبت رہی اور تمام مطالبات جن میں ملازمین کے بقایاجات کی ادائیگی، بیسٹ کی نجکاری نہ کرنا، بیسٹ کی اپنی بسوں کی تعداد ۵ ر ہزار کرنا، خالی اسامیاں کو پُر کرنا وغیرہ پر ٹھوس بات چیت ہوئی پھر بھی یونین نے ہڑتال کردی۔ اس پر بیسٹ یونین کی نمائندگی کرتے ہوئے ششن تندگاونکر نے کہا اور ویڈیو بھی جاری کیا کہ بیسٹ انتظامیہ کے بے اعتنائی والے رویے کے سبب ہڑتال کرنی پڑی، اگر مطالبات پر سنجیدگی سے غور کیا گیا ہوتا تو ہڑتال کی نوبت نہ آتی۔ دوسرے یہ کہ انڈسٹریل کورٹ نے بھی یہ ہدایت دی تھی کہ یونین سے بات چیت کی جائے مگر بیسٹ انتظامیہ نے عدالت کے ہدایت کی بھی پروا نہیں کی۔ اس لئے شہریوں کو ہونے والی دقتوں کا ذمہ دار بیسٹ انتظامیہ ہے، ملازمین اور یونین نہیں۔

ممبئی پریس کی رپورٹ کے بعد سُرتال ڈانس بار پر کرائم برانچ کا چھاپہ

آٹھ خواتین کو حراست میں لے لیا گیا

ممبئی: (قمر انصاری) ممبئی پولیس کی کرائم برانچ نے مبینہ طور پر سانتا کروز ایسٹ اور وکولا پولیس اسٹیشن کے دائرۂ اختیار میں واقع متنازع، سُرتال ڈانس بار پر چھاپہ مارا اور وہاں مبینہ طور پر رقص کی سرگرمیوں میں ملوث پائی جانے والی آٹھ خواتین کو حراست میں لے لیا۔ مقامی رہائشیوں کے مطابق، اس بار میں مبینہ غیر قانونی سرگرمیوں کے حوالے سے متعدد بار شکایات درج کرائی گئی تھیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ یہ ادارہ مقررہ اوقات سے آگے بڑھ کر رات گئے اور علی الصبح تک کھلا رہتا تھا۔ مزید یہ بھی الزام لگایا گیا کہ یہاں فحش نوعیت کے رقص پیش کیے جاتے تھے اور ماضی میں گاہکوں کے درمیان جھگڑوں اور مار پیٹ کے کئی واقعات بھی پیش آ چکے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق، مقامی رہائشیوں نے بار کی سرگرمیوں سے متعلق معلومات ممبئی پریس کو فراہم کیں، جس کے بعد یہ معاملہ ممبئی پولیس کرائم برانچ کے اعلیٰ حکام کے علم میں لایا گیا۔ ذرائع کا دعویٰ ہے کہ معمول کے کاروباری اوقات ختم ہونے کے بعد گاہکوں کو عقبی دروازے سے اندر آنے کی اجازت دی جاتی تھی اور عمارت کی بالائی منزلوں پر صبح تک محفلیں جاری رہتی تھیں۔ کچھ رہائشیوں نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ بار بار شکایات کے باوجود اس ادارے کے خلاف پہلے کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔ تاہم، کرائم برانچ کی حالیہ کارروائی کے بعد مقامی افراد نے اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے پولیس کی اس کارروائی کا خیر مقدم کیا۔ رہائشیوں نے اس معاملے کو اجاگر کرنے پر ممبئی پریس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس چھاپے نے علاقے کے ایک دیرینہ مسئلے پر توجہ دلانے اور اس کے خلاف کارروائی کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پولیس حکام کی جانب سے معاملے کی مزید تحقیقات جاری ہیں اور یہ بھی جانچا جا رہا ہے کہ آیا مذکورہ ادارے نے کسی قانون یا لائسنس کی شرائط کی خلاف ورزی کی ہے یا نہیں۔ واضح رہے کہ ممبئی پریس کی تحقیقاتی رپورٹ سامنے آنے کے بعد کرائم برانچ نے ممبئی کے غیر قانونی ڈانس بارز کے خلاف سخت کارروائی شروع کی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق، ان چھاپوں کا مقصد قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث مقامات کو بند کرنا اور وہاں سے خواتین کو ریسکیو کرنا ہے۔ پلیس کارروائی اور گرفتاریاں: خفیہ اطلاعات اور میڈیا کوریج کی بنیاد پر کرائم برانچ کی ٹیموں نے چھاپے مار کر بار مینیجرز، ویٹرز اور گاہکوں کو گرفتار کیا۔ خواتین کا ریسکیو: ان کارروائیوں کے دوران بار رومز اور خفیہ تہ خانوں سے متعدد خواتین اور بار ڈانسرز کو بحفاظت نکال کر ان کے بیانات ریکارڈ کیے گئے۔ لاپرواہ افسران کی معطلی: ان ڈانس بارز کو اپنے علاقوں میں چلنے دینے اور لاپرواہی برتنے کے الزام میں ممبئی اور نوی ممبئی پولیس کے بعض سینئر انسپکٹرز اور اہلکاروں کو معطل بھی کیا گیا ہے۔

نازیہ الٰہی خان ملعونہ کی گستاخی رسول پر

رضا اکیڈمی ایف آئی آر کے لئے پولیس اسٹیشن پہنچی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) نازیہ الٰہی خان کی جانب سے مبینہ گستاخانہ بیانات کے خلاف رضا اکیڈمی نے سخت احتجاج کرتے ہوئے پائیدھونی پولیس اسٹیشن میں تحریری شکایت درج کروا کر ایف آئی آر درج کرنے اور فوری قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ رضا اکیڈمی کے بانی وصدر، اسیرِ مفتیِ اعظم الحاج محمد سعید نوری صاحب کی قیادت میں رضا اکیڈمی کے کارکنان اور وکلاء کے ایک وفد نے پائیدھونی پولیس اسٹیشن پہنچ کر پولیس حکام کو شکایت پیش کی۔ شکایت میں مؤقف اختیار کیا گیا کہ نازیہ الٰہی خان نے حضور نبی کریم ﷺ اور اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شانِ اقدس میں توہین آمیز کلمات کہے ہیں، جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو شدید ٹھیس پہنچی ہے۔ اس موقع پر الحاج محمد سعید نوری صاحب نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان اپنے نبی مکرم ﷺ سے اپنے ماں، باپ، بھائی، بہن، مال و دولت سے زیادہ محبت کرتا ہے اور حضور ﷺ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی بھی مسلمانوں کے لیے ناقابلِ برداشت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جان، مال، اولاد اور تمام نعمتیں آقا کریم ﷺ پر قربان ہیں، اس لیے ناموسِ رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے ہر قانونی اور آئینی جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ رضا اکیڈمی ہمیشہ قانون اور آئین کے دائرے میں رہ کر اپنا احتجاج ریکارڈ کراتی رہی ہے اور اس معاملے میں بھی قانونی راستہ اختیار کیا گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ نازیہ الٰہی خان کے خلاف فوری ایف آئی آر درج کر کے سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے تا کہ آئندہ کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جرأت نہ کر سکے۔ میڈیا نمائندوں کے ایک سوال کے جواب میں الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کہا کہ انہیں ملک کے قانون اور عدالتی نظام پر مکمل اعتماد ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ پولیس اور متعلقہ ادارے اس معاملے کی حساسیت کو مدنظر رکھتے ہوئے انصاف کے تقاضوں کے مطابق ضروری کارروائی کریں گے، کیونکہ یہ معاملہ کروڑوں مسلمانوں کے جذبات اور ان کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ناموس سے وابستہ ہے۔ وفد نے حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مطالبہ کیا کہ مذہبی منافرت اور مقدس شخصیات کی توہین جیسے معاملات میں فوری اور مؤثر کارروائی کو یقینی بنایا جائے تا کہ ملک میں امن، بھائی چارے اور مذہبی ہم آہنگی کا ماحول برقرار رہے۔

پربھنی مہاراشٹرا اے ٹی ایس کا یوتھ اسلامک فیڈریشن، پاپولر فرنٹ آف انڈیا پر کریک ڈاؤن

۱۵ مقامات پر چھاپہ مار کارروائی مسلم اکثریتی علاقوں میں خوف وہراس، اے ٹی ایس کا مشتبہ مشمولات اور الیکٹرک گزٹ ضبط کرنے کا دعوی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر انسداد دہشت گردی دستہ اے ٹی ایس نے پربھنی میں کل ۱۵ مقامات پر چھاپہ مار کارروائی کی ہے اور اسلامک یوتھ فیڈریشن، پاپولر فرنٹ آف انڈیا، داعش کے مشتبہ اراکین سے تفتیش بھی شروع کر دی ہے اے ٹی ایس نے یہ کارروائی آن لائن شدت پسندی کے کیس میں کی ہے پربھنی میں چھاپہ مار کارروائی کے بعد یہاں سنسنی اور کشیدگی پھیل گئی ہے اے ٹی ایس نے علی الصبح ہی اس آپریشن کو انجام دیا جس میں ان مشتبہ افراد کے قبضے سے الیکٹرانک گزٹ اور دیگر دستاویزات بھی برآمد کیے گئے ہیں جنہیں اے ٹی ایس نے ضبط کئے ہیں اس کے ساتھ ہی اے ٹی ایس ۲۰۱۶ داعش کے الزام میں باعزت بری رئیس الدین کے گھر پر بھی چھاپہ مار کارروائی کی ہے تقریبا ۱۴ نوجوانوں کو زیر حراست بھی لیا ہے ان سے باز پرس بھی جاری ہے اے ٹی ایس نے بتایا کہ یہ نوجوان آن لائن شدت پسندی کا شکار تھے ایسے میں آن لائن طریقے سے یہ نوجوان کن سائٹس پر شدت پسندی کا پروپیگنڈہ انجام دیا کرتے تھے اس کی بھی تفتیش جاری ہے۔ ناندیڑ اور چھترپتی سمبھاجی نگر میں بھی آپریشن کو انجام دیا گیا۔ پربھنی شہر کے 15 مختلف مقامات پر تلاشی کی کارروائیاں بھی کیں جن میں ممتاز کالونی، ماسٹر کیفے، افتخار کالونی، سینٹ کالونی، مصطفی بازار، عظمت خان روڈ سے سینٹ کالونی روڈ، راجکوٹ سویٹ، نوبل ہینڈلوم اور ہوزری شاپ وغیرہ شامل ہے اس میں کل ۱۴ افراد سے باز پرس بھی جاری ہے اے ٹی ایس نے اب تک انہیں گرفتار نہیں کیا ہے۔ اس چھاپہ مار کارروائی سے پربھنی، ناندیڑ سمیت دیگر مقامات پر مسلم اکثریتی علاقوں میں خوف وہراس پایا جا رہا ہے اس معاملہ میں اے ٹی ایس ذرائع نے دعوی کیا ہے کہ کسی بھی بے قصور کو ہراساں نہیں کیا جائے گا اس ضمن میں اے ٹی ایس تفتیش کر رہی ہے باضابطہ طور پر کسی کو بھی گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر اینٹی ٹیررازم اسکواڈ نے پربھنی میں کثیر المقاصد کریک ڈاؤن کے تحت 15 مقامات پر چھاپے مارے ہیں۔ اس کارروائی کا بنیادی مقصد مشتبہ انتہا پسندی اور کالعدم تنظیم پاپولر فرنٹ آف انڈیا (PFI) اور اس سے وابستہ نیٹ ورکس کی سرگرمیوں کو روکنا ہے۔ اے ٹی ایس کی ٹیموں نے پربھنی شہر اور اس کے آس پاس کے 15 مخصوص مقامات پر بیک وقت چھاپے مارے۔ کارروائی کے دوران بڑی تعداد میں اہم دستاویزات اور الیکٹرانک آلات (جیسے موبائل اور لیپ ٹاپ) برآمد کیے گئے ہیں۔ ضبط شدہ الیکٹرانک آلات کو ڈیٹا ریکوری اور فارنزک جانچ کے لیے بھیج دیا گیا ہے تا کہ فنڈنگ اور نیٹ ورکنگ کے روابط کا پتا لگایا جا سکے۔ پاپولر فرنٹ آف انڈیا اور اس کے ذیلی اداروں پر حکومت ہند کی جانب سے پانچ سال کی پابندی عائد ہے۔ سیکورٹی ایجنسیوں کے مطابق یہ کارروائی ان پختہ شواہد کے بعد کی گئی ہے جن میں یہ شبہ تھا کہ بعض گروہ مقامی مسلم نوجوانوں کو مہمات کے ذریعے مائل کرنے اور ملک مخالف سرگرمیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

دنیا کے قدیم ترین فعال جوہری ری ایکٹرز دوبارہ بھارتی گرڈ سے منسلک

ممبئی: بھارت کے تاراپور ایٹمی بجلی گھر کے یونٹ 1 اور 2، جو دنیا کے قدیم ترین فعال جوہری ری ایکٹرز میں شمار ہوتے ہیں، وسیع پیمانے پر جدید کاری اور تزئین ومرمت کے بعد دوبارہ قومی بجلی گرڈ سے منسلک ہو گئے ہیں۔ تاراپور جوہری بجلی گھر ریاست مہاراشٹر میں واقع ہے اور 1969 میں بھارت کے پہلے تجارتی جوہری بجلی گھر کے طور پر کام شروع کیا تھا۔ یہ دونوں بوائلنگ واٹر ری ایکٹرز امریکی کمپنی جنرل الیکٹرک کے تعاون سے تعمیر کیے گئے تھے اور کئی دہائیوں سے ملک کے جوہری توانائی پروگرام کا اہم حصہ رہے ہیں۔ نیوکلیئر پاور کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ کے مطابق دونوں یونٹس 2020 سے بڑے پیمانے کی مرمت اور حفاظتی اپ گریڈیشن کے لیے بند تھے۔ اس دوران ری ایکٹرز کے اہم نظاموں کو جدید بنایا گیا، حفاظتی ڈھانچے کو مضبوط کیا گیا اور ان کی آپریشنل مدت میں توسیع کے لیے ضروری تکنیکی اقدامات مکمل کیے گئے۔ بھارتی ایٹمی توانائی کے نگران ادارے اٹامک انرجی ریگولیٹری بورڈ نے گزشتہ ماہ یونٹ 2 کی بحالی اور مسلسل آپریشن کی منظوری دی تھی، جبکہ یونٹ 1 پہلے ہی بحال ہو کر بجلی کی پیداوار شروع کر چکا ہے۔ ماہرین کے مطابق تاراپور کے ان تاریخی ری ایکٹرز کی واپسی بھارت کے جوہری توانائی کے شعبے کے لیے ایک اہم پیش رفت ہے، کیونکہ ملک اپنی توانائی کی ضروریات پوری کرنے اور کم کاربن ذرائع سے بجلی کی پیداوار بڑھانے پر توجہ دے رہا ہے۔ حالیہ مہینوں میں بھارت نے اپنے جوہری پروگرام میں متعدد پیش رفتیں کی ہیں، جن میں پروٹو ٹائپ فاسٹ بریڈر ری ایکٹر کی کامیاب پیش رفت اور نئے جوہری منصوبوں پر تیزی سے کام شامل ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ تاراپور یونٹس کی بحالی نہ صرف بھارت کی جوہری تنصیبات کی طویل المدتی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے بلکہ ملک کے بڑھتے ہوئے توانائی کے مطالبات کو پورا کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرے گی۔ پہلے نگرانی، پھر شراکت داری اور آخر میں مکمل بااختیار بنانا۔ بانی اب روزمرہ کے کاموں کے بجائے صرف مشیر یا چیئرمین کے علامتی کردار تک محدود ہو جاتے ہیں۔ نئی نسل اپنی جدید سوچ، ٹیکنالوجی اور نئے کاروباری طریقوں کو نافذ کرنا شروع کرتی ہے۔ اگر آپ کسی مخصوص کمپنی، خاندان یا تناظر کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں، تو مزید تفصیلات فراہم کریں۔ بھارتی ایٹمی توانائی کے نگران ادارے اٹامک انرجی ریگولیٹری بورڈ نے طویل معائنے اور ضروری اصلاحات کے بعد گزشتہ ماہ یونٹ 2 کی بحالی اور مسلسل آپریشن کی منظوری دی تھی، جبکہ یونٹ 1 پہلے ہی بحال ہو کر بجلی کی پیداوار شروع کر چکا ہے۔

روزانہ کے انتظام کینسل در نسل منتقلی تقریباً مکمل ہو چکی ہے

ریلائنس انڈسٹریز میں قیادت کی تبدیلی

ممبئی: بھارت کی سب سے بڑی کمپنی ریلائنس انڈسٹریز میں اگلا قیادت کا ڈھانچہ اب واضح طور پر شکل اختیار کر رہا ہے۔ ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کی 49 ویں سالانہ جنرل میٹنگ میں چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر مکیش ڈی امبانی نے کہا کہ کمپنی میں روزانہ کے انتظام کی نسل در نسل منتقلی تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ مکیش امبانی نے کہا کہ ایشا، آکاش اور اننت نے ریلائنس انڈسٹریز کے بورڈ میں تین سال مکمل کر لیے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ایشا صارفین کے کاروبار کی قیادت کرتی ہے، آکاش ٹیکنالوجی کے کاروبار کی قیادت کرتے ہیں، اور اننت توانائی کے کاروبار کی قیادت کرتے ہیں۔ مکیش امبانی نے کہا، ایشا، آکاش اور اننت مختلف کاروباری عمودی کی قیادت کرتے ہیں، لیکن وہ ریلائنس کے ماحولیاتی نظام کی مجموعی ترقی کے لیے مل کر کام کرتے ہیں۔ وہ تین جسم، ایک روح ہیں۔ ان کی روح ریلائنس ہے۔ ایک واحد، ناقابل تقسیم ریلائنس، آج اور ہمیشہ کے لیے۔ یہ بیان اہم ہے کیونکہ ریلائنس میں جانشینی کا سوال طویل عرصے سے سرمایہ کاروں، مارکیٹ اور صنعت کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ سالانہ جنرل میٹنگ میں، مکیش امبانی نے اسے محض خاندانی قیادت کی منتقلی کے طور پر نہیں، بلکہ ریلائنس کی طویل مدتی طاقت کو برقرار رکھنے کے عمل کے طور پر وضع کیا۔ انہوں نے کہا کہ عظیم کمپنیوں کی تعریف کسی ایک لیڈر کی مدت سے نہیں ہوتی بلکہ ان کی تشکیل کردہ تنظیم کی طاقت، استحکام اور لمبی عمر سے ہوتی ہے۔ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے، ریلائنس ادارہ جاتی تسلسل کے لیے S-5 وژن کو نافذ کر رہا ہے۔ اس S-5 فریم ورک کا پہلا عنصر جانشینی ہے۔ سالانہ جنرل میٹنگ میں، مکیش امبانی نے بھی ریلائنس کے ترقی کے سفر کو بانی کی ذہنیت سے جوڑا۔ انہوں نے کہا کہ ریلائنس کی ترقی کا راز دو الفاظ میں مضمر ہے: بانی کی ذہنیت۔ ان کے مطابق، ہر نئی نسل کو یقین کرنا چاہیے کہ وہ ریلائنس کے بانی ہیں اور وہ پہلی نسل ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایشا، آکاش اور اننت وہ کر رہے ہیں جو انہوں نے 25 سال پہلے کیا تھا، لیکن اس سے زیادہ عزائم اور بہت بڑے مالی اور پیشہ ورانہ بنیاد کے ساتھ۔ مکیش امبانی نے کہا کہ وہ ان منصوبوں میں سے ہر ایک کو ممکنہ طور پر آج ریلائنس جتنا بڑا بنتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے ریلائنس کی جانشینی کا ڈھانچہ صرف قیادت کی تبدیلی کی کہانی نہیں ہے۔

وشریوردھن اور مضافات میں پانی کا سنگین بحران

بارش میں غیر معمولی تاخیر اور ڈیم خشک ہونے سے ہاہاکار

فلائنگ برڈز ریسکیو ٹیم کا جنگی بنیادوں پر مفت پانی کی فراہمی کا تاریخی عزم

شریوردھن تعلقہ اور اطراف واکناف کے علاقوں میں ان دنوں پینے کے پانی کی شدید اور سنگین قلت نے عوام کا جینا دشوار کر دیا ہے۔ مئی اور جون کے مہینوں میں گرمی کی روز افزوں شدت اور اس سال مانسون کی آمد میں ہونے والی غیر معمولی تاخیر نے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے۔ صورتحال اس قدر بھیانک رخ اختیار کر چکی ہے کہ شریوردھن نگر پریشد کے ذریعے شہر کو پانی مہیا کرنے والا رانولی ڈیم اور دیگر مقامی تالاب و آبی ذخائر مکمل طور پر خشک ہو چکے ہیں، جس کے نتیجے میں سرکاری پائپ لائن کے ذریعے سپلائی ہونے والا پانی کا نظام اب بری طرح مفلوج ہو کر رہ گیا ہے۔ شہر کے ساتھ ساتھ مضافاتی دیہاتوں میں بھی کنویں جواب دے چکے ہیں اور شہری بوند بوند پانی کے لیے ترس رہے ہیں۔ اس قحط سالی اور پُر آشوب دور میں، جب عوام بے یارومددگار نظر آ رہے تھے، مقامی سطح پر سماجی خدمات اور قدرتی آفات میں پیش پیش رہنے والی معروف تنظیم "فلائنگ برڈز ریسکیو اینڈ ایڈونچرز فورس، شریوردھن" نے حسبِ روایت انسانیت کی خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ موجودہ بحران سے نمٹنے کے لیے مشہور سماجی خدمت گار و تنظیم کے سیکریٹری جناب ہدایت اللہ جمعدار اور فعال رکن و مسلم بزم اتحاد وترقی شریوردھن کے ممبر جناب جنید دوستے کی رہنمائی میں اپنے مخلص اور جاں نثار رضا کاروں کو میدانِ عمل میں اتار دیا گیا ہے۔ فلائنگ برڈز کی ٹیم شریوردھن کے ہر محلے اور پاکھاڑی کا دورہ کر کے وہاں موجود فعال نجی کنوؤں (Private Wells) کا گہرائی سے جائزہ اور معائنہ کر رہی ہے۔ ان نجی کنوؤں پر تنظیم کی جانب سے فوری طور پر واٹر پمپ نصب کیے جا رہے ہیں اور پلاسٹک کے طویل و وسیع پائپوں کے نیٹ ورک کے ذریعے پورے پورے محلے اور دور دراز کے پیاسے گھروں تک براہِ راست وذات بات کی تفریق کے بناء ایک انسانیت وخدمت خلق کے طور پر پانی پہنچایا جا رہا ہے۔ صرف یہی نہیں، بلکہ جہاں پائپ لائن پہنچنا ممکن نہیں، وہاں یہ رضا کار نجی کنوؤں سے پانی نکال کر بڑے واٹر ٹینکرز اور ٹیمپو لوڈ کر رہے ہیں اور شریوردھن تعلقہ کے سنگین حد تک متاثرہ قحط زدہ دیہاتوں میں جنگی پیمانے پر مفت پانی کی رسد کو یقینی بنا رہے ہیں۔ تنظیم کی انتظامیہ نے عزم ظاہر کیا ہے کہ وہ اس مہم کے دائرہ کار کو مزید وسیع کر کے تعلقہ کے آخری کونے تک پہنچیں گے تا کہ کوئی بھی انسان یا جاندار پیاسا نہ رہے۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ فلائنگ برڈز ریسکیو ٹیم کا یہ عظیم الشان اور بے لوث ایثار، تنظیم کے دیرینہ جاں نثار اور مخلص رکن مرحوم پرویز حمدولے کی یاد میں کیا جا رہا ہے، جن کا چند ماہ قبل ایک المناک حادثے میں انتقال ہو گیا تھا۔ اس مہم کو مرحوم کے لیے صدقہ جاریہ کے طور پر منسوب کیا گیا ہے۔ اس مہم کے تحت کسی بھی ہنگامی ضرورت یا پانی کی فراہمی کے لیے عوام درج ذیل منتظمین اور رضا کاروں سے بلا جھجک رابطہ قائم کر سکتے ہیں، جو دن رات عوام کی خدمت کے لیے ہائی الرٹ پر ہیں:

شاداب پٹیل - 9623597290۔ جنید دوستے - 7066616655۔ اعجاز کمار - 8805244041۔ حافظ متین - 8010228532

پانی پلانے کا اجرِ عظیم اور ہماری ذمہ داری: مذہبی واخلاقی نقطہ نظر سے پیاسوں کی پیاس بجھانا کائنات کا سب سے بڑا ثواب اور عظیم ترین نیکی ہے۔ جہاں یہ مہم مرحوم پرویز حمدولے کے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے، وہیں دن رات ایک کرنے والے فلائنگ برڈز کے تمام منتظمین اور مخلص رضا کار بھی اس کے اجرِ عظیم کے برابر کے حقدار ہیں۔ شریوردھن کے باشعور شہریوں نے اس تحریک کو بے حد سراہا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلائنگ برڈز ریسکیو ٹیم کے تمام اراکین کی جان و مال میں برکت عطا فرمائے، ان کی اس مخلصانہ خدمتِ خلق کو قبول فرمائے اور انہیں اس نیک مقصد میں شاندار کامیابی سے ہمکنار کرے۔ (آمین)

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

بھارت میں فوڈ پارک کے نیٹ ورک میں

اضافی ۳۰ ر ہزار کروڑ کی سرمایہ کاری کرے گا ریلائنس: ایشا امبانی

ممبئی: ریلائنس اپنے صارفین کے کاروبار کو مینوفیکچرنگ اور برآمدات کے ساتھ مربوط کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ کمپنی مشروبات، روزمرہ کی ضروری اشیاء، فوڈ پارکس، گارمنٹس اور سستی الیکٹرانکس میں بڑے پیمانے پر مینوفیکچرنگ پلیٹ فارم بنا رہی ہے۔ اگلے تین سالوں میں، ریلائنس کنزیومر پروڈکٹس لمیٹڈ مربوط فوڈ پارکس کے نیٹ ورک میں اضافی 30,000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کرے گا۔ ریلائنس کنزیومر پروڈکٹس لمیٹڈ کی چیئرپرسن ایشا ایم۔ امبانی نے ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کی 49 ویں سالانہ جنرل میٹنگ میں ریلائنس کے ایف ایم سی جی کاروبار کے لیے ایک بلند مقصد مقرر کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آر سی پی ایل کی قریبی مدت کی خواہش مالی سال 2030 تک 1 لاکھ کروڑ روپے کی آمدنی تک پہنچنا ہے۔ اس کی طویل مدتی خواہش آر سی پی ایل کو ہندوستان کی سب سے بڑی ایف ایم سی جی پلیٹ فارم کے ساتھ ایک مضبوط عالمی پلیٹ فارم بنانا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ریلائنس ریٹیل نے بھی مالی سال 2026 کی چوتھی سہ ماہی میں 20,000 اسٹور کا ہندسہ عبور کیا۔ کمپنی کے مطابق ایشیا میں کسی اور ریٹیلر نے اتنے کم وقت میں یہ سطح حاصل نہیں کی۔ مالی سال 2026 میں ریلائنس ریٹیل کی مجموعی آمدنی 3,70,026 کروڑ روپے تھی، جو سال بہ سال 11.8 فیصد زیادہ ہے۔ ریلائنس ریٹیل کے گروسری اور کیوک کامرس کے کاروبار میں بھی تیزی سے توسیع دیکھنے میں آئی۔ اسمارٹ بازار نے 1,000 اسٹورز کا ہندسہ عبور کیا۔ اس سے پہلے طرف اننت امبانی نے کہا، نئی توانائی مالی سال 2027 سے ریلائنس کی مالی کارکردگی میں نمایاں حصہ ڈالنا شروع کر دے گی۔ سولر ماڈیولز سے تجارتی آمدنی اس سال شروع ہو جائے گی۔ بیٹری فیکٹری اس سال شروع ہو جائے گی۔ اور سام سنگ سی اینڈ ٹی معاہدہ کوئی وعدہ نہیں ہے، یہ ایک دستخط شدہ معاہدہ ہے۔ ریلائنس نے گرین امونیا کے لیے سام سنگ سی اینڈ ٹی کے ساتھ 3 بلین ڈالر کی طویل مدتی فراہمی کے معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ کمپنی کے مطابق، یہ دنیا کے سب سے بڑے گرین امونیا آفٹیک معاہدوں میں سے ایک ہے اور اس کے گرین ہائیڈروجن پلیٹ فارم کی تجارتی مسابقت کو ثابت کرتا ہے۔ ریلائنس بیٹری کے شعبے میں نمایاں طور پر پھیل رہی ہے۔ کمپنی کی 40 گیگاواٹ گھنٹہ سالانہ صلاحیت کی بی ای ایس ایس اور سیل گیگا فیکٹری کا پہلا مرحلہ اس سال شروع ہونے والا ہے۔ ریلائنس نے اسے 120 گیگاواٹ گھنٹے کی سالانہ صلاحیت تک بڑھانے کا عہد کیا ہے۔ اننت انبانی نے کہا کہ ریلائنس کچھ میں 550,000 ایکڑ پر قابل تجدید توانائی کا مرکز بنا رہی ہے۔ ایک بار مکمل طور پر کام کرنے کے بعد، یہ سالانہ 40 بلین یونٹس سے زیادہ سبز بجلی پیدا کرے گا، جو ہندوستان کی سالانہ بجلی کی ضروریات کا تقریباً 3 فیصد نمائندگی کرتا ہے۔ کمپنی کا مقصد اگلے 10 سالوں میں 3 ملین میٹرک ٹن گرین ہائیڈروجن کے برابر گرین کیمیکلز کی صلاحیت حاصل کرنا ہے۔ اننت امبانی نے کہا کہ گیگا کمپلیکس اور کچ سولر فارم مل کر 200,000 گرین ملازمتیں پیدا کریں گے۔ انہوں نے کہا، دنیا نے اپنی پرانی توانائی مشرق وسطیٰ کے تیل پر بنائی۔ اب دنیا اپنی نئی توانائی ہندوستانی سورج کی روشنی پر بنائے گی۔

ایران کا اشارہ: غزہ وسیع تر علاقائی امن کوششوں کا حصہ بن سکتا ہے

ایران نے غزہ کو وسیع تر علاقائی امن کوششوں کا حصہ بنانے کا اشارہ کیا ہے۔ایران کے پاسداران انقلاب کے قدس فورس کے کمانڈر نے محصور غزہ میں اسرائیل کو"طوفان" سے خبردار کیا ہے

ایران نے غزہ کو وسیع تر علاقائی امن کوششوں کا حصہ بنانے کا اشارہ کیا ہے،ایران کے پاسداران انقلاب کے قدس فورس کے کمانڈر نے محصور غزہ میں اسرائیل کو"طوفان" سے خبردار کیا ہے، جبکہ اسرائیل کا لبنان پر حملہ امریکہ ایران معاہدے کو پٹری سے اتارنے کی کوشش قرار دیا جارہا ہے۔ایران نے اشارہ دیا ہے کہ غزہ اس کے وسیع تر علاقائی امن منصوبوں میں تیزی سے نمایاں ہوسکتا ہے، کیونکہ اعلیٰ عہدیداروں نے اس محصور علاقے کو جاری جنگ بندی اور سفارتی کوششوں سے منسلک کیا ہے۔ پاسداران انقلاب کے قدس فورس کے کمانڈر اسماعیل قاآنی نے جمعہ کو امریکی سوشل میڈیا کمپنی ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر اسرائیل کو خبردار کیا کہ غزہ، جنگ کا ایک اور میدان بن سکتا ہے۔قاآنی نے حزب اللہ کی جنگی صلاحیتوں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا،"جب ہم نے کہا کہ حزب اللہ کے پاس میرصاد (ڈرون) ہیں،تو آپ نے توجہ نہیں دی اور آپ پھنس گئے۔۱۰۰ر ہلاکتوں کا جواب کون دے گا؟"بعد ازاں غزہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا:"غزہ کا بھی اپنا طوفان ہے۔اگر تم اپنے سیاستدانوں کے راستے پر چلے تو تم اس طوفان میں بھی پھنس جاؤ گے۔خبردار رہو۔" تاہم ان کے بیانات کے کچھ دیر بعد ایرانی ڈپٹی وزیر خارجہ سعید خطیب زادہ نے الجزیرہ کو بتایا، جو اس ہفتے امریکہ کے ساتھ طے پانے والے امن معاہدے کا حوالہ دے رہے تھے،"ہم غزہ سمیت تمام محاذوں پر امن حاصل کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں اور ہم نے لبنان کو اس کی جنگ سے براہ راست تعلق کی وجہ سے یادداشت میں شامل کیا۔" انہوں نے مزید کہا

کہ ایران علاقائی بالادستی کا خواہاں نہیں اور خطے کے تمام ممالک کے ساتھ مشترکہ مفادات کا خواہشمند ہے۔واضح رہے کہ بدھ کو امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے امن کے لیے مفاہمت کی ایک یادداشت پر الیکٹرانک طور پر دستخط کیے۔یادداشت کا مقصد ۲۸ر فروری کو امریکہ اور اسرائیل کی طرف سے ایران کے خلاف شروع کی گئی جنگ کے خاتمے اور آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کی راہ ہموار کرنا ہے۔یادداشت میں لبنان سمیت تمام محاذوں پر فوری طور پر فوجی کارروائیوں کے خاتمے کا مطالبہ کیا گیا ہے، لیکن اس میں غزہ کا کوئی براہ راست ذکر نہیں ہے، جہاں ۲۰۲۳ء سے اسرائیلی نسل کشی کے نتیجے میں تقریباً ۸۰ر ہزار فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں، ۲۳ر لاکھ کی آبادی تقریباً مکمل طور پر بے گھر ہو چکی ہے اور ۹۰ر فیصد انفراسٹرکچر مکمل یا جزوی طور پر تباہ ہو چکا ہے۔دریں اثناء اسرائیلی فورسیز غزہ کے نصف سے زیادہ حصے پر قابض ہیں اور مزید علاقے پر قبضے کی دھمکی دے رہی ہیں۔غزہ کی وزارت صحت نے بدھ کو بتایا غزہ میں اسرائیلی فوجیوں نے اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کے بعد گزشتہ آٹھ ماہ کے دوران ۱۰۰۵ر فلسطینیوں کو ہلاک کیا ہے۔دوسری جانب اسرائیل کا لبنان پر حملہ امریکہ ایران امن معاہدے کو پٹری سے اتارنے کی کوشش قرار دیا جارہا ہے۔اسی سلسلے میں جمعہ کو اسرائیلی افواج نے کم از کم ۵۰ر لبنانی شہریوں کو ہلاک کیا، جن میں بہت سے عام شہری بھی شامل تھے، جبکہ حزب اللہ نے جنوبی لبنان میں چار اسرائیلی فوجیوں کو ہلاک کیا۔ایران نے غزہ کو اپنی وسیع تر علاقائی امن کوششوں اور جاری سفارتی مذاکرات کا حصہ بنانے کا واضح اشارہ دیا ہے۔تہران کی جانب سے جاری کردہ بیانات کے مطابق، اعلیٰ ایرانی حکام نے محصور غزہ کو مشرقِ وسطیٰ میں استحکام اور جاری جنگ بندی کے عمل سے جوڑنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔تمام محاذوں پر استحکام: ایران نے واضح کیا ہے کہ وہ خطے میں پائیدار امن کا خواہاں ہے اور"غزہ سمیت تمام محاذوں پر جنگ بندی اور استحکام"کو خطے کی سلامتی کے لیے ناگزیر سمجھتا ہے۔امریکہ ایران معاہدہ: اس نئی امن کوشش کو امریکہ اور ایران کے درمیان ہونے والے حالیہ سفارتی معاہدوں اور مذاکرات کے تسلسل کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔اسرائیل کو انتباہ: ایرانی پاسدارانِ انقلاب (IRGC) کی قدس فورس کے کمانڈر اسماعیل قاآنی نے اسرائیل کو غزہ کی صورتحال پر خبردار کرتے ہوئے شدید ردعمل کا اشارہ دیا ہے۔لبنان پر حملے: ایرانی حکام کے مطابق اسرائیل کی جانب سے لبنان پر کی جانے والی حالیہ فوجی کارروائیاں دراصل امریکہ اور ایران کے درمیان امن عمل کو پٹری سے اتارنے کی ایک سوچی سمجھی کوشش ہے۔

چین میں عیسائیت کو"فرقہ"قرار دینے کا رجحان

مذہبی آزادیوں پر نئے سوالات

بیجنگ: چین میں مذہبی آزادیوں اور عیسائی برادری کے حقوق کے حوالے سے ایک نئی بحث نے جنم لیا ہے، جہاں مبصرین کا کہنا ہے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی بعض بنیادی عیسائی عقائد اور آزاد مذہبی سرگرمیوں کو مشتبہ یا"فرقہ وارانہ" سرگرمیوں کے طور پر پیش کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق چینی حکام مذہبی اداروں اور عبادت گاہوں پر ریاستی نگرانی بڑھا رہے ہیں اور ایسے عیسائی گروہوں کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں جو سرکاری طور پر منظور شدہ مذہبی ڈھانچے کے باہر سرگرم ہیں۔ناقدین کا کہنا ہے کہ اس پالیسی کا مقصد مذہبی سرگرمیوں کو ریاستی نظریات کے تابع کرنا ہے۔ حال ہی میں صوبہ سچوان میں ایک پروٹسٹنٹ چرچ پر چھاپے اور متعدد افراد کی حراست کے بعد انسانی حقوق کی تنظیموں نے تشویش کا اظہار کیا۔تنظیموں کے مطابق گزشتہ برس کے دوران مذہبی اجتماعات، چرچ رہنماؤں اور آزاد عبادتی سرگرمیوں کے خلاف نگرانی، چھاپوں اور قانونی کارروائیوں میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ چین باضابطہ طور پر چند مذاہب کو تسلیم کرتا ہے، تاہم مذہبی گروہوں کو سرکاری نگرانی اور رجسٹریشن کے نظام کے تحت کام کرنا ہوتا ہے۔ناقدین کا مؤقف ہے کہ جو مذہبی تنظیمیں ریاستی کنٹرول سے باہر رہنے کی کوشش کرتی ہیں، انہیں اکثر دباؤ، نگرانی یا قانونی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔تجزیہ کاروں کے مطابق صدر شی جن پنگ کے دور میں مذہبی امور پر ریاستی کنٹرول مزید سخت ہوا ہے اور حکام مختلف مذاہب کو"چینی خصوصیات" کے مطابق ڈھالنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں، جس کے نتیجے میں مذہبی آزادی اور ریاستی اختیار کے درمیان توازن پر عالمی سطح پر بحث جاری ہے۔ایک حالیہ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ چین کی جامعات میں علمی تحقیق اور آزادانہ اظہارِ رائے کے لیے دستیاب گنجائش مسلسل محدود ہوتی جارہی ہے، جس کے باعث اعلیٰ تعلیم اور تحقیق کے مستقبل کے حوالے سے تشویش بڑھ رہی ہے۔رپورٹ کے مطابق حالیہ برسوں میں چینی حکومت نے جامعات اور تعلیمی اداروں پر نظریاتی نگرانی کو مزید سخت کیا ہے۔یونیورسٹیوں میں نصاب، تحقیقی موضوعات اور علمی مباحث پر ریاستی پالیسیوں کے مطابق عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے مختلف اقدامات کیے گئے ہیں، جس کے نتیجے میں حساس سیاسی، تاریخی اور سماجی موضوعات پر تحقیق نسبتاً مشکل ہوتی جارہی ہے۔تجزیے میں کہا گیا ہے کہ جامعات روایتی طور پر آزادانہ تحقیق، تنقیدی سوچ اور علمی مباحث کا مرکز سمجھی جاتی ہیں، تاہم چین میں اساتذہ اور محققین پر بڑھتی ہوئی نگرانی کے باعث خودساختہ احتیاط کا رجحان فروغ پارہا ہے۔ماہرین کے مطابق بہت سے محققین ایسے موضوعات سے گریز کرنے لگے ہیں جو حکومتی مؤقف سے متصادم سمجھے جاسکتے ہیں۔رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بین الاقوامی علمی تعاون اور تحقیقی شراکت داریوں پر بھی اس صورتحال کے اثرات مرتب ہوسکتے ہیں، کیونکہ آزاد تحقیق اور معلومات تک رسائی جدید علمی نظام کی بنیادی ضرورت سمجھی جاتی ہے۔

دالبندین میں ایک شہری قتل، پنجگور میں جبری لاپتہ نوجوان کی مسخ شدہ لاش برآمد

واقعے کے بعد ان کی لاش کو جائے وقوعہ سے اٹھا کر بعد ازاں ہسپتال منتقل کیا گیا

بلوچستان: بلوچ یکجہتی کمیٹی نے ضلع چاغی کے علاقے دالبندین میں ایک شہری کے قتل اور ضلع پنجگور میں جبری گمشدگی کے بعد ایک نوجوان کی مسخ شدہ لاش کی برآمدگی کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان واقعات کی فوری، شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔تفصیلات کے مطابق گل بدین نوتیزئی ولد سفر خان نوتیزئی، عمر 33 سال، ساکن ظہور کالونی دالبندین، ضلع چاغی، کو 17 جون 2026 کی شام تقریباً 6:30 بجے دالبندین میں سڑک پر پاکستانی فورسز اہلکاروں نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ واقعے کے بعد ان کی لاش کو جائے وقوعہ سے اٹھا کر بعد ازاں ہسپتال منتقل کیا گیا۔بلوچ یکجہتی کمیٹی کا کہنا ہے کہ گل بدین نوتیزئی کی ہلاکت بلوچستان میں پیش آنے والے ان متعدد واقعات کا حصہ ہے جو خطے میں شہریوں کے تحفظ، سلامتی اور بنیادی انسانی حقوق کے حوالے سے سنگین سوالات کو جنم دیتے ہیں۔دوسری جانب پنجگور کے علاقے پروم کے رہائشی اور پیشے کے لحاظ سے ڈرائیور، 22 سالہ مجاہد ولد حبیب، کو 7 جون 2026 کی شب سرسند، پنجگور میں سی پیک روڈ کے علاقے سے جبری طور پر لاپتہ کر دیا گیا تھا۔ ان کی گمشدگی کے بعد اہل خانہ کئی روز تک ان کی خیریت اور مقام سے مکمل طور پر بے خبر رہے۔ چند روز بعد پنجگور کے علاقے ایک گولیوں سے چھلنی اور مسخ شدہ لاش برآمد ہوئی جس کی شناخت مجاہد کے طور پر کی گئی۔ نوجوان مجاہد کی اس المناک حالت میں لاش کی برآمدگی نے اہل خانہ اور مقامی آبادی کو گہرے صدمے سے دوچار کر دیا ہے۔ یہ سانحہ نہ صرف ایک خاندان کا ذاتی المیہ ہے بلکہ بلوچستان کے ان بے شمار خاندانوں کے درد کی عکاسی بھی کرتا ہے جو اپنے پیاروں کی جبری گمشدگیوں اور ماورائے قانون قتل کے واقعات کا سامنا کر رہے ہیں۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی کا کہنا ہے کہ ایسے واقعات پورے بلوچستان میں خوف اور عدم تحفظ کی فضا کو مزید گہرا کر رہے ہیں، جبکہ متاثرہ خاندان انصاف کے حصول کے لیے مسلسل مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے اہل خانہ اور انسانی حقوق کے کارکنان طویل عرصے سے جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت قتل اور دیگر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی شفاف تحقیقات کا مطالبہ کرتے آرہے ہیں، تاہم بلوچستان کے معاملے میں ریاستی ادارے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ تنظیم نے کہا کہ بلوچستان میں طلبہ، اساتذہ، مزدور، ڈرائیور، محنت کش اور عام شہری مسلسل خوف کے سائے میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ عوام میں یہ تاثر مضبوط ہو رہا ہے کہ ریاستی سرپرستی میں کام کرنے والے مسلح گروہ اور سیکیورٹی فورسز انہیں نشانہ بنا رہے ہیں۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی نے گل بدین نوتیزئی کے قتل اور مجاہد کی جبری گمشدگی کے بعد ہلاکت کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ دونوں واقعات کی فوری، شفاف اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائیں، ذمہ دار عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے اور بلوچستان میں جاری انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں کا نوٹس لیا جائے۔

اطالوی سینیٹر کا چینی اثر و رسوخ کی سرگرمیوں کے خلاف امریکہ اور یورپ کے درمیان قریبی تعاون کا مطالبہ

روم: اٹلی کے ایک سینیٹر نے چین کی مبینہ اثر و رسوخ کی سرگرمیوں اور معلوماتی مہمات سے نمٹنے کے لیے امریکہ اور یورپی ممالک کے درمیان مزید قریبی تعاون پر زور دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ جمہوری اداروں، میڈیا اور اہم قومی شعبوں کو بیرونی مداخلت سے محفوظ رکھنے کے لیے مربوط حکمتِ عملی کی ضرورت ہے۔ایک حالیہ گفتگو میں سینیٹر نے خبردار کیا کہ چین اپنی عالمی موجودگی کو صرف اقتصادی اور تجارتی شعبوں تک محدود نہیں رکھ رہا بلکہ مختلف ممالک میں سیاسی، تعلیمی، میڈیا اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بھی اپنا اثر بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان کے مطابق یورپ اور امریکہ کو اس چیلنج کا مشترکہ اور منظم جواب دینا چاہیے۔انہوں نے کہا کہ ٹرانس اٹلانٹک شراکت داری مغربی جمہوریتوں کی طاقت کا اہم ستون ہے اور معلوماتی جنگ، سائبر خطرات اور بیرونی اثر و رسوخ کی کارروائیوں کے مقابلے کے لیے انٹیلی جنس کے تبادلے اور پالیسی ہم آہنگی کو مزید مضبوط بنانا ضروری ہے۔ سینیٹر کے مطابق چین سے متعلق پالیسی سازی میں یورپی ممالک کو حقیقت پسندانہ نقطہ نظر اپنانا ہوگا تاکہ اقتصادی روابط برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ قومی سلامتی اور جمہوری اداروں کے تحفظ کو بھی یقینی بنایا جاسکے۔

امریکی قانون سازوں کا تبت میں چین کے اقدامات کے خلاف نسل کشی کے جائزے کا مطالبہ

واشنگٹن: امریکی کانگریس کے دونوں جماعتوں سے تعلق رکھنے والے قانون سازوں نے ایک نیا بل پیش کیا ہے جس کے تحت امریکی محکمہ خارجہ کو یہ جائزہ لینے کا پابند بنایا جائے گا کہ آیا چین نے تبت میں تبتی عوام کے خلاف نسل کشی یا انسانیت کے خلاف جرائم کا ارتکاب کیا ہے یا نہیں۔ رپورٹس کے مطابق ریپبلکن رکن کانگریس کریس سمیتھ اور ڈیموکریٹ رکن کانگریس ٹوم سوزی نے"تبت ایٹروسٹیز ڈیٹرمنیشن ایکٹ" متعارف کرایا ہے۔اس قانون کے تحت امریکی وزیر خارجہ کو ایک سال کے اندر کانگریس میں رپورٹ پیش کرنا ہوگی جس میں تبت میں چین کی پالیسیوں اور اقدامات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔ مجوزہ قانون میں الزام لگایا گیا ہے کہ چینی حکام تبتیوں کو جبری نقل مکانی، بڑے پیمانے پر حراست، جسمانی و ذہنی نقصان، جبری نس بندی، جبری اسقاط حمل اور بچوں کو ان کے خاندانوں سے الگ کرنے جیسے اقدامات کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ بل میں ان الزامات کی تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ قانون سازوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ تبت میں تبتی بدھ مت، زبان اور ثقافت کو چینی طرز پر ڈھالنے کی مبینہ کوششوں کا جائزہ لیا جائے۔رپورٹ میں ممکنہ امریکی اقدامات، بشمول پابندیاں، ویزا پابندیاں اور سفارتی اقدامات کی سفارشات بھی شامل ہوں گی۔ بل کے حامیوں کا کہنا ہے کہ تبتی عوام کو اپنی مذہبی، ثقافتی اور لسانی شناخت کے تحفظ کا حق حاصل ہے اور عالمی برادری کو ان کے حقوق کے حوالے سے اٹھائے جانے والے خدشات کا سنجیدگی سے جائزہ لینا چاہیے۔ چین ماضی میں تبت سے متعلق ایسے الزامات کو مسترد کرتا رہا ہے اور اپنے اقدامات کو ترقی، استحکام اور قومی یکجہتی کے لیے ضروری قرار دیتا ہے، تاہم انسانی حقوق کے متعدد گروپ اور مغربی ممالک تبت میں انسانی حقوق کی صورتحال پر مسلسل تشویش کا اظہار کرتے رہے ہیں۔

یورپی یونین چینی پلگ اِن ہائبرڈ گاڑیوں پر نئے محصولات عائد کرنے کی تیاری میں

برسلز: یورپی یونین چینی ساختہ پلگ اِن ہائبرڈ گاڑیوں پر اضافی محصولات عائد کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ جرمن اخبار ہینڈلز بلاٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق یورپی کمیشن نے اس حوالے سے ابتدائی تیاریاں مکمل کر لی ہیں اور رکن ممالک کی اکثریتی منظوری ملتے ہی نئے محصولات نافذ کیے جاسکتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق مجوزہ اقدامات کا مقصد چینی آٹو ساز کمپنیوں کو دی جانے والی مبینہ سرکاری معاونت کے اثرات کا مقابلہ کرنا اور یورپی منڈی میں منصفانہ مسابقت کو یقینی بنانا ہے۔ان مجوزہ محصولات سے چینی کمپنیوں جیسے بی وائی ڈی، چیری اور ایس اے آئی سی متاثر ہوسکتی ہیں۔ یورپی کمیشن نے اس رپورٹ پر باضابطہ تبصرہ کرنے سے گریز کیا ہے، تاہم یورپی رہنماؤں نے حال ہی میں چین کے ساتھ بڑھتے ہوئے تجارتی خسارے اور اہم خام مال خصوصاً نایاب معدنیات پر انحصار کم کرنے کے لیے مزید سخت تجارتی اقدامات پر غور کیا ہے۔ یاد رہے کہ یورپی یونین 2024 سے چین میں تیار ہونے والی برقی گاڑیوں (EVs) پر اضافی ڈیوٹیاں عائد کر چکی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بعض چینی کمپنیاں ان محصولات سے بچنے کے لیے پلگ اِن ہائبرڈ گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ کر رہی تھیں، جس کے بعد اب یورپی حکام اس شعبے کو بھی نئے تجارتی ضوابط کے دائرے میں لانے پر غور کر رہے ہیں۔

یورپی یونین چین سے خطرے کو کم کرنے کیلئے متنوع قانون کی تجویز دے گی

برسلز: یورپی کمیشن ایک نئے قانون کی تجویز کرے گا جس میں یورپی یونین کی کمپنیوں سے ضروری ہے کہ وہ اپنے اہم سپلائی کے ذرائع کو متنوع بنائیں، حالانکہ اگر وہ چین سے خطرے کو فعال طور پر کم کریں تو یہ ضروریات کے لیے اضافی ثابت ہوسکتا ہے۔ برسلز میں یورپی یونین کے رہنماؤں نے جمعے کے روز اس بات پر اتفاق کیا کہ یورپی یونین کے ایگزیکٹو کو بلاک کے اہم تجارتی شراکت داروں کے ساتھ"عالمی میکرو اکنامک عدم توازن" کے ساتھ ساتھ اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ آیا نئے تجارتی اقدامات کی ضرورت ہے۔توجہ چین پر مرکوز تھی، حالانکہ ان کے سربراہی اجلاس کے نتائج میں دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت کا نام نہیں لیا گیا تھا۔ یوروپی یونین کی صدر وان ڈیر لیین نے کہا کہ کمیشن تنوع کو فروغ دینے کے لیے ایک اقدام تجویز کرے گا کیونکہ کاروبار بہت سست رفتار سے خطرے سے دوچار تھے۔ یہ مسئلہ پچھلے سال اس وقت سامنے آیا جب چین نے نایاب زمینوں پر برآمدی پابندیاں لگا کر اہم معدنیات کی پروسیسنگ میں اپنے تسلط کا فائدہ اٹھایا۔ وان ڈیر لیین نے کہا کہ سب سے بہتر صورت حال یہ تھی کہ کمپنیوں نے خطرے کو کم کرنے کے لیے اپنی کوششیں تیز کر دیں، تجویز کیا کہ یہ اقدام بے کار ہوسکتا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ بہتری کی ضرورت ہے۔ جب G7 نے بدھ کے روز اہم معدنی انحصار کو کم کرنے کے لیے تعاون کو بڑھانے پر ایک مشترکہ بیان جاری کیا، تو چین نے G7 ممالک پر زور دیا کہ وہ"چھوٹے گروہوں" کی حمایت کرنے کے بجائے مارکیٹ کی معیشت کے اصولوں اور بین الاقوامی تجارتی قوانین کا احترام کریں۔ یورپی یونین کے سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ یورپی یونین کے 27 ممبران کے درمیان بتدریج ہم آہنگی پیدا ہو رہی ہے۔

UKPNP نے پاک مقبوضہ جموں و کشمیر میں کارکنوں کے خلاف کریک پر گہری تشویش ظاہر کی

مظفر آباد۔20 رجون۔ایم این این۔یونائیٹڈ کشمیر پیپلز نیشنل پارٹی (یو کے پی این پی) نے پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر (پی او جے کے) میں انسانی حقوق کی بگڑتی ہوئی صورتحال کا الزام عائد کرتے ہوئے خطے کے جاری سیاسی بحران کے دوران بڑھتی ہوئی عوامی بے چینی، شہری آزادیوں پر پابندیوں، خوراک کی قلت، اور کارکنوں پر بڑھتے ہوئے دباؤ کی تنبیہ کی ہے۔ یہ خدشات ایک آن لائن میٹنگ کے دوران اٹھائے گئے جس میں پارٹی کے سینئر رہنماؤں اور برطانیہ، یورپ اور پاک مقبوضہ جموں و کشمیر کے نمائندوں نے شرکت کی۔ حالیہ احتجاجی تحریکوں، انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں، کارکنوں کے خلاف کارروائیوں اور خطے کی وسیع تر سیاسی صورتحال پر بات چیت ہوئی۔ شرکاء نے حالیہ واقعات پر شدید تشویش کا اظہار کیا جن کے نتیجے میں جانوں کا ضیاع ہوا اور پاک مقبوضہ جموں و کشمیر بھر میں کشیدگی بڑھ گئی۔ پارٹی نے صورتحال کو انتہائی تشویشناک قرار دیا اور حکام پر بڑھتی ہوئی عوامی شکایات کو دور کرنے میں ناکام ہونے کا الزام لگایا۔ اجلاس کا ایک بڑا محور جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی کی زیر قیادت جاری تحریک تھی۔ یو کے پی این پی کے رہنماؤں نے دلیل دی کہ عوامی مطالبات کو مزید نظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور خبردار کیا کہ احتجاجی رہنماؤں کے ساتھ بات چیت میں ناکامی سے بحران مزید بڑھنے کا خطرہ ہے۔ پارٹی نے اس پر بھی سخت تشویش کا اظہار کیا جسے اس نے کارکنوں اور سول سوسائٹی کے گروپوں پر بڑھتے ہوئے دباؤ کے طور پر بیان کیا۔ مقررین نے کہا کہ پرامن احتجاج ایک جمہوری حق ہے اور انہوں نے الزام لگایا کہ عوامی تحریکوں کو دبانے یا بدنام کرنے کی کوششیں تناؤ کو حل کرنے کی بجائے مزید بڑھا رہی ہیں۔ شرکاء نے خوراک کی قلت اور اشیائے ضروریہ کی فراہمی میں رکاوٹوں کی رپورٹوں کو مزید اجاگر کیا۔ اجلاس کے دوران ہونے والی بات چیت کے مطابق طویل دھرنوں اور پابندیوں سے آمدورفت کے راستے متاثر ہوئے ہیں جس کے نتیجے میں اشیائے خورد و نوش اور روزمرہ کی ضروریات کی آمدورفت میں تاخیر ہو رہی ہے۔ علاقے کے ذرائع کے حوالے سے پارٹی رہنماؤں نے الزام لگایا کہ پاکستانی انتظامیہ کے تحت راولاکوٹ، کوٹلی اور دیگر کئی اضلاع کے رہائشیوں کو سخت پابندیوں اور ناروا سلوک کا سامنا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سڑکوں کی بندش اور نقل و حرکت کی پابندیوں کی وجہ سے خوراک اور ضروری گھریلو سامان کی نقل و حمل میں رکاوٹ پیدا ہوئی ہے، جس سے مقامی برادریوں کے لیے مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ یو کے پی این پی نے مزید الزام لگایا کہ بگڑتی ہوئی صورتحال کے باوجود انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیمیں بڑی حد تک خاموش ہیں اور خطے میں ہونے والی پیش رفت کا بامعنی نوٹس لینے میں ناکام رہی ہیں۔ رہنماؤں نے متنبہ کیا کہ ضروری سامان کی فراہمی میں مسلسل رکاوٹیں، بڑھتے ہوئے معاشی دباؤ کے ساتھ، کمزور کمیونٹیز کو ایک گہرے انسانی بحران میں دھکیل سکتی ہیں۔

اپوزیشن نے پنجاب کے 5.9 ٹریلین کے بجٹ کو تنقید کا نشانہ بنایا، اسے فلاح و بہبود پر سیاسی برانڈنگ قرار دیا

لاہور: پنجاب اسمبلی اپوزیشن لیڈر محمد معین الدین ریاض قریشی نے جمعہ کو 9.5 کھرب روپے کے صوبائی بجٹ پر تنقید کرتے ہوئے حکومت پر عوامی فلاح پر سیاسی برانڈنگ کو ترجیح دینے کا الزام لگایا۔ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) کے رہنما نے افسوس کا اظہار کیا کہ حکومت نے نئی اسکیموں کے لیے بڑے پیمانے پر فنڈز مختص کیے اور سابقہ منصوبوں کو نامکمل چھوڑ دیا۔ انہوں نے کہا کہ حکام ترقی پر اربوں روپے خرچ کرنے کے باوجود ٹھوس ریلیف دینے میں ناکام رہے ہیں۔ پنجاب اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث کے پہلے روز اپوزیشن لیڈر نے حکومت کی ترقیاتی ترجیحات پر سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ شہریوں کو درپیش بنیادی مسائل کو حل کرنے کے بجائے عوام کا پیسہ تشہیر پر خرچ کیا جارہا ہے۔ قریشی نے کہا، بجٹ میں عوامی فلاح کا کوئی منصوبہ نظر نہیں آتا۔ یہ صرف ایک سیاسی خاندان کے فروغ کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھاری رقم مختص کرنے کے باوجود، لوگ مہنگائی، بے روزگاری، ناقص تعلیم، صحت کی بگڑتی ہوئی دیکھ بھال اور امن و امان کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں۔ نامکمل ترقیاتی منصوبے عوام پر بوجھ بن گئے ہیں۔ بجٹ مختص کرنے کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے یہ جاننے کا مطالبہ کیا کہ 2025-26 کے مالی سال میں مختص کیے گئے فنڈز نامکمل رہنے پر نئی اسکیموں کے لیے فنڈز کیوں مختص کیے گئے۔ اپوزیشن لیڈر نے الزام لگایا کہ گزشتہ سال کئی میگا پراجیکٹس کو مختص کیا گیا لیکن فنڈز کا بہت کم استعمال ہوا۔ قریشی نے دعویٰ کیا کہ دیہی میگا ڈیولپمنٹ پراجیکٹس کے لیے 300 ارب روپے رکھے گئے تھے، لیکن ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا گیا۔ داتا دربار کے ترقیاتی منصوبے پر ہونے والے اخراجات پر سوال اٹھاتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ مختص فنڈز کا صرف ایک حصہ استعمال کیا گیا، اور نواز شریف میڈیکل ڈسٹرکٹ، نواز شریف انسٹی ٹیوٹ آف کینسر، مریم نواز اسپورٹس کمپلیکس اور مریم نواز ہیلتھ کلینکس پر اخراجات پر اسی طرح کے خدشات کا اظہار کیا۔

بیجنگ نے ٹوکیو منیلا مذاکرات کے بعد تائیوان کے مشرق میں نایاب سمندری سروے کیا

بیجنگ: ایک چینی تحقیقی جہاز نے تائیوان کے مشرق میں پانیوں میں سمندری ماحولیاتی سروے کیا ہے، جو کہ بیجنگ کی جاپان-فلپائن کی سمندری حدود کی بات چیت کے بعد علاقے میں اپنے دائرہ اختیار کے دعووں کو تقویت دینے کی تازہ ترین علامت ہے۔ یہ سروے، جو منگل سے جمعرات تک جاری رہا، وزارت قدرتی وسائل کے ایسٹ چائنا سی بیورو نے کیا، جس نے سمندری تحقیقی جہاز Xiangyanghong 22 کو تعینات کیا۔ جمعرات کو وزارت کے ایک بیان کے مطابق، اس کا مقصد سمندری ماحولیاتی تحفظ کی کوششوں کی حمایت کے لیے چین کے دائرہ اختیار کے پانیوں میں قدرتی ماحولیاتی حالات کے بارے میں ایک جامع تفہیم حاصل کرنا تھا"۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب بیجنگ نے جزیرے کے قریب تحقیقی جہاز روانہ کیا ہے، لیکن سرزمین کے حکام کی جانب سے اس طرح کے مشن کے حوالے سے کوئی اعلان شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ یہ سروے گزشتہ ماہ کے آخر میں منیلا اور ٹوکیو کے درمیان سمندری حدود کی بات چیت کے بعد تائیوان کے مشرق میں پانیوں میں دائرہ اختیار استعمال کرنے کی بیجنگ کی کوششوں کا تازہ ترین حصہ ہے۔ بیجنگ نے ان مذاکرات کو"غیر قانونی اور غلط"قرار دیتے ہوئے تنقید کی ہے۔ جمعرات کے بیان کے مطابق، سروے میں سمندری پانی کے ماحولیاتی ڈی این اے، پرندوں، سیٹاسیئن، سمندری کیمسٹری اور ہائیڈرو میٹرولوجیکل حالات سے متعلق ڈیٹا اکٹھا کیا گیا۔ اعداد و شمار چین کو اس علاقے میں اہم رہائش گاہوں کی حیثیت کا مزید جائزہ لینے اور ماحولیاتی نظام کی صحت کا جائزہ لینے کے لیے بنیاد فراہم کرنے میں مدد کرے گا۔ یہ پانیوں میں مستقبل کی سمندری حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کی کوششوں کے لیے ایک سائنسی بنیاد بھی فراہم کرے گا۔ ٹوکیو اور منیلا نے اپنے خصوصی اقتصادی زونز اور براعظمی شیلف کی حدود کی حد بندی سے متعلق بات چیت کا اعلان کیا - وہ مکالمہ جس کے بارے میں بیجنگ کا کہنا ہے کہ چین کے سمندری حقوق اور مفادات کی سنگین خلاف ورزی"۔ بیجنگ کے مطابق، زیر بحث علاقہ تائیوان کے براہ راست مشرق میں واقع ہے، جہاں بیجنگ اپنے مخصوص اقتصادی زون اور ملکی اور بین الاقوامی قانون کے تحت براعظمی شیلف کے دعوے کو برقرار رکھتا ہے۔

بلوچستان میں ملازمین اور ڈاکٹر برادری کے خلاف جاری

کریک ڈاؤن آمریت پر مبنی حکمرانی کا تسلسل ہے: بی وائی سی

بلوچستان: بلوچ یکجہتی کمیٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان گرینڈ الائنس کے مرکزی آرگنائزر پروفیسر عبدالقدوس کاکڑ، جی ٹی اے آئینی بلوچستان کے صوبائی مالیات سیکرٹری منظور راہی بلوچ سمیت درجنوں ملازمین کی گرفتاری، پرامن مظاہرین پر شیلنگ اور لاٹھی چارج قابل مذمت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے بنیادی معاشی اور آئینی حقوق کے لیے آواز بلند کرنے والے ملازمین کو تشدد، گرفتاریوں اور ریاستی طاقت کے ذریعے خاموش کرانے کی کوشش نہ صرف قابلِ افسوس ہے بلکہ یہ اس طرزِ حکمرانی کی عکاسی کرتی ہے جو مسائل کے حل کے بجائے جبر اور طاقت کے استعمال پر یقین رکھتی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ مہنگائی، بے روزگاری اور معاشی بحران کے اس دور میں اپنے جائز مطالبات کے حق میں آواز اٹھانا کوئی جرم نہیں۔ جب ایک حکومت اپنے ہی ملازمین کے مطالبات سننے کے بجائے ان پر لاٹھیاں برسائے، آنسو گیس کا استعمال کرے اور انہیں جیلوں میں ڈال دے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ وہ عوامی آواز اور جمہوری احتجاج سے خوفزدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عوامی مسائل کے حل کے لیے سیاسی اور جمہوری راستے مسلسل مسدود کیے جارہے ہیں۔ بلوچستان گرینڈ الائنس کے پرامن احتجاج پر ریاستی کریک ڈاؤن نے ایک بار پھر حکومت کے فاشسٹ چہرے کو بے نقاب کر دیا ہے۔ جب مزدور، اساتذہ، ملازمین اور محنت کش طبقات اپنے حقوق کے لیے سڑکوں پر نکلیں اور ان کا استعمال لاٹھیوں، شیلنگ اور گرفتاریوں کے ذریعے کیا جائے تو جمہوری طرز حکمرانی نہیں بلکہ جبر اور آمریت کی واضح علامت ہے۔ ایک ایسی حکومت جو عوامی مسائل حل کرنے کے بجائے عوام کی آواز دبانے کو ترجیح دے، درحقیقت اپنی سیاسی اور اخلاقی ناکامی کا اعتراف کر رہی ہوتی ہے۔ مزید کہا کہ اسی طرح ڈاکٹر ماہ نور ناصر پر ہونے والے تیزاب گردی کے حملے کے خلاف انصاف اور تحفظ کا مطالبہ کرنے والی ڈاکٹر برادری گزشتہ کئی روز سے سول ہسپتال کوئٹہ میں احتجاجی و یکجہتی کیمپ جاری رکھے ہوئے ہے۔ مگر افسوس کہ انصاف کی فراہمی کے بجائے احتجاج کرنے والے ڈاکٹروں اور طبی عملے کو انتقامی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ڈاکٹر ماہ نور ناصر کے لیے انصاف کا مطالبہ کرنے والی ڈاکٹر برادری کے خلاف انتقامی کارروائیوں کے تحت 28 ڈاکٹروں، 168 پیرامیڈکس کو معطل جبکہ 5 پوسٹ گریجویٹ ٹرینی ڈاکٹروں کی ٹریننگ ختم کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی اداروں کا یہ رویہ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ یہاں ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے والوں کو انصاف دینے کے بجائے انہیں خاموش کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایک متاثرہ خاتون ڈاکٹر کے لیے انصاف کا مطالبہ کرنے والوں کو سزا دینا دراصل اس فاشسٹ طرزِ حکمرانی کا تسلسل ہے جو ہر منظم اور پرامن عوامی آواز کو اپنے لیے خطرہ سمجھتی ہے۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

ادارتی صفحہ

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685ـ705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے، جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ٹرمپ مودی اور بدلتے ہوئے ہند امریکہ تعلقات

ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات گزشتہ چند دہائیوں میں مسلسل مضبوط ہوتے رہے ہیں اور دونوں ممالک نے سیاسی، دفاعی، معاشی وسفارتی میدانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ قریبی تعاون قائم کیا۔ تاہم بین الاقوامی سیاست میں مستقل دوستیاں نہیں ہوتیں بلکہ قومی مفادات بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ مختلف عالمی حالات، علاقائی تبدیلیاں اور قیادتوں کے طرزِ فکر میں فرق تعلقات کی نوعیت کو متاثر کرتا رہتا ہے۔ گزشتہ ایک سال کے دوران ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات بھی اسی قسم کے اتار چڑھاؤ کا شکار رہے ہیں جس نے نئی دہلی میں کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ حال ہی میں جی سیون ممالک کے اجلاس کے موقع پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کی ملاقات نے ایک بار پھر عالمی میڈیا کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی۔

افتخار احمد قادری

ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات گزشتہ چند دہائیوں میں مسلسل مضبوط ہوتے رہے ہیں اور دونوں ممالک نے سیاسی، دفاعی، معاشی و سفارتی میدانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ قریبی تعاون قائم کیا۔ تاہم بین الاقوامی سیاست میں مستقل دوستیاں نہیں ہوتیں بلکہ قومی مفادات بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ مختلف عالمی حالات، علاقائی تبدیلیاں اور قیادتوں کے طرزِ فکر میں فرق تعلقات کی نوعیت کو متاثر کرتا رہتا ہے۔ گزشتہ ایک سال کے دوران ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات بھی اسی قسم کے اتار چڑھاؤ کا شکار رہے ہیں جس نے نئی دہلی میں کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔

حال ہی میں جی سیون ممالک کے اجلاس کے موقع پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کی ملاقات نے ایک بار پھر عالمی میڈیا کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی۔ دونوں کی ملاقات کے دوران جو گرمجوشی نظر آئی اس نے یہ تاثر پیدا کیا کہ باہمی اختلافات کے باوجود ذاتی سطح پر دونوں کے تعلقات ابھی بھی مضبوط ہیں۔ خاص طور پر جب ٹرمپ نے مودی کے بارے میں کہا کہ وہ دیکھنے میں انتہائی سیدھے اور خوش اخلاق نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں بہت سخت مذاکرات کار ہیں اور کسی بھی معاملے میں آسانی سے جھکنے والے نہیں ہیں تو اس بیان کو ہندوستانی ذرائع ابلاغ نے خصوصی اہمیت دی۔ اس سے یہ پیغام دینے کی کوشش کی گئی کہ دونوں کے درمیان اعتماد اور ذاتی دوستی برقرار ہے لیکن سفارتی تعلقات صرف قائدین کی باہمی دوستی سے نہیں چلتے بلکہ ان کے پیچھے قومی مفادات، معاشی ضروریات اور تزویراتی ترجیحات کارفرما ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جی سیون اجلاس میں ہونے والی خوشگوار ملاقات کے باوجود ہندوستان اور امریکہ کے تعلقات کے بارے میں کئی سوالات اب بھی موجود ہیں۔ گزشتہ ایک سال کے دوران متعدد ایسے واقعات پیش آئے ہیں جنہوں نے دونوں ممالک کے درمیان پیدا ہونے والی دوریوں کو نمایاں کیا ہے۔ خلیج عمان میں ایک بحری جہاز پر امریکی کارروائی کے نتیجے میں تین ہندوستانی ملاحوں کی ہلاکت نے ہندوستانی حلقوں میں تشویش پیدا کی۔ اگرچہ یہ واقعہ براہ راست ہندوستان کو نشانہ بنا کر نہیں کیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود نئی دہلی میں یہ احساس پیدا ہوا کہ امریکہ اپنے فوجی اقدامات کے ممکنہ اثرات کے حوالے سے ہندوستانی مفادات کو پہلے جیسی اہمیت نہیں دے رہا۔ ایسے وقت میں جب ہندوستان خود کو امریکہ کا قریبی شراکت دار سمجھتا ہے اس قسم کے واقعات تعلقات میں موجود حساسیت کو نمایاں کرتے ہیں۔ اسی دوران ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے بحرالکاہل میں امریکی فوجی کمان کے نام میں تبدیلی کا معاملہ بھی سامنے آیا۔ 2018 میں ٹرمپ انتظامیہ نے امریکی پیسیفک کمانڈ کا نام تبدیل کر کے انڈو پیسیفک کمانڈ رکھا تھا۔ اس تبدیلی کو اس وقت ہندوستان کے لیے ایک بڑی سفارتی کامیابی تصور کیا گیا کیونکہ اس سے یہ پیغام ملتا تھا کہ امریکہ بحرالکاہل اور بحر ہند کو ایک مشترکہ تزویراتی خطے کے طور پر دیکھ رہا ہے اور اس پورے تصور میں ہندوستان ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن اب جب اس نام کو دوبارہ تبدیل کر کے پیسیفک کمانڈ قرار دیا گیا تو ہندوستانی تجزیہ کاروں میں تشویش پیدا ہونا فطری تھا۔ بہت سے مبصرین کے نزدیک یہ صرف نام کی تبدیلی نہیں بلکہ امریکی ترجیحات میں آنے والی تبدیلی کی علامت ہے۔ اگر انڈو پیسیفک کی اصطلاح کو پس منظر میں دھکیلا جا رہا ہے تو اس کا مطلب یہ لیا جا سکتا ہے کہ امریکہ اپنی

حکمت عملی میں ہندوستان کو پہلے جیسی اہمیت نہیں دے رہا۔ اگرچہ واشنگٹن کی جانب سے اس حوالے سے کوئی واضح اعلان نہیں کیا گیا لیکن سفارتی دنیا میں علامتی اقدامات بھی بڑی اہمیت رکھتے ہیں اور انہی علامتوں کی بنیاد پر مختلف اندازے لگائے جاتے ہیں۔ اس معاملے کو مزید حساس اس وقت بنا دیا گیا جب امریکی فوجی نقشوں میں پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کو پاکستان کا حصہ ظاہر کیا گیا جبکہ ہندوستان کے زیر انتظام کشمیر کو ہندوستانی علاقے کے طور پر دکھایا گیا۔ ہندوستان میں بعض حلقوں نے اسے امریکی پالیسی میں تبدیلی کی علامت قرار دیا اگرچہ امریکہ کی سرکاری پالیسی کشمیر کے معاملے میں اب بھی محتاط ہے لیکن ایسے نقشے ہندوستانی عوام اور میڈیا میں بے چینی پیدا کرنے کے لیے کافی ہوتے ہیں۔

معاشی میدان میں بھی دونوں ممالک کے تعلقات مثالی نہیں رہے۔ گزشتہ سال ہندوستان ان اولین ممالک میں شامل تھا جنہوں نے امریکہ کے ساتھ نئے تجارتی مذاکرات کا آغاز کیا۔ توقع کی جا رہی تھی کہ دونوں ممالک جلد ہی ایک وسیع تجارتی معاہدے تک پہنچ جائیں گے لیکن مذاکرات توقع سے زیادہ پیچیدہ ثابت ہوئے۔ امریکہ نے بعض ہندوستانی مصنوعات پر بھاری محصولات عائد کر دیے جس سے ہندوستانی برآمد کنندگان کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اگرچہ بعد میں ان شرحوں میں کمی آئی اور بعض فیصلے امریکی عدلیہ کی جانب سے کالعدم بھی قرار دیے گئے لیکن اس پورے عمل نے یہ واضح کر دیا کہ ٹرمپ انتظامیہ تجارت کے معاملے میں اپنے مفادات کے سامنے کسی قسم کی رعایت دینے کے لیے تیار نہیں۔ ٹرمپ کی اقتصادی پالیسی بنیادی طور پر امریکہ فرسٹ کے اصول پر مبنی ہے۔ ان کے نزدیک ہر تجارتی معاہدے کا بنیادی مقصد امریکی صنعت، امریکی ملازمتوں اور امریکی معیشت کا تحفظ ہونا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے قریبی اتحادیوں کے ساتھ بھی سخت تجارتی رویہ اختیار کرتے رہے ہیں۔ ہندوستان بھی اس پالیسی سے مستثنیٰ نہیں رہا۔ نئی دہلی کی توقع تھی کہ اس کی بڑی منڈی اور بڑھتی ہوئی معیشت کی وجہ سے امریکہ خصوصی رعایت دے گا لیکن عملی طور پر ایسا نہیں ہوا۔ اسی طرح کشمیر کے مسئلے پر ٹرمپ کے بیانات نے بھی ہندوستانی حکومت کو مشکل صورتحال سے دوچار کیا۔ ٹرمپ متعدد مواقع پر یہ دعویٰ کر چکے ہیں کہ انہوں نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کم کرنے اور جنگ بندی کے قیام میں کردار ادا کیا تھا۔ مزید برآں انہوں نے کشمیر کے معاملے میں ثالثی کی پیشکش بھی کی تھی۔ ہندوستان روایتی طور پر کشمیر کو اپنا داخلی معاملہ قرار دیتا ہے اور کسی تیسرے فریق کی مداخلت کو قبول نہیں کرتا۔ اس لیے ٹرمپ کے بیانات نئی دہلی کے لیے باعثِ تشویش رہے۔ دوسری جانب پاکستان نے حالیہ عرصے میں امریکہ کے ساتھ اپنے روابط کو بہتر بنانے میں خاصی کامیابی حاصل کی ہے۔ مختلف علاقائی بحرانوں کے دوران پاکستان نے بعض مواقع پر رابطہ کار اور سہولت کار کا کردار ادا کیا جس سے واشنگٹن کے ساتھ اس کے تعلقات میں نئی گرمجوشی پیدا ہوئی۔ اس صورتحال نے ہندوستانی پالیسی سازوں کو مزید فکر مند کر دیا کیونکہ ایک طویل عرصے سے نئی دہلی یہ سمجھتا رہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں امریکہ کی اولین ترجیح اب ہندوستان ہے۔ اگر واشنگٹن دوبارہ اسلام آباد کو اہمیت دینا شروع کرتا ہے تو اس سے علاقائی توازن پر اثر پڑ سکتا ہے۔ اسی دوران امریکہ کی سخت امیگریشن پالیسی بھی ہندوستان کے لیے ایک اہم مسئلہ بن گئی ہے۔ لاکھوں ہندوستانی شہری امریکہ میں تعلیم، روزگار اور کاروبار سے وابستہ ہیں۔ ایچ ون بی ویزا پروگرام طویل عرصے سے ہندوستانی پیشہ ور افراد کے لیے امریکہ میں مواقع فراہم کرتا رہا ہے۔ لیکن ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے اس پروگرام پر عائد پابندیوں اور سخت شرائط نے ہندوستانی نوجوانوں اور آئی ٹی شعبے کو متاثر کیا ہے۔ ہندوستانی حکومت اس مسئلے پر کھل کر تنقید تو نہیں کرتی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس پالیسی نے دونوں ممالک کے تعلقات میں ایک نئی پیچیدگی پیدا کر دی ہے۔ ٹرمپ کے پہلے دورِ اقتدار میں امریکہ اور ہندوستان کے تعلقات کو ایک نئی جہت حاصل ہوئی تھی۔ اس دور میں دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون میں نمایاں اضافہ ہوا، متعدد دفاعی معاہدے طے پائے اور چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے مقابلے میں ہندوستان کو امریکہ کے ایک اہم شراکت دار کے طور پر پیش کیا گیا۔ اس وقت امریکی پالیسی سازوں کا خیال تھا کہ ایشیا میں طاقت کے توازن کو برقرار رکھنے کے لیے ہندوستان کا کردار نہایت اہم ہے۔ یہی وجہ تھی کہ انڈو پیسیفک حکمت عملی میں ہندوستان کو مرکزی حیثیت دی گئی اور کواڈ جیسے پلیٹ فارم کو فعال بنانے پر خصوصی توجہ دی گئی۔ لیکن اب جبکہ ٹرمپ ایک بار پھر اقتدار میں ہیں تو ان کی ترجیحات میں نمایاں تبدیلی محسوس کی جا رہی ہے۔ ان کی دوسری میعاد کے دوران ایسے متعدد اقدامات سامنے آئے ہیں جنہوں نے ہندوستانی پالیسی سازوں کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ آیا امریکہ اب بھی ہندوستان کو اسی اہمیت سے دیکھتا ہے جس طرح چند سال قبل دیکھا کرتا تھا۔ حالیہ مہینوں میں کئی ایسے واقعات رونما ہوئے جن سے یہ تاثر پیدا ہوا کہ واشنگٹن کی خارجہ پالیسی میں جنوبی ایشیا کے حوالے سے ایک نئی سوچ پروان چڑھ رہی ہے۔ ٹرمپ کی جانب سے ہندوستان کے یوم جمہوریہ کی تقریب میں شرکت سے معذرت اور بعد ازاں کواڈ سے متعلق سرگرمیوں میں محدود دلچسپی کو بھی اسی تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ اگرچہ امریکی حکام ان اقدامات کو معمول کی سفارتی مصروفیات سے تعبیر کرتے ہیں لیکن ہندوستان میں انہیں محض اتفاق قرار نہیں دیا جا رہا۔ سیاسی حلقوں اور دفاعی ماہرین کے نزدیک یہ ایسے اشارے ہیں جو مستقبل کی پالیسی سمت کا اندازہ دینے کے لیے کافی ہیں۔ کواڈ اتحاد کو گزشتہ چند برسوں کے دوران چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے مقابلے میں ایک اہم سفارتی اور تزویراتی فورم کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ امریکہ، ہندوستان، جاپان اور آسٹریلیا پر مشتمل یہ اتحاد ایک آزاد اور کھلے انڈو پیسیفک خطے کے تصور کو فروغ دینے کا دعویٰ کرتا ہے۔ ہندوستان نے بھی اس پلیٹ فارم کو اپنی خارجہ پالیسی کا ایک اہم ستون قرار دیا تھا۔ لیکن اگر امریکہ خود انڈو پیسیفک کی اصطلاح سے دور ہوتا دکھائی دے تو پھر کواڈ کی افادیت اور اس کے مستقبل کے بارے میں سوالات پیدا ہونا فطری امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی اپوزیشن اور کئی دفاعی تجزیہ کار اس صورتحال کو تشویش کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ کانگریس رہنما ششی تھرور سمیت کئی سیاسی شخصیات نے یہ سوال اٹھایا کہ کیا امریکہ کی نئی حکمت عملی دراصل کواڈ اتحاد کی اہمیت میں کمی کا اشارہ ہے۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA
۲۱/جون ـ ۲۰۲۶

مشرق وسطیٰ میں قیامِ امن ضروری

مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی راہ ہموار ہوئی ہے اور امریکہ اور اسرائیل کے درمیان امن معاہدہ پر دستخط کر دئے گئے ہیں۔ شیڈول کے مطابق اس معاہدہ پر جمعہ کو سوئیٹزرلینڈ میں دستخط ہونے والے تھے تاہم امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے جی 7 چوٹی کانفرنس کے دوران ہی اس پر دستخط کر دئے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ اس معاہدہ کے تحت آبنائے ہرموز کو پوری طرح کھول دیا جائے گا۔ وہاں وہی تجارتی سرگرمیاں بحال کر دی جائیں گی جو جنگ کے آغاز سے قبل تھیں۔ اس کے علاوہ ایران کبھی بھی نیوکلیئر ہتھیار حاصل نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ایران کو نقصانات کی پابجائی کے طور پر 300 بلین ڈالرس ادا کئے جائیں گے۔ یہ معاہدہ خطہ میں امن کی راہ ہموار کرنے کا نقطہ آغاز ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اسرائیل اور امریکہ کے درمیان تعلقات میں ہلکی کشیدگی بھی پیدا ہوئی ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے وزیر اعظم اسرائیل بنجامن نتن یاہو پر ناراضگی کا اظہار کیا تھا اور انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ اسرائیل کا وجود ہی ان سے اور امریکہ کی وجہ سے ہے۔ ٹرمپ کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے اسرائیل کیلئے وہ کچھ کیا ہے جو دوسرے امریکی صدور نے نہیں کیا تھا۔ امریکہ کے نائب صدر جے ڈی وینس بھی اس معاملے میں زیادہ کھل کر اظہار خیال کرتے ہیں اور انہوں نے نتن یاہو پر الزام عائد کیا تھا کہ انہوں نے ایران کے خلاف جنگ کے معاملے میں امریکہ کو گمراہ کیا ہے۔ انہوں نے حقائق ٹرمپ سے پوشیدہ رکھے تھے۔ ایک ماہ طویل جنگ کے بعد جنگ بندی کا مرحلہ شروع ہوا تھا اور دو ماہ کے دوران مختلف ادوار کی بات چیت اور پیامات کے تبادلے کے بعد بالآخر ایران اور امریکہ کے مابین یادداشت مفاہمت کے تعلق سے اتفاق رائے ہو گیا تھا۔ کہا گیا تھا کہ معاہدہ پر سوئیٹزرلینڈ میں دستخط کئے جائیں گے تاہم شیڈول سے قبل ہی اس پر دستخط بھی کر دئے گئے اور اس معاہدہ کا متن بھی منظر عام پر آ گیا ہے۔ اس معاہدہ کے نتیجہ میں دنیا بھر میں فیول اور گیس کی سپلائی کا سابقہ نظام بحال ہو جائے گا اور دنیا بھر میں جو قلت پیدا ہونے لگی تھی اسے دور کیا جا سکے گا۔ اس معاہدہ کے نتیجہ میں ایران کی تعمیر نو کا بھی آغاز ہوگا اور ایران میں عوام کیلئے جو مشکل دور تھا وہ ختم ہو سکتا ہے۔ وہاں معاشی سرگرمیاں دوبارہ بحال ہو سکتی ہیں۔ ایرانی تیل کی فروخت کا سلسلہ شروع ہو جائے تو ایران کے عوام کو سہولیات مل سکتی ہیں اور وہاں عوام کے حالات زندگی بہتر ہو سکتے ہیں۔ ایران نے اپنی کامیاب حکمت عملی کے ذریعہ ایک بڑی کامیابی اس معاہدہ کی شکل میں حاصل کر لی ہے اور اس سے یہ بات عیاں ہو گئی ہے کہ طاقت کے آگے جھکنے کی بجائے اپنے حق کیلئے ڈٹ کر کھڑے ہونا ہی اصل کامیابی ہے۔ جو معاہدہ ہوا ہے اس کو ایک نقطہ آغاز بناتے ہوئے صرف ایران تک اسے محدود نہیں رکھا جانا چاہئے بلکہ سارے مشرق وسطی اور خلیج فارس کے علاقہ میں امن قائم کرنے کی سمت پیشرفت کی جانی چاہئے۔ اسرائیل پر لگام کسنے کیلئے بھی تیاریاں کی جانی چاہئے۔ جس طرح سے اسرائیل لبنان میں حملے کر رہا ہے ان کا سلسلہ روکا جانا چاہئے۔ غزہ اور فلسطین کے مغربی کنارہ میں اس نے جو توسیع پسندانہ عزائم کے ساتھ کام شروع کئے ہیں ان کو روکا جانا چاہئے۔ جس طرح ایران کے ساتھ معاہدہ طئے کر دیا گیا ہے اسی طرح آزاد مملکت فلسطین کے قیام کی سمت بھی پیشرفت ہونی چاہئے۔ فلسطین دنیا کا ایک سب سے بڑا اور حساس مسئلہ ہے اور طویل عرصہ سے اسے التواء میں رکھا گیا تھا۔ اس کو بھی حل کرنے کی ضرورت ہے۔ اسرائیل کو طاقت کی زبان ہی میں سمجھاتے ہوئے مسئلہ فلسطین کی یکسوئی بھی کی جا سکتی ہے۔ لبنان میں حملوں کو روکنے کیلئے بھی اسرائیل پر دباؤ ڈالا جانا چاہئے اور غزہ میں اس نے جو تباہی مچائی ہے اس کا ہرجانہ وصول کیا جانا چاہئے۔ فلسطینیوں کیلئے بھی حالات کو بہتر بنانے کی جدوجہد شروع کی جانی چاہئے۔ عالمی برداری کو اور خاص طور پر علاقہ کے ممالک کو امریکہ۔ ایران معاہدہ سے سبق حاصل کرتے ہوئے نہتے فلسطینیوں کیلئے بھی آواز اٹھانی چاہئے اور مملکت فلسطین کے قیام کیلئے کوششوں کو تیز کیا جانا چاہئے۔ فلسطین کا مسئلہ اگر حل کر لیا جائے تو علاقہ میں دیرپا امن کی امیدوں کو تقویت اور استحکام حاصل ہوگا اور ایسا کرنا ساری عالمی برادری اور علاقہ کے تمام ممالک کی ذمہ داری ہے جسے پورا کیا جانا چاہئے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

روحِ پیغامِ اسلام اور شہادتِ امام عالی مقام رضی اللہ عنہ

ہر سال واقعۂ کربلا کی یاد تازہ کی جاتی ہے۔ ہر سال ذکرِ شہادت کے اوراق نمایاں کیے جاتے ہیں۔ اور آنسوؤں کے ساتھ شہادت امام حسین و رفقائے کربلا رضی اللہ عنہم کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ ان یادوں کے ساتھ ہی بحیثیت مسلمان ہماری بہت سی ذمہ داریاں بھی ہیں۔ شہادت کی صبح اسلام کی حیات تازہ کا درخشاں باب ہے۔ شہادت مقصود و مطلوبِ مومن ہے۔ شہادت حیاتِ قوم کی سُرخی کی علامت ہے۔ شہادت اقامتِ دین کا لازمہ ہے۔ جہادِ اسلامی کی پشت پر یہی پہلو مضمر ہے کہ دین کی بقا کے لیے جاں نثاری کی بزم آراستہ کی جائے۔ شہادت کی ساعتیں یقینی طور پر مقاصد سے پُر ہوتی ہیں۔ اس لیے واقعاتِ کربلا کے پس منظر جو تقاضے ہیں انھیں ملحوظ رکھنا چاہیے: چوں کہ شہادت امام حسین اسلامی تعلیمات اور شریعت کی بقا و تحفظ کے لیے ہوئی؛ اس کا واضح مفہوم یہی بر آمد ہوتا ہے کہ دین کے اصل چہرے پر جب غبار ڈالنے کی کوشش کی جائے؛ دین کا حلیہ بگاڑنے کی تگ و دَو سامنے آئے؛ ایسی صورت میں باطل کے لشکر و سپاہ، شان و شوکت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اس کے پنجوں کو مروڑ ڈالا جائے۔ حق کو اجاگر کر کے مکر و فریب کی دھجیاں بکھیر دی جائیں۔ اسلام نے بڑے سادہ و فطری نظامِ حکومت کا تصور دیا۔ یزید اس نظام کو ظلم و ستم اور کسریٰ کے استبداد کا نمونہ بنانا چاہتا تھا اس لیے امام حسین نے یزید کی اطاعت نہ کر کے بتا دیا کہ نظامِ شریعت میں کسی بھی طرح کی تبدیلی کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ دین اپنی اصل ہیئت اور صورت میں باقی رہے گا؛ ہاں! اس کے لیے ضرورت پڑنے پر جان وار سکتے ہیں۔ یہی ہوا بھی کہ آپ نے اپنے رفقا کے ساتھ یزید کی اصلاح کی کوشش کی اور اخیر میں جان وار دی لیکن اسلام کا حقیقی حسن باقی رکھا۔ آج پھر شریعت اسلامیہ پر حملے ہیں۔ اندرونی بھی؛ اور بیرونی بھی۔ ہمیں ہر طرح کے حملوں کے مقابل اسلام پر سختی سے قائم رہنے کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ واقعۂ کربلا سے یہ درس بہت واضح ملتا ہے کہ شریعت کو کسی بھی طرح کی مداخلت سے ہر حال میں پاک رکھنا ہے۔ قوانین شریعت سے صورت بغاوت برداشت نہیں کی جا سکتی۔ قوانینِ اسلامی کی بالادستی اور اقامتِ دین ہم سب کی اولین ذمہ داری ہے؛ اس راہ میں کسی بھی طرح کی قربانی سے دریغ ملت و قوم کی موت کے مترادف ہے۔ جیسا کہ اِس رخ سے ہندوستان میں زیادہ سوچنے کی ضرورت ہے۔ بعض طبقے واقعاتِ کربلا سے بجائے درسِ عمل لینے کے ان لمحات کو دُنیوی تفریح اور کھیل تماشوں میں گزار دیتے ہیں۔ بعض طبقے غیر شرعی رسوم کو ہی پیغامِ شہادتِ حسین سمجھتے ہیں۔ جب کہ بقائے دین کا یہ مرحلہ ہم سب کے لیے تمام برے راستے بند کرتا ہے؛ اور استقامت فی الدین کا درس از بر کراتا ہے۔ یہی امام حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کا تقاضا ہے کہ ان کی یاد کو برائیوں اور غلط رسموں سے پاک ہو کر منایا جائے۔ ان کی یاد میں کھانے کھلائے جائیں۔ غریبوں سے ہمدردانہ سلوک کیا جائے۔ مریضوں کی عیادت و ان کی مالی معاونت کی جائے۔ یتیموں اور بیواؤں سے شفقت کا معاملہ کیا جائے۔ مظلوم کو ظالم سے بچایا جائے۔ ہند میں مظالم عروج پر ہیں؛ بایں وجہ ظلم کے خلاف حسینی عزم درکار- اپنے اطراف کو اسلامی ماحول میں ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس کے لیے خانوادۂ اہلِ بیت کی قربانیاں راہ فراہم کرتی ہیں۔ درسِ عمل دیتی ہیں۔ گویا شہادت کا پیغام اصلاحِ عمل و اصلاحِ معاشرہ بھی ہے۔ عقائد اسلامی سے متعلق بھی چاک و چوبند رہنے کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ قادیانیت اور ان جیسے افکار کے حامل گروہ- مسلمانوں کے عقائد پر شب خوں مار رہے ہیں تو چاہیے کہ تصلبِ دینی کا مظاہرہ کریں۔ اہلِ بیت کی محبت بھی سلامت رہے اور اصحابِ رسول سے سچی عقیدت بھی۔ احکامِ دین کی پیروی کا درس بھی کربلا سے ملتا ہے کہ؛ ظلم و ستم کی آندھیاں بھی خیمۂ حسینی کو نمازوں کے اہتمام سے نہ روک سکیں۔ ان وفا شعارانِ اسلام کے قدم شریعتِ مطہرہ سے بال برابر منحرف نہیں ہوئے۔ یزیدی آندھیاں جب تھمیں تو فکری فتح صرف امام حسین کی ہوئی اور یزیدیت فکری شکست سے دوچار ہوئی۔ یادِ شہیدِ اعظم کے اہتمام میں ہونے والے تمام مراحل کو شریعت کے مطابق انجام دیں تا کہ واقعۂ کربلا کی حقیقی تعلیم عام ہو۔ شہدا سے محبت کا تقاضا ان کے نقوشِ قدم پر عمل ہے۔ ان کے نقوشِ قدم راہِ حق ہیں؛ بقول اعلیٰ حضرت ؎

سیاسی تجزیہ کار پروفیسر منجیت سنگھ کا کہنا ہے کہ مان حکومت نے سکھ علامات اور مذہبی شناخت کے تئیں اپنی وابستگی ظاہر کرنے میں کئی بار اپنے پیش روؤں کو بھی پیچھے چھوڑنے کی کوشش کی ہے۔ منجیت کہتے ہیں کہ''وہ یہ ثابت کرنے پر تلے ہوئے تھے کہ ان کی حکومت سکھ مفادات کے لیے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے آنند پور صاحب میں اسمبلی کا خصوصی اجلاس طلب کیا۔ اکالی دل نے بھی کبھی ایسا نہیں کیا تھا۔'' اپوزیشن نے اس تنازعہ سے سیاسی فائدہ اٹھانے میں دیر نہیں کی۔ سابق وزیر اعلیٰ چرنجیت سنگھ چنّی نے مان پر اکال تخت کے تئیں متکبرانہ رویہ اختیار کرنے کا الزام لگایا اور یاد دلایا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ تک اکال تخت کے سامنے حاضر ہوئے تھے اور سزا بھی قبول کی تھی۔ چنّی نے مزید الزام لگایا کہ مان سکھ روایات کا احترام نہیں کرتے اور اپنے طرزِ عمل سے پنجاب کو شرمندگی سے دو چار کر چکے ہیں۔

یہ تنازعہ انتخاب تک وزیر اعلیٰ بھگونت مان کا کرے گا پیچھا

ہرجندر

پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان کو'گرو مخالف' قرار دے کر اکال تخت نے اپوزیشن کو ایک بہت بڑا جذباتی و سیاسی ایشو سونپ دیا ہے۔ ایک ویڈیو اس وقت پنجاب کی سیاست میں زبردست ہلچل مچا رہی ہے۔ اس وائرل فوٹیج کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ اسے کسی ذاتی کمرے میں ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اس میں بھگونت مان سے مشابہ ایک شخص شراب پیتا ہوا اور سکھ گروؤں کی تصاویر پر شراب چھڑکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اگرچہ ویڈیو کی صداقت کو لے کر شدید تنازعہ جاری ہے، لیکن اس کے سیاسی اثرات سامنے آنے شروع ہو چکے ہیں۔ تنازعہ اس وقت مزید گہرا ہو گیا جب سکھوں کی اعلیٰ ترین مذہبی تنظیم اکال تخت نے اس معاملے پر مان کو'گرو دوشی' (گرو مخالف) اور'خالصہ پنتھ مخالف' قرار دے دیا۔ اکال تخت نے وزیر اعلیٰ مان پر نہ صرف سکھ جذبات کو مجروح کرنے کا الزام عائد کیا بلکہ یہ بھی کہا کہ انہوں نے ویڈیو کو مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے تیار شدہ قرار دے کر ادارے کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ بھگونت مان نے ان الزامات کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ عام آدمی پارٹی کے لیڈر کا کہنا ہے کہ ویڈیو میں دکھائی دینے والا شخص وہ خود نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنے سیاسی مخالفین پر ان کی شبیہ خراب کرنے کے لیے منفی پروپیگنڈا مہم چلانے کا الزام لگایا ہے۔ اس تنازعہ کی شروعات اسی سال درج کرائی گئی ایک شکایت سے ہوئی تھی۔ شکایت میں الزام لگایا گیا تھا کہ مان نے'گرو کی گولک' کے بارے میں متنازعہ تبصرے کیے تھے اور سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی ایک ویڈیو میں سکھ گروؤں اور ہلاک شدہ شدت پسند لیڈر جرنیل سنگھ بھنڈرانوالے کی تصاویر کے ساتھ قابل اعتراض سلوک کیا تھا۔

اکال تخت کے جتھہ دار گیانی کلدیپ سنگھ گرگج کے مطابق، مان جنوری میں وہاں پیش ہوئے تھے اور انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ ویڈیو جعلی ہے۔ اس کے بعد اکال تخت نے وزیر اعلیٰ سے ان فارنسک تجربہ گاہوں کے نام تجویز کرنے کو کہا تھا جو آزادانہ طور پر ویڈیو کی جانچ کر سکیں۔ گرگج نے بتایا کہ انہیں اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ اس کے بعد اکال تخت نے مرکزی حکومت سے منظور شدہ دو فارنسک تجربہ گاہوں سے ویڈیو کی جانچ کرائی۔ دونوں اس نتیجے پر پہنچیں کہ ویڈیو حقیقی ہے اور اس میں اے آئی کے استعمال یا کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کے کوئی آثار موجود نہیں ہیں۔ فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے گرگج نے کہا کہ''وزیر اعلیٰ کا عہدہ قابلِ احترام ہوتا ہے۔ لیکن وزیر اعلیٰ بھگونت سنگھ مان نے اکال تخت کے سامنے جھوٹ بولا۔'' اس تنازعہ نے برسراقتدار عام آدمی پارٹی کو ایسے وقت میں انتہائی مشکل صورتِ حال سے دوچار کر دیا ہے جب پنجاب اسمبلی انتخابات میں صرف چند ماہ باقی رہ گئے ہیں۔

اگرچہ اکال تخت کے پاس کسی منتخب وزیر اعلیٰ کو عہدے سے ہٹانے کا کوئی آئینی اختیار نہیں ہے، پھر بھی سکھ ووٹروں کے درمیان اس کا اخلاقی اور مذہبی اثر و رسوخ کافی وسیع ہے۔

مان کو'گرو مخالف' قرار دے کر اکال تخت نے اپوزیشن کو ایک بہت بڑا جذباتی سیاسی مسئلہ فراہم کر دیا ہے۔ اگرچہ قانونی اور انتخابی قواعد سیاسی جماعتوں کو انتخابی مہم میں براہِ راست حکم نامے کو ہتھیار بنانے سے روکتے ہیں، لیکن ایسے حکم کے سماجی اور نفسیاتی اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پنجاب کا دیہی سکھ ووٹر مذہبی اداروں سے گہرا تعلق رکھتا ہے، وہ اس تنازع کو عام سیاسی گھوٹالوں سے بالکل مختلف زاویے سے دیکھ سکتا ہے۔ اکال تخت کی جانب سے سکھ برادری سے مان کے ساتھ'تعلقات ختم کرنے' کی اپیل نے صورتِ حال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ پنجاب کی سیاست کے سینئر مبصر جسبیر سنگھ پٹی کا ماننا ہے کہ اس سے غیر معمولی انتظامی اور سماجی مخمصے پیدا ہوں گے۔ وہ کہتے ہیں،''مان حکومت کے تحت کام کرنے والے سکھ بیوروکریٹس اور افسران کے لیے یہ ایک بڑا مخمصہ ہوگا۔ وہ اپنے ہی سربراہ سے تعلقات کیسے منقطع کر سکتے ہیں؟'' حکومت کی مشکلات اسی دن (15 جون) اکال تخت کی جانب سے جاری کی گئی ایک اور سرزنش سے مزید بڑھ گئیں۔ تخت نے پنجاب حکومت کے'جگت جوت شری گرو گرنتھ صاحب ستکار (ترمیمی) ایکٹ، 2026' پر تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا کہ اسے اہم سکھ اداروں سے مناسب مشاورت کے بغیر نافذ کیا گیا۔ ادارے نے حکومت پر مذہبی تنظیموں کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات کو نظر انداز کرنے اور''ہٹ دھرم اور متکبرانہ'' رویہ اختیار کرنے کا الزام لگایا۔ ساتھ ہی وزیر اعلیٰ مان کو چھوڑ کر پنجاب کابینہ کے تمام سکھ وزرا اور مختلف جماعتوں کے سکھ اراکینِ اسمبلی کو 29 جون کو اکال تخت کے سامنے پیش ہونے کے لیے طلب کیا گیا ہے۔ غیر سکھ وزرا اور اراکینِ اسمبلی سے بھی وضاحت طلب کی گئی ہے۔ یہ پیش رفت برسر اقتدار جماعت کے اندر خاصی بے چینی پیدا کر سکتی ہے۔ انتخابات قریب ہیں۔ کئی اراکینِ اسمبلی کو جماعتی وفاداری اور ووٹروں کی توقعات کے درمیان توازن قائم کرنے کے چیلنج کا سامنا کرنا ہوگا۔ پنجاب کی سیاسی ثقافت میں مذہبی حکم نامے کی کھلی خلاف ورزی کرنے کی جرأت بہت کم عوامی نمائندے کر پاتے ہیں۔ مزید یہ کہ یہ تنازع اسی حکمتِ عملی کے مرکز پر ضرب لگاتا ہے جسے مان حکومت اپنے پورے دورِ اقتدار میں اپناتی رہی ہے۔ عام آدمی پارٹی کی حکومت مسلسل اپنی پنتھک ساکھ مضبوط کرنے اور خود کو سکھوں کا سب سے بڑا حامی ثابت کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔

سیاسی تجزیہ کار پروفیسر منجیت سنگھ کا کہنا ہے کہ مان حکومت نے سکھ علامات اور مذہبی شناخت کے تئیں اپنی وابستگی ظاہر کرنے میں کئی بار اپنے پیش روؤں کو بھی پیچھے چھوڑنے کی کوشش کی ہے۔ منجیت کہتے ہیں کہ''وہ یہ ثابت کرنے پر تلے ہوئے تھے کہ ان کی حکومت سکھ مفادات کے لیے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے آنند پور صاحب میں اسمبلی کا خصوصی اجلاس طلب کیا۔ اکالی دل نے بھی کبھی ایسا نہیں کیا تھا۔'' اپوزیشن نے اس تنازعہ سے سیاسی فائدہ اٹھانے میں دیر نہیں کی۔ سابق وزیر اعلیٰ چرنجیت سنگھ چنّی نے مان پر اکال تخت کے تئیں متکبرانہ رویہ اختیار کرنے کا الزام لگایا اور یاد دلایا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ تک اکال تخت کے سامنے حاضر ہوئے تھے اور سزا بھی قبول کی تھی۔ چنّی نے مزید الزام لگایا کہ مان سکھ روایات کا احترام نہیں کرتے اور اپنے طرزِ عمل سے پنجاب کو شرمندگی سے دوچار کر چکے ہیں۔ اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد پرتاپ سنگھ باجوا نے اسے ایک انتہائی سنگین معاملہ قرار دیا، جس کے اثرات پنجاب کی سرحدوں سے کہیں آگے تک جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکم اس ویڈیو کی فارنسک جانچ کے بعد جاری کیا گیا ہے، جس نے دنیا بھر کے سکھوں کے جذبات کو گہری ٹھیس پہنچائی ہے۔ اس دوران شیرومنی اکالی دل نے مان کے استعفے کے مطالبے کو لے کر سڑکوں پر احتجاجی تحریک شروع کر دی ہے۔'وارث پنجاب دے' سمیت دیگر سکھ سیاسی تنظیموں نے بھی وزیر اعلیٰ پر تنقید تیز کر دی ہے۔ اگرچہ آئینی صورتِ حال میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ بھگونت مان پنجاب اسمبلی میں اپنی اکثریت کی بنیاد پر وزیر اعلیٰ کے عہدے پر برقرار ہیں، کسی مذہبی منظوری کی وجہ سے نہیں۔ اکال تخت انہیں اقتدار سے نہیں ہٹا سکتا۔ آئین آج اگرچہ مان کی کرسی کی حفاظت کرتا ہے، لیکن وہ ان کی جماعت کو اس حکم نامے سے پیدا ہونے والی سیاسی ہلچل سے نہیں بچا سکتا۔ جیسے جیسے پنجاب 2027 کے اسمبلی انتخابات کے قریب بڑھ رہا ہے، اصل امتحان یہ نہیں ہوگا کہ مان اس تنازع سے نکل پاتے ہیں یا نہیں، بلکہ یہ ہوگا کہ آیا عام آدمی پارٹی اس انتخابی اثر کو برداشت کر پائے گی جو پنجاب کے سب سے بااثر مذہبی ادارے کی مخالفت میں کھڑی دکھائی دینے سے پیدا ہو سکتا ہے۔

غزل

ہر سانس تیرے بعد گوارا کیا ہے یار
گزری کہاں ہے صرف گزارا کیا ہے یار

تیری نفیس یاد کے دامن کو تھام کے
تنکے کا ڈوبتے نے سہارا کیا ہے یار

اب چاہے بار بار تو اپنی نظر اتار
ہم نے تو ایک بار نظارہ کیا ہے یار

کوئی نیا کمال نئے دن نہیں کیا
جو کل کیا تھا آج دوبارہ کیا ہے یار

ہم کاروبارِ زیست میں نکلے سیاہ بخت
ہم نے تمام عمر خسارہ کیا ہے یار

پھر وہ کسی سے روٹھ کے آیا ہمارے پاس
اُس کو پرائے دکھ نے ہمارا کیا ہے یار

ڈاکٹر احمد خلیل

رام مندر اور سیاسی بیانیوں کی نئی جنگ!

حافظ افتخار احمد قادری

ایودھیا ایک بار پھر قومی سیاست کے مرکز میں ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس مرتبہ بحث رام مندر کی تعمیر یا اس کے افتتاح پر نہیں بلکہ مندر سے وابستہ عطیات اور مالی لین دین کے سلسلے میں سامنے آنے والے مبینہ بے ضابطگیوں کے الزامات پر ہو رہی ہے۔ وہ ایودھیا جسے برسوں تک مذہبی عقیدت، سیاسی تحریک اور عدالتی کشمکش کا استعارہ بنا کر پیش کیا جاتا رہا آج ایک ایسے تنازعے کا سامنا کر رہی ہے جس نے سیاسی حلقوں، سماجی تنظیموں اور عام شہریوں کے درمیان نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ اس معاملے نے نہ صرف اتر پردیش کی سیاست کو متاثر کیا ہے بلکہ قومی سطح پر بھی مختلف سیاسی جماعتوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کر دیا ہے۔ رام مندر کی تعمیر ہندوستان کی معاصر سیاسی تاریخ کے اہم ترین واقعات میں شمار کی جاتی ہے۔ کئی دہائیوں تک جاری رہنے والی قانونی اور سیاسی جد و جہد کے بعد جب مندر کی تعمیر کا خواب حقیقت میں تبدیل ہوا تو اسے کروڑوں ہندوؤں کے مذہبی جذبات کی تکمیل قرار دیا گیا۔ اس دوران ملک اور بیرون ملک سے بڑی مقدار میں چندے اور عطیات موصول ہوئے۔ عقیدت مندوں نے اپنی استطاعت کے مطابق مندر کی تعمیر میں حصہ لیا اور اسے محض ایک مذہبی منصوبہ نہیں بلکہ ایک تاریخی مشن سمجھا۔ لیکن اب انہی عطیات کے استعمال اور ان سے متعلق بعض مبینہ بے ضابطگیوں کے الزامات نے نئی صورت حال پیدا کر دی ہے۔ اس تنازعے کے منظر عام پر آنے کے بعد اتر پردیش حکومت نے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی جسے تمام معاملات کی چھان بین کی ذمہ داری دی گئی۔ تحقیقات کے آغاز کے ساتھ ہی سیاسی ماحول میں گرما گرمی پیدا ہو گئی۔ اپوزیشن جماعتوں نے حکومت اور مندر انتظامیہ پر سوالات اٹھائے جبکہ حکمراں جماعت نے ان الزامات کو سیاسی سازش اور ایودھیا کی شبیہ خراب کرنے کی کوشش قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ معاملہ محض مالی بے ضابطگیوں کی جانچ تک محدود نہیں رہا بلکہ ایک وسیع سیاسی مباحثے میں تبدیل ہو گیا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اس پورے معاملے پر محتاط لیکن سخت موقف اختیار کیا ہے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ تحقیقات مکمل ہونے تک کسی کو غیر ضروری تبصرے نہیں کرنے چاہئیں اور اگر کسی کے پاس کوئی دستاویزی ثبوت موجود ہے تو وہ براہ راست ایس آئی ٹی کے حوالے کرے۔ ان کا کہنا ہے کہ تحقیقات کے بعد حقیقت خود سامنے آ جائے گی اور اگر کوئی شخص قصوروار پایا گیا تو اسے کسی بھی صورت میں بخشا نہیں جائے گا۔ ان کے اس بیان کو حکومت کی جانب سے ایک طرح کی یقین دہانی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے کہ تحقیقات محض رسمی کارروائی نہیں ہوں گی بلکہ ان کی بنیاد پر ضروری اقدامات بھی کیے جائیں گے۔ تاہم سیاسی حلقوں میں اس بیان کی مختلف تشریحات کی جا رہی ہیں۔ بعض مبصرین کے نزدیک وزیر اعلیٰ کا سخت لہجہ اس بات کا اشارہ ہے کہ حکومت اس معاملے کو سنجیدگی سے لے رہی ہے، جبکہ کچھ ناقدین کا خیال ہے کہ تحقیقات کے نام پر وقت حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ عوامی دباؤ کو کم کیا جا سکے۔ بہر حال حقیقت کیا ہے، اس کا فیصلہ تحقیقاتی رپورٹ سامنے آنے کے بعد ہی ممکن ہوگا۔ ایودھیا کا معاملہ ہمیشہ سے مذہب اور سیاست کے سنگم پر کھڑا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی اس شہر سے متعلق کوئی تنازعہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے اثرات محض مقامی سطح تک محدود نہیں رہتے۔ موجودہ تنازعے میں بھی یہی صورت حال نظر آ رہی ہے۔ ایک طرف حکومت اور اس کے حامی یہ موقف اختیار کر رہے ہیں کہ بعض سیاسی عناصر ایودھیا کی ترقی اور اس کی بڑھتی ہوئی مذہبی و سیاحتی اہمیت سے خائف ہیں، دوسری طرف اپوزیشن کا اصرار ہے کہ عوامی عطیات کے استعمال سے متعلق ہر سوال کا شفاف جواب دیا جانا چاہیے۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنے بیانات میں اپوزیشن جماعتوں خصوصاً سماجوادی پارٹی اور کانگریس کو بھی سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ وہی جماعتیں آج رام مندر کے نام پر سوال اٹھا رہی ہیں جنہوں نے ماضی میں مندر کی تعمیر کی مخالفت کی تھی۔ ان کے مطابق کچھ سیاسی قوتیں کبھی نہیں چاہتیں کہ ایودھیا ملک اور دنیا میں ایک عظیم مذہبی اور ثقافتی مرکز کے طور پر ابھرے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی کہا کہ بعض لوگ عوام کے جذبات سے کھیل کر سیاسی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہی عناصر آج اس تنازعے کو ہوا دے رہے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ رام مندر کا مسئلہ ہندوستانی سیاست میں ایک غیر معمولی علامتی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے اس سے متعلق کسی بھی خبر یا تنازعے کا سیاسی استعمال تقریباً ناگزیر سمجھا جاتا ہے۔ اپوزیشن جماعتیں جہاں حکومت کو جوابدہ بنانے کی کوشش کرتی ہیں، وہیں حکمراں جماعت اس معاملے کو اپنے نظریاتی اور سیاسی بیانیے کے تناظر میں پیش کرتی ہے۔ نتیجتاً اصل مسئلہ اکثر سیاسی نعروں اور الزام تراشیوں کے شور میں دب جاتا ہے۔ اس پورے تنازعے کا ایک اہم پہلو عوامی اعتماد بھی ہے۔ رام مندر کے لیے دیے جانے والے عطیات محض مالی معاونت نہیں تھے بلکہ کروڑوں افراد کے مذہبی جذبات اور عقیدت کا اظہار تھے۔ ایسے میں اگر کسی بھی سطح پر بے ضابطگیوں کے الزامات سامنے آتے ہیں تو ان کی مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات ناگزیر ہو جاتی ہیں۔ عوام یہ جاننے کا حق رکھتے ہیں کہ ان کے عطیات کس طرح استعمال ہوئے اور اگر کہیں کوئی غلطی یا بدعنوانی ہوئی ہے تو اس کے ذمہ دار کون ہیں۔ حکومت کے لیے بھی یہ ایک اہم امتحان ہے۔ اگر تحقیقات شفاف انداز میں مکمل ہوتی ہیں اور حقائق بلا امتیاز عوام کے سامنے رکھے جاتے ہیں تو اس سے نہ صرف عوامی اعتماد مضبوط ہوگا بلکہ حکومت کی ساکھ میں بھی اضافہ ہوگا۔ لیکن اگر تحقیقات پر سوالات اٹھتے ہیں یا نتائج غیر واضح رہتے ہیں تو شکوک و شبہات مزید بڑھ سکتے ہیں۔ ایودھیا کی موجودہ حیثیت صرف ایک مذہبی مقام کی نہیں بلکہ ہندوستان کی ثقافتی، تاریخی اور سیاسی شناخت کے ایک اہم مرکز کی بھی ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں یہاں بنیادی ڈھانچے کی ترقی، سیاحت کے فروغ اور مذہبی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ ایودھیا کو عالمی سطح کے روحانی شہر میں تبدیل کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر کام کیا جا رہا ہے۔ اسی لیے یوگی آدتیہ ناتھ بار بار اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ایودھیا کو بدنام کرنے کی کوششوں سے محتاط رہنا چاہیے۔ تاہم کسی بھی شہر یا ادارے کی حقیقی عزت و وقار کا انحصار شفافیت، جوابدہی اور قانون کی بالادستی پر ہوتا ہے۔ اگر کسی معاملے میں الزامات سامنے آتے ہیں تو ان کی غیر جانبدارانہ جانچ ہی اعتماد بحال کرنے کا بہترین ذریعہ بن سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت تمام نظریں ایس آئی ٹی کی تحقیقات پر مرکوز ہیں۔ عوام، سیاسی جماعتیں اور سماجی حلقے سب یہ جاننا چاہتے ہیں کہ حقیقت کیا ہے اور آیا الزامات میں کوئی وزن موجود ہے یا نہیں۔ فی الحال اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ ایودھیا ایک بار پھر قومی مباحثے کے مرکز میں ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس مرتبہ بحث مندر کی تعمیر پر نہیں بلکہ اس سے وابستہ شفافیت اور جوابدہی پر ہو رہی ہے۔ آنے والے دنوں میں تحقیقاتی رپورٹ نہ صرف اس تنازعے کی سمت متعین کرے گی بلکہ یہ بھی واضح کرے گی کہ مذہبی جذبات، سیاسی مفادات اور عوامی اعتماد کے اس پیچیدہ امتزاج میں حقیقت کس جانب کھڑی ہے۔

ایران۔ امریکہ معاہدہ اور مشرقِ وسطیٰ کی بدلتی ہوئی سیاست کا جائزہ

دنیا کی سیاسی تاریخ میں وقتاً فوقتاً ایسے واقعات رونما ہوتے رہے ہیں جنہوں نے طاقت کے رائج تصورات کو بدل کر رکھ دیا۔ بظاہر کمزور اور محدود وسائل رکھنے والی قوتیں بعض اوقات ایسی استقامت، ثابت قدمی اور عزم مصمم کا مظاہرہ کرتی ہیں کہ بڑی سے بڑی طاقت کو اپنے رویے، حکمتِ عملی اور پالیسیوں پر نظر ثانی کرنا پڑتی ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ قیصر و کسریٰ کی عظیم سلطنتیں، جنہیں اپنے زمانے کی سپر پاورز سمجھا جاتا تھا، بالآخر ایک ایسی امت کے سامنے پسپا ہوئیں جس کے پاس وسائل کم تھے مگر ایمان، عزم اور مقصد کی قوت بے پناہ تھی۔ حالیہ ایران۔ امریکہ معاہدے کو بھی بہت سے مبصرین اسی تناظر میں دیکھ رہے ہیں۔

عبدالغفار صدیقی

دنیا کی سیاسی تاریخ میں وقتاً فوقتاً ایسے واقعات رونما ہوتے رہے ہیں جنہوں نے طاقت کے رائج تصورات کو بدل کر رکھ دیا۔ بظاہر کمزور اور محدود وسائل رکھنے والی قوتیں بعض اوقات ایسی استقامت، ثابت قدمی اور عزم مصمم کا مظاہرہ کرتی ہیں کہ بڑی سے بڑی طاقت کو اپنے رویے، حکمتِ عملی اور پالیسیوں پر نظر ثانی کرنا پڑتی ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ قیصر و کسریٰ کی عظیم سلطنتیں، جنہیں اپنے زمانے کی سپر پاورز سمجھا جاتا تھا، بالآخر ایک ایسی امت کے سامنے پسپا ہوئیں جس کے پاس وسائل کم تھے مگر ایمان، عزم اور مقصد کی قوت بے پناہ تھی۔ حالیہ ایران۔ امریکہ معاہدے کو بھی بہت سے مبصرین اسی تناظر میں دیکھ رہے ہیں۔

اگرچہ اس معاہدے کی مختلف تعبیرات کی جا رہی ہیں اور اس کے نتائج کے بارے میں آرا بھی مختلف ہیں، لیکن اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ کئی دہائیوں سے اقتصادی پابندیوں، سفارتی دباؤ، معاشی محاصرے اور عسکری خطرات کا سامنا کرنے والا ایران آج بھی اپنی ریاستی شناخت، سیاسی نظام اور علاقائی اثر و رسوخ کے ساتھ موجود ہے۔ یہ خود ایک غیر معمولی حقیقت ہے۔ بہت سے ممالک اس سے کہیں کم دباؤ کے سامنے اپنی پالیسیوں اور ترجیحات تبدیل کرنے پر مجبور ہو گئے تھے، لیکن ایران نے اپنے بنیادی مؤقف کو برقرار رکھا۔ ایران کی اس کامیابی کے پس منظر میں اس کا عزم، استقلال اور اپنے موقف پر ثابت قدمی بنیادی عوامل کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ ایران نے اپنے مؤقف کی بنیاد فلسطینی عوام کی حمایت، غزہ کے مظلوم باشندوں کی مدد اور اسرائیلی پالیسیوں کی مخالفت پر رکھی۔ اس کا استدلال یہ تھا کہ مظلوم کی حمایت اور ظالم کی مزاحمت صرف سیاسی نہیں بلکہ اخلاقی اور انسانی فریضہ بھی ہے۔ اسلام کی بنیادی تعلیمات بھی ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے اور مظلوم کا ساتھ دینے کی تلقین کرتی ہیں۔ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ غزہ میں طویل خونریزی، وسیع پیمانے پر تباہی اور بے شمار انسانی جانوں کے ضیاع کے باوجود مسلم دنیا کی اکثریت مؤثر کردار ادا نہ کر سکی۔ بعض ممالک خاموش تماشائی بنے رہے اور بعض نے براہِ راست یا بالواسطہ طور پر ان قوتوں کی حمایت کی جن پر فلسطینی عوام کے خلاف جارحیت کے الزامات عائد کیے جاتے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عالمِ اسلام کے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پیدا ہوا۔

ایران کا مؤقف حق، انصاف اور انسانی ہمدردی کے اصولوں پر مبنی قرار دیا جاتا ہے۔ فلسطینی علاقوں میں مسلسل کشیدگی، آبادیوں کی بے دخلی، بستیوں کی توسیع، غزہ کی تباہی اور ہزاروں بے گناہ افراد کی ہلاکت نے دنیا بھر کے انصاف پسند لوگوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فلسطینی عوام کے ساتھ ہمدردی صرف مسلم دنیا تک محدود نہیں رہی بلکہ دنیا کے مختلف خطوں میں بھی اس کے حق میں آوازیں بلند ہوئیں۔ فلسطینی مزاحمتی تحریکوں، حزب اللہ لبنان اور یمن کے حوثیوں کے خلاف مسلسل کارروائیوں کو بھی بہت سے مبصرین اسی وسیع تر تنازعے کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ ایران مسلسل اس بات پر زور دیتا رہا کہ مسائل کا حل مذاکرات اور سفارت کاری کے ذریعے تلاش کیا جائے، لیکن حالات بتدریج کشیدگی کی طرف بڑھتے گئے۔ اس تمام عرصے میں ایران نے شدید دباؤ کا سامنا کیا، تاہم اس کے باوجود وہ

اپنے موقف پر قائم رہا۔ یہ صورتِ حال ایک مرتبہ پھر قرآنِ مجید کی اس ابدی حقیقت کی یاد دلاتی ہے:''کتنی ہی چھوٹی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی جماعتوں پر غالب آ گئی ہیں، اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (البقرۃ:249) دوسری جنگِ عظیم کے بعد امریکہ عالمی سیاست کی سب سے بڑی طاقت بن کر ابھرا۔ سوویت یونین کے خاتمے کے بعد تو اسے واحد سپر پاور سمجھا جانے لگا۔ اس کی فوجی قوت، معاشی اثر و رسوخ، عالمی مالیاتی اداروں پر گرفت اور بین الاقوامی اتحادوں کی طاقت نے یہ تاثر پیدا کر دیا تھا کہ دنیا میں کوئی بھی ملک زیادہ دیر تک اس کی مرضی کے خلاف نہیں چل سکتا۔ اس نے گزشتہ عشروں میں کئی مسلم ملکوں کو تاراج کیا اور اپنا غلام بنا لیا۔ لیکن ایران کا معاملہ مختلف ثابت ہوا۔ 1979ء کے اسلامی انقلاب کے بعد ایران مسلسل امریکی دباؤ کا سامنا کرتا رہا۔ اس پر سخت اقتصادی پابندیاں عائد کی گئیں، اسے عالمی سطح پر تنہا کرنے کی کوشش کی گئی، اس کی تیل کی برآمدات کو محدود کیا گیا اور مختلف مواقع پر عسکری کارروائیوں کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ اس سب کے باوجود ایران نہ صرف قائم رہا بلکہ اس نے اپنے علاقائی کردار کو بھی برقرار رکھا۔ حالیہ جنگ کے آغاز میں ایران کے مخالفین کے مقاصد میں اس کی جوہری صلاحیت کو ختم کرنا، اس کے علاقائی اثر و رسوخ کو کمزور کرنا، ایران میں نظام کی تبدیلی کی راہ ہموار کرنا اور اسے اپنی بنیادی پالیسیوں سے دستبردار ہونے پر مجبور کرنا شامل تھا۔ لیکن جنگ کے نتائج ان مقاصد کے برعکس دکھائی دیتے ہیں۔ اگرچہ ایران کو جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا، لیکن نہ تو وہ اس حد تک کمزور ہوا کہ اس کے مخالفین اسے آسان شکار سمجھ لیتے اور نہ ہی اس کے سیاسی نظام میں کوئی بنیادی تبدیلی واقع ہوئی۔ اس کے برعکس وہ اپنے حریفوں کے لیے ایک مستقل چیلنج بن کر سامنے آیا۔ معاہدے کی بعض شقوں کے مطابق ایران کی تعمیر نو اور معاشی ترقی کے لیے کم از کم 300 ارب ڈالر کے منصوبے کی بات کی گئی ہے۔ اسی طرح منجمد اثاثوں کی رہائی اور پابندیوں کے خاتمے کے امکانات بھی پیدا ہوئے ہیں۔

اسی بنیاد پر بہت سے مبصرین یہ رائے رکھتے ہیں کہ اس جنگ میں ایران کو فتح اور امریکہ و اسرائیل کو شکست ہوئی ہے۔ ایران کے حامیوں کا استدلال ہے کہ مسلسل پابندیوں، اقتصادی مشکلات اور عسکری دباؤ کے باوجود ایرانی ریاست کا قائم رہنا خود ایک بڑی کامیابی ہے۔ دنیا کی بہت سی حکومتیں اس سے کہیں کم دباؤ میں بکھر چکی ہیں۔ اس جنگ میں صرف ایران ہی نہیں بلکہ مزاحمتی تحریکوں کو بھی تقویت ملی ہے۔ حماس بدستور ایک مؤثر قوت کے طور پر موجود ہے۔ حزب اللہ لبنان میں اپنی سیاسی اور سماجی موجودگی برقرار رکھنے میں کامیاب رہی ہے، آج اسرائیل اس سے بھی سیز فائر کرنے کو مجبور ہے، جبکہ یمن کے حوثی بھی اپنی پوزیشن پر قائم ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل کو اس جنگ میں صرف عسکری ہی نہیں بلکہ سیاسی اور سفارتی سطح پر بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ گریٹر اسرائیل کا خواب چکنا چور ہو گیا ہے۔ اسرائیل کا خوف عرب ممالک پر کم ہو گیا ہے اور ابراہم معاہدات بھی ردی کی ٹوکری میں جا سکتے ہیں۔ کم از کم اس جنگ نے ان تمام منصوبوں اور تصورات کے بارے میں نئے سوالات ضرور پیدا کر دیے ہیں جنہیں چند برس پہلے ناقابلِ شکست سمجھا جا رہا تھا۔ اکیسویں صدی کی دوسری دہائی کے بعد عالمی سیاست یک قطبی نظام سے بتدریج کثیر قطبی نظام کی طرف بڑھتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ چین کی معاشی قوت، روس کی عسکری موجودگی اور مختلف علاقائی طاقتوں کے ابھارنے عالمی طاقت کے توازن میں نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے۔ ایران کا معاملہ بھی اسی وسیع تر تبدیلی کا ایک حصہ معلوم ہوتا ہے۔

اس معاہدے کے بعد مشرقِ وسطیٰ میں کئی اہم تبدیلیوں کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ مزاحمتی تحریکوں کے حوصلے بلند ہوں گے۔ عرب دنیا میں سیاسی اصلاحات اور عوامی شرکت کے مطالبات دوبارہ زور پکڑ سکتے ہیں۔ خطے میں امریکہ کے روایتی اتحادی اپنی سلامتی کی حکمت عملی پر نظر ثانی کر سکتے ہیں جبکہ چین، روس اور دیگر عالمی طاقتوں کا کردار مزید بڑھ سکتا ہے۔ اس تمام صورتحال نے ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ طاقت صرف ہتھیاروں، دولت اور فوجوں کا نام نہیں۔ اصل طاقت عزم، استقامت، نظریے، عوامی حمایت اور اپنے مقصد پر یقین میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ جب یہ عناصر کسی قوم میں جمع ہو جائیں تو بظاہر''صفر پاور'' بھی ایک''سپر پاور'' کو اپنے رویے پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔ اہلِ ایمان کے لیے اس واقعے میں متعدد اسباق پوشیدہ ہیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی نصرت پر یقین مضبوط ہوتا ہے۔ دین اسلام کی حقانیت پر اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔ شیعہ اور سنی اختلافات اگر مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے تو کم از کم بہت سے مقامات پر ان میں کمی ضرور آئی ہے۔ نئی نسل عالم اسلام کو ایک امت کے طور پر دیکھنے لگی ہے اور مسلمانوں میں باہمی اتحاد کی ضرورت کا احساس پہلے سے زیادہ پیدا ہوا ہے۔

بھارت کے اربابِ اقتدار اور بھارتی مسلمانوں کے لیے بھی یہ وقت خود احتسابی کا ہے۔ ملک کے موجودہ حالات مسلمانوں کے لیے تشویش کا باعث ہیں۔ ملک میں بڑھتی ہوئی مذہبی کشیدگی، نفرت انگیز بیانات اور بعض حلقوں کی جانب سے مسلمانوں کے خلاف منفی ماحول پیدا کرنے کی کوششیں کسی سے پوشیدہ نہیں۔ بعض سیاسی اور نظریاتی حلقے اسرائیل کے ساتھ غیر معمولی قربت رکھتے ہیں اور ان کے طرزِ فکر پر اسرائیلی پالیسیوں کے اثرات واضح محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ ان تعلقات کا مقصد اگر صرف قومی مفاد ہوتا تو شاید اتنی تشویش نہ ہوتی، لیکن اکثر مواقع پر ان کا رخ مسلم مخالف سیاست کی طرف دکھائی دیتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ حالیہ جنگ کے نتائج سے ہندوستان کے اربابِ اقتدار، ان کے حامی حلقوں اور ذرائع ابلاغ کو بھی سبق حاصل کرنا چاہیے۔ انہیں یہ سمجھنا چاہیے کہ نفرت، تعصب اور کشیدگی کسی مسئلے کا حل نہیں۔ گڑے مردے اکھاڑنے سے صرف بدبو میں اضافہ ہوتا ہے۔ مساجد و مدارس کو نشانہ بنانے سے کسی قوم کے حوصلے پست نہیں کیے جا سکتے۔ ہجومی تشدد کے ذریعے کسی ملت کو ختم نہیں کیا جا سکتا اور چند افراد کے مذہب تبدیل کر لینے سے کوئی دین مٹ نہیں جاتا۔ ایسے واقعات بسا اوقات اہلِ ایمان کے عزم اور وابستگی میں مزید اضافہ کر دیتے ہیں۔

محفوظ فٹ پاتھ شہریوں کا بنیادی حق

سپریم کورٹ نے حکومت کو قانون بنانے کی ہدایت دی

سپریم کورٹ نے جمعہ کو کہا کہ محفوظ فٹ پاتھ پر چلنے کا حق ایک بنیادی حق ہے اور اس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسا قانون بنائے جو اس حق کا اعلان کرے اور میونسپل اتھارٹیز اور مقامی اداروں کی ذمہ داری کو تسلیم کرے کہ وہ ضروری پیدل چلنے والوں کے انفراسٹرکچر کی تعمیر، حد بندی اور دیکھ بھال کریں۔ جسٹس پی ایس نرسمہا اور جسٹس اتل ایس چندرکر کی بنچ نے کہا، ''چلنے کا حق آئین کے حصہ سوم کے تحت ایک بنیادی حق ہے۔ یہ آرٹیکل ۱۹/(۱/)(ڈی) کے تحت ضمانت کردہ نقل وحرکت کے حق کا لازمی جزو ہے، جب اسے آرٹیکل ۱۹/(۱/)(اے)، آرٹیکل ۱۹/(۱/)(بی)، آرٹیکل ۱۹/(۱/)(سی) اور آرٹیکل ۲۱/ کے ساتھ پڑھا جائے۔ چلنے کا بنیادی حق اپنے دائرے میں متعین فٹ پاتھ کا حق بھی شامل کرتا ہے۔ یہ حقوق ابتدائی ہیں اور موٹر گاڑیوں کی نقل وحرکت پر ترجیح رکھیں گے۔''بعد ازاں عدالت نے کہا کہ متعین فٹ پاتھ پر چلنے کا بنیادی حق ایک متقابل ذمہ داری کا حامل ہے۔ بنچ نے کہا، ''اگر سڑک موجود ہے تو اس بات کو یقینی بنانے کی ذمہ داری ہے کہ چلنے والوں کے لیے متعین اور اچھی طرح سے دیکھ بھال شدہ فٹ پاتھ ہوں۔ ذمہ دار ادارے شہری ترقیاتی اتھارٹیز، میونسپل کارپوریشن، میونسپلٹی اور حتیٰ کہ پنچایتیں ہیں، جنہیں فٹ پاتھوں اور دیگر ضروری پیدل چلنے والوں کے انفراسٹرکچر کی حد بندی، تعمیر، دیکھ بھال اور تحفظ کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ چلنا زندگی کا لازمی حصہ ہے۔''عدالت نے مزید کہا کہ ''متعین فٹ پاتھ پر چلنے کے حق کی خلاف ورزی شہریوں کو ذمہ دار اداروں کے خلاف آئینی اور قانونی علاج معاوضے اور ہرجانے کے لیے اختیار دے گی۔ یہ علاج موٹر وہیکل ایکٹ، ۱۹۸۸ء کے تحت دستیاب علاج سے آزاد ہے۔'' واضح رہے کہ یہ فیصلہ ایک موٹر حادثے کے انشورنس دعوے میں آیا جو ایک پانچ سالہ بچے کی موت سے متعلق تھا۔ ایک شخص اور اس کا بیٹا اس کے اسکول کی طرف جارہے تھے کہ ایک ٹینکر نے پیچھے سے بچے کو ٹکر ماری، جس سے اس کی کمر اور نچلا جسم کچل گیا۔ بچہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ ۳۰/مئی ۲۰۱۶/ کو موٹر ایکسیڈنٹ کلیم ٹریبونل (MACT) نے ۷/لاکھ ۸۲۰۰۰/روپے کا معاوضہ ۶/فیصد سالانہ سود کے ساتھ منظور کیا۔ جبکہ انشورنس کمپنی کی اپیل کے بعد ہائی کورٹ نے معاوضہ کم کر کے ۴/لاکھ ۷۰/ہزار روپے کر دیا۔ تاہم سپریم کورٹ کی رائے تھی کہ ہائی کورٹ نے MACT کی طرف سے دیے گئے معاوضے کو کم کرنے میں غلطی کی'' اور اسے بڑھا کر ۱۱/لاکھ ۴۴/ہزار ۶۲۸/روپے کر دیا اور ہدایت دی کہ یہ رقم دو ماہ کے اندر ادا کی جائے۔ مزید برآں سپریم کورٹ نے اپنے حکم میں یہ بھی کہا کہ ''اس سڑک کے اس حصے پر نہ تو کوئی فٹ پاتھ تھا اور نہ ہی پیدل چلنے والوں کی کراسنگ جہاں حادثہ پیش آیا'' اور کہا کہ اس طرح کے واقعات مسلسل رونما ہوتے رہتے ہیں، شاید یہ ناگزیر ہیں جب تک کہ ہم سڑکوں تک رسائی کے حوالے سے اپنے حقوق کے نظام کی تشکیل نو نہ کریں اور انس تعلق سے اپنے فرائض کو تسلیم نہ کریں۔'' عدالت نے کہا کہ ''جبکہ چلنے کا حق زندگی سے جڑا ہوا ہے، ہمارا آئین اسے آرٹیکل ۱۹/(ڈی) میں ایک بنیادی حق کے طور پر تسلیم اور ضمانت دیتا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ تمام شہریوں کو حق ہوگا... پوری ہندوستان کی سرزمین میں آزادانہ نقل وحرکت کا۔'' بعد ازاں اس موضوع پر قانون کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے عدالت نے کہا، ''جہاں تک متعین فٹ پاتھوں پر چلنے کے حق کا تعلق ہے، اگرچہ یہ آرٹیکل ۲۱/ اور ۱۹/(۱/)(ڈی) کا لازمی جزو ہے، لیکن اس پر کوئی قانون نہیں ہے۔ نہ صرف اس حق کے اعلان کے لیے بلکہ ذمہ دار اداروں کو تسلیم کرنے کے لیے ایک قانونی فریم ورک وضع کرنا ضروری ہے۔ اس قانون کو حق کا تحفظ، فروغ اور خلاف ورزیوں کے لیے فوری علاج فراہم کرنا چاہیے، نیز اس قیمتی حق کی منصوبہ بندی، نفاذ اور عمل درآمد کے لیے ایک مکمل طریقہ کار وضع کرنا چاہیے۔'' اس کے مطابق، سپریم کورٹ نے اپنے رجسٹری کو ہدایت دی کہ وہ فیصلے کی ایک کاپی وزارتوں، ہاؤسنگ اور شہری امور، دیہی ترقی، سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کو بھیجیں تاکہ ضروری قانونی فریم ورک شروع کرنے کی فوری ضرورت پر غور کیا جاسکے۔ ساتھ ہی عدالت نے یہ بھی ہدایت دی کہ حق کے تحفظ، ذمہ دار اداروں کی نشاندہی اور علاج کی فراہمی کے لیے قانونی فریم ورک کا جائزہ لینے کے لیے ایک کاپی قانون کمیشن کو بھیجی جائے۔

دهلی حکومت کا نئی پیٹرول

موٹر سائیکلوں کی رجسٹریشن پر پابندی کا فیصلہ

دہلی حکومت نے نئی پیٹرول موٹر سائیکلوں کے رجسٹریشن پر پابندی کا فیصلہ کیا ہے، الیکٹرک گاڑی (ای وی) پالیسی ۲/ اعشاریہ صفر کے تحت

اپریل ۲۰۲۸ء سے دو پہیوں کی نئی رجسٹریشن پر مجوزہ پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے، حالانکہ حکومت کو شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ دہلی حکومت نے اپنی نئی الیکٹرک گاڑی (ای وی) پالیسی ۲/ اعشاریہ صفر کے تحت اپریل ۲۰۲۸ء سے اندرونی احتراق انجن (آئی سی ای) والی دو پہیوں کی نئی رجسٹریشن پر مجوزہ پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے، حالانکہ اسے شدید مخالفت کا سامنا ہے۔ واضح رہے کہ ۸/ مئی کو الیکٹرِیفکیشن کے اس لازمی حکم کو مینوفیکچررز اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کی جانب سے سخت مخالفت کا سامنا ہے، جن کا کہنا تھا کہ آبادی کے ایک بڑے طبقے کے لیے جو موٹر سائیکل خریدتا ہے، ذاتی نقل وحرکت کے متبادل موجود نہیں ہیں۔ جبکہ کئی لوگوں نے یہ بھی دلیل دی کہ ہندوستان کی بیٹری اور نایاب ارضی اجزاء کی سپلائی چین، جو ابھی تک درآمدات پر منحصر ہے اور بڑی حد تک چین پر انحصار کرتی ہے، اس بڑے پیمانے پر منتقلی کے لیے ابھی تیار نہیں ہے۔ ساتھ ہی صنعت کی اعلیٰ تنظیموں بشمول سوسائٹی آف انڈین آٹوموبائل مینوفیکچررز (ایس آئی اے ایم) نے بھی حکومت کو خط لکھا تھا کہ '' آئی سی ای گاڑیوں پر پابندی کا حکم نقصان دہ ہوگا، جو ممکنہ طور پر صارفین کی بہبود اور وسیع تر معاشی استحکام کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔'' واضح رہے کہ دہلی جو گزشتہ دہائی سے فضائی آلودگی سے دوچار ہے، اور اس مسئلے کے تدارک کیلئے متعدد اقدامات کئے ہیں۔ چونکہ فضائی آلودگی میں گاڑیوں سے خارج ہونے والا دھواں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے، لہٰذا حکومت کا الیکٹرک موٹر گاڑی کو فروغ دینے کا فیصلہ قابل تحسین ہوسکتا تھا، تاہم اس کے نفاذ سے قبل تمام متعلقین، جن میں صارف، بائیک اور اسکوٹر بنانے والی کمپنیاں شامل ہیں، کو اعتماد میں لینا چاہئے تھا۔ لیکن حکومت نے تمام مخالفت کی پرواہ کئے بغیر اپنے طور پر پیٹرول سے چلنے والی موٹر سائیکل کے رجسٹریشن کے خاتمے کا اعلان کر کے، چوطرفہ تنقیدیں مول لے لی ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ۱۲/سالہ غیر معمولی ترقی

اعتماد اور عوامی بہبود کی علامت ہے: پیوش گوئل

ممبئی: مرکزی وزیر پیوش گوئل نے جمعہ کو وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت کی کامیابیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 12 سالوں میں ''قابل ذکر ترقی، اعتماد اور عوامی بہبود'' کی عکاسی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت کے تحت تبدیلی صرف اعداد وشمار تک محدود نہیں تھی بلکہ پورے ملک کے شہریوں نے اسے محسوس کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے ''نیشن فرسٹ'' کے نقطہ نظر کے ساتھ حکومت کی ہے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ فلاحی اسکیمیں ''آخری میل'' کے مستحقین تک پہنچیں۔ ممبئی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، گوئل نے کہا، وزیر اعظم مودی کی قیادت میں، یہ 12 سال قابل ذکر ترقی، اعتماد اور عوامی بہبود کی کہانی سناتے ہیں۔ یہ صرف تعداد کے بارے میں نہیں ہے؛ ہندوستان کے لوگوں نے اس تبدیلی کو محسوس کیا ہے... وزیر اعظم کے طور پر مسلسل 12 سال تک اپنے عہدے پر منتخب ہوئے، انہوں نے نیشن فرسٹ کے منتر کے ساتھ کام کیا ہے۔ انہوں نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ اسکیموں کے فائدے شہریوں تک پہنچیں، یہاں تک کہ آخری دور تک پہنچتے ہوئے آج وزیر اعظم مودی نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ مقبول لیڈر ہیں۔ گوئل نے مزید کہا کہ پی ایم مودی اس وقت عالمی سطح پر سب سے زیادہ مقبول لیڈروں میں شامل ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ حالیہ برسوں میں ہندوستان کا بین الاقوامی قد نمایاں طور پر بلند ہوا ہے۔ وزیر اعظم کے حالیہ غیر ملکی دورے کا حوالہ دیتے ہوئے، گوئل نے کہا کہ G7 چوٹی کانفرنس کے نتائج اور دو طرفہ مصروفیات نے

ایک مضبوط پیغام دیا ہے کہ ہندوستان تیزی سے ترقی پذیر ملک کے طور پر ابھر رہا ہے جو عالمی انتشار کے درمیان بھی امن کی وکالت کرتا ہے۔ وزیر اعظم حال ہی میں فرانس کے دورے سے واپس آئے ہیں۔ ان کے دورے کی جھلکیوں میں G7 سربراہی اجلاس کے نتائج شامل ہیں، جس سے مختلف ممالک کے درمیان واضح پیغام موصول ہوا ہے۔ عالمی انتشار کے درمیان، ایک ایسا ملک ہے جو تیزی سے ترقی کر رہا ہے اور امن کا پیغام بھی پھیلا رہا ہے- وہ ملک ہے ہندوستان اور عالمی سطح پر، انہوں نے ہندوستان کا وقار بلند کیا ہے۔

اوڈیشہ سے خشک انڈے کے پاوڈر کی پہلی کھیپ آسٹریا برآمد کی گئی

یہ کھیپ ہندوستانی ویلیو ایڈڈ پولٹری مصنوعات کی بڑھتی ہوئی عالمی قبولیت کی عکاسی کرتی ہے

نئی دہلی: زرعی اور پراسیسڈ فوڈ پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (APEDA)، وزارت تجارت اور صنعت، حکومت ہند کے تحت، بالانگیر، اڈیشہ سے آسٹریا کو خشک انڈے کے پاؤڈر کی پہلی تجارتی برآمدی کھیپ کی سہولت فراہم کی گئی، جس نے ہندوستان سے زرعی اور پراسیس شدہ خوراک کی برآمدات کو فروغ دینے میں ایک اہم سنگ میل کا نشان لگایا۔ یہ کھیپ او وی او فارم پرائیویٹ لمیٹڈ نے برآمد کی تھی۔ یہ کھیپ ہندوستانی ویلیو ایڈڈ پولٹری مصنوعات کی بڑھتی ہوئی عالمی قبولیت کی عکاسی کرتی ہے اور پراسیس شدہ انڈے کی مصنوعات کی پریمیم بین الاقوامی منڈیوں میں برآمد کے لیے نئی راہیں کھولتی ہے۔ علاقائی انڈے کی قدر کی زنجیر کو مضبوط بنانے اور برآمدات کی قیادت میں ترقی کو فروغ دینے کے لیے، برآمد کنندہ نے 2025 میں بالانگیر میں ایک جدید ترین انڈے کی پروسیسنگ کی سہولت قائم کی۔ یہ سہولت خشک انڈے کی مصنوعات تیار کرتی ہے جو قومی اور بین الاقوامی فوڈ سیفٹی اور معیار کے معیارات کی تعمیل کرتی ہے۔ خشک پورے انڈے کا پاؤڈر فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری، بیکریوں، کنفیکشنری مینوفیکچرنگ اور فارماسیوٹیکل ایپلی کیشنز میں اس کی طویل شیلف لائف، نقل وحمل میں آسانی اور استعداد کی وجہ سے بڑے پیمانے پر استعمال ہوتا ہے۔ مائع انڈوں کو سپرے سے خشک کرنے کے ذریعے تیار کیا گیا، پروڈکٹ بین الاقوامی معیارات کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے کوالٹی کنٹرول کے سخت اقدامات سے گزرتی ہے۔ 6.22 میٹرک ٹن خشک انڈوں کے پاؤڈر پر مشتمل برآمدی کھیپ کو عملی طور پر اے پی ای ڈی اے کے چیئرمین، شری ابھیشیک دیو، آئی اے ایس نے جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس تقریب میں کمشنر کم سکریٹری، فشریز اینڈ اینیمل ریسورس ڈیولپمنٹ (ایف اینڈ اے آر ڈی) محکمہ، حکومت اوڈیشہ، شری پریم چند، آئی اے ایس، اور کلکٹر اور ضلع مجسٹریٹ، بالانگیر، شری گوروشیواجی اسلوار، آئی اے ایس نے شرکت کی۔ ایکسپورٹ کرنے والی کمپنی کے نمائندوں، اپیڈا کے سینئر حکام اور دیگر اسٹیک ہولڈرز نے بھی پروگرام میں شرکت کی۔ اے پی ای ڈی اے نے برآمد کنندگان کو اپنی مالی اعانت کی اسکیموں کے ذریعے مدد فراہم کی ہے جس کا مقصد پروسینگ انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانا، فوڈ سیفٹی اور کوالٹی مینجمنٹ سسٹم کو اپنانے کو فروغ دینا اور لیبارٹری ٹیسٹنگ کی صلاحیتوں کو بڑھانا ہے۔ یہ مداخلتیں برآمدی مسابقت کو بہتر بنانے اور ہندوستانی برآمد کنندگان کو عالمی منڈیوں کی سخت ضروریات کو پورا کرنے کے قابل بنانے میں مدد کرتی ہیں۔ آسٹریا اور کئی دیگر یورپی ممالک خوراک اور صنعتی استعمال کے لیے انڈے کا پاؤڈر درآمد کرتے ہیں۔ اس کنسائنمنٹ کی کامیاب برآمد یورپی یونین میں ہندوستانی پراسیسڈ فوڈ مصنوعات کی بڑھتی ہوئی مانگ کو اجاگر کرتی ہے اور اعلیٰ معیار کی زرعی اور غذائی مصنوعات کے قابل بھروسہ سپلائر کے طور پر ہندوستان کی پوزیشن کو مضبوط کرتی ہے۔ توقع ہے کہ برآمد سے پولٹری پروسیسنگ میں مزید سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوگی، اڈیشہ کے زرعی پروسیسنگ ماحولیاتی نظام کو تقویت ملے گی۔

۱۲/ویں بین الاقوامی یوگا ڈے سے پہلے دنیا بھر میں بھارتی مشن تیار

بیجنگ: 12 ویں بین الاقوامی یوگا ڈے کی الٹی گنتی شروع ہونے کے ساتھ ہی دنیا بھر میں ہندوستانی سفارت خانے اور مشن تقریبات کا انعقاد کر رہے ہیں، جس میں عالمی سطح پر ہزاروں پریکٹیشنرز اور شائقین شامل ہیں۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، چین میں ہندوستانی سفارت خانے نے بیجنگ میں جشن کی جھلکیں شیئر کیں جہاں بہت سارے لوگوں نے یوگا سیشن میں سرگرمی سے حصہ لیا۔'' چٹائیاں پھیلی ہوئی ہیں، حرکت میں ہے، توجہ مرکوز ہے- بیجنگ میں یوگا کے 12 ویں بین الاقوامی دن کی تقریبات سے مزید جھلکیاں، جس کا اہتمام ہندوستان کے سفارت خانے نے کیا ہے۔ اسی دوران، جاپان میں ہندوستانی سفارت خانے نے کہا کہ وہ اتوار کو سوکچی ہونگن- جی مندر میں تقریبات کا انعقاد کرے گا اور لوگوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی دعوت دے گا۔ عمان میں، سفیر پرشانت پیس نے ہندوستانی برادری کے ارکان اور ہندوستان کے دوستوں کو یوگا ڈے کی تقریبات میں مدعو کیا جو کہ کل سفارت خانے میں منعقد ہوگا، اس سے قبل نیپال میں ہندوستانی سفارت خانے نے لومبینی ڈیولپمنٹ ٹرسٹ، بی پی کوئرالا انڈیا نیپال فاؤنڈیشن کے ساتھ مل کر یوگا ڈے کی تقریب کا اہتمام کیا، جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ ہندوستان میں، نئی دہلی میں روسی سفارت خانے نے اتوار کو یوگا کے عالمی دن کی تقریبات سے پہلے یوگا پر ایک سیشن کی میزبانی کی، جس میں ایک سینئر سفارت کار نے بتایا کہ کس طرح اس قدیم مشق کو پورے روس میں بے پناہ مقبولیت ملی ہے۔ 27 ستمبر 2014 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے صحت کے ایک ایسے دور کا آغاز ہوا، جس میں علاج کی بجائے روک تھام پر توجہ دی گئی۔ 2015 میں اپنے پہلے ایڈیشن کے بعد سے، ہندوستان نے ریاستی حکومتوں، بیرون ملک ہندوستانی مشنوں اور اقوام متحدہ کی ایجنسیوں کے فعال تعاون کے ساتھ، وزارت آیوش کے زیر اہتمام عالمی سطح پر جشن کی قیادت کی ہے۔

وزیر خزانہ سیتارمن نے میگھالیہ میں

۵۹/کروڑ روپے کے سڑک پروجیکٹ کا افتتاح کیا

شیلانگ: مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے ہفتہ کو میگھالیہ کے مغربی جینتیا ہلز ضلع میں جوائی۔ نارتیانگ۔ کیڈیا پ۔ کھنڈولی (جے این کے کے (روڈ کا افتتاح کیا اور طلباء، کھلاڑیوں اور مقامی باشندوں کے ساتھ بات چیت کی، جس میں شمال کے نوجوانوں کے لیے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے اور مواقع پیدا کرنے کے لیے مرکز کے عزم کو اجاگر کی۔ 59 کروڑ روپے سے زیادہ کی تخمینہ لاگت سے نیو ڈیولپمنٹ بینک کے فنڈنگ سپورٹ سے تعمیر کیے گئے اس روڈ پروجیکٹ کا واہیجر فٹبال اسٹیڈیم میں منعقدہ ایک تقریب میں افتتاح کیا گیا۔ بہتر سڑکوں کے نیٹ ورک سے پورے خطے میں رابطے میں نمایاں اضافہ، بازاروں اور ضروری خدمات تک رسائی کو آسان بنانے اور ضلع میں اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دینے کی توقع ہے۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر خزانہ سیتارمن نے کہا کہ معیاری بنیادی ڈھانچہ ترقی کو تیز کرنے اور اس بات کو یقینی بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے کہ ترقی کے فوائد ملک کے دور دراز اور سرحدی علاقوں تک پہنچیں۔ انہوں نے کہا کہ بہتر روابط سے معاش پیدا کرنے اور خطے میں مجموعی سماجی واقتصادی ترقی میں مدد ملے گی۔ وزیر خزانہ نے کیانگ نانگبہ گورنمنٹ کالج، جوائی کے طلباء کے ساتھ ایک انٹرایکٹو سیشن بھی کیا۔ بحث کے دوران طلباء نے اعلیٰ تعلیم، روزگار کے مواقع، انٹرپرینیورشپ، مالیاتی خواندگی، ٹیکنالوجی اور قوم کی تعمیر سے متعلق مسائل کو اٹھایا۔

بھارتی سفیر نے ڈھاکہ میں

شمال مشرقی خطہ اب عالمی نشانات کا گھر ہے: سیتارمن

نئی دہلی: وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے ہفتہ کو کہا کہ شمال مشرقی خطہ اب عالمی نشانات کا گھر ہے، جو پائیدار اور جامع ترقی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزیر خزانہ سیتارمن نے کہا کہ اشٹ لکشمی مضبوطی سے عالمی نقشے پر ہے دنیا کی پہلی 100 فیصد نامیاتی ریاست سے لے کر دنیا کی سب سے لمبی دو لین والی سرنگ اور سب سے اونچے گرڈر ریل پل تک۔ تجارت اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے بھی کہا کہ شمال مشرقی خطہ کی آٹھ ریاستیں کبھی ترقی کے مرکزی دھارے سے بہت دور تھیں۔ وزیر نے ایکس پر پوسٹ کیا،''آج، وہ ہندوستان کے ترقی کے انجن کے طور پر ابھر رہے ہیں، جو خوشحالی، طاقت اور امکانات سے بھرے ہوئے ہیں۔''پچھلے 12 سالوں میں، شمال مشرق نے اپنے ترقیاتی منظر نامے میں ایک قابل ذکر تبدیلی دیکھی ہے۔ یہ تبدیلی پائیدار پالیسی سپورٹ، بنیادی ڈھانچے کی توسیع، اور جامع ترقیاتی اقدامات کے ذریعے کارفرما ہے۔ بہتر سڑک، ریل، ہوائی، اور ڈیجیٹل رابطے نے جغرافیائی تنہائی کو کم کیا ہے۔ انہوں نے علاقائی انضمام اور اقتصادی رسائی کو بھی مضبوط کیا ہے۔ ایک ہی وقت میں، پانی، صفائی، رہائش، صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم تک رسائی میں بڑے فوائد نے معیار زندگی کو بہتر بنایا ہے۔ ایک سرکاری حقائق نامہ کے مطابق، یہ بہتری شہری اور دیہی دونوں برادریوں میں نظر آتی ہے۔ یہ خطہ ہندوستان کی صاف توانائی کی منتقلی اور ایکٹ ایسٹ ویژن کے ایک اہم ستون کے طور پر بھی ابھرا ہے۔ اس تبدیلی کو پن بجلی، گیس کے بنیادی ڈھانچے، اور سرحد پار کنیکٹیویٹی میں سرمایہ کاری سے مدد

ملی ہے۔ یہ کوششیں ایک ساتھ مل کر اشٹلکشمی کو وکٹس بھارت کے اندر پائیدار اور جامع ترقی کے ماڈل کے طور پر پیش کرتی ہے۔ 2014 سے مسلسل پالیسی سپورٹ کی رہنمائی میں، یہ سفر ایک واضح اور متوازن وژن کی عکاسی کرتا ہے۔ ترقی ماحولیاتی حساسیت، وسائل کی کارکردگی، اور طویل مدتی پائیداری کے ساتھ مطابقت رکھتی ہے۔ شمال مشرق مستقل طور پر اپنے آپ کو مواقع اور مشغولیت کے لیے ایک گیٹ وے کے طور پر کھڑا کر رہا ہے۔ اشٹ لکشمی آج ایک ایسے خطے کی عکاسی کرتی ہے جو زیادہ مربوط، زیادہ لچکدار اور مستقبل کے لیے بہتر طور پر تیار ہے۔

میسحائے ملت ڈاکٹر سید احمد خان کی نئی کلینک میں علمی وادبی نشست

ڈاکٹر وصی الحق وصی نے اپنی تازہ تصانیف پیش کیں، معروف صحافی سہیل انجم بھی شریک ملاقات رہے

نئی دہلی: مسیحائے ملت، مجاہدِ اردو اور سماجی خدمت کے میدان کی ممتاز شخصیت ڈاکٹر سید احمد خان کی نئی کلینک میں ایک خوشگوار، علمی اور ادبی نشست منعقد ہوئی، جس میں ادب، صحافت اور سماجی خدمت سے وابستہ شخصیات نے شرکت کی۔ ڈاکٹر سید احمد خان عرصۂ دراز سے طب، خدمتِ خلق، ملی وسماجی سرگرمیوں اور اردو زبان وادب کی سرپرستی کے حوالے سے ایک معتبر نام ہیں، اور ان کی نئی کلینک اسی خدمت گارانہ مشن کا تسلسل سمجھی جارہی ہے۔ اس موقع پر قطر سے تشریف لائے معروف شاعر، افسانہ نگار اور ادبی شخصیت ڈاکٹر وصی الحق وصی بھی موجود تھے، جبکہ معروف صحافی سہیل انجم کی شرکت نے اس نشست کو مزید اہمیت اور وقار عطا کیا۔ ملاقات کے دوران ڈاکٹر وصی الحق وصی نے ڈاکٹر سید احمد خان کی خدمت میں اپنی دو تازہ تصانیف ''خواب منزل'' (دیوانِ وصی) اور ''ٹوٹتی سانسوں کے درمیان'' (افسانوی مجموعہ) پیش کیں۔ یہ ادبی پیش کش نہ صرف باہمی محبت واحترام کا اظہار تھی بلکہ اردو ادب سے وابستہ شخصیات کے مابین فکری وتہذیبی رشتوں کی مضبوطی کی بھی ایک خوبصورت علامت ثابت ہوئی۔ اس موقع پر ڈاکٹر سید احمد خان نے بھی اپنے اوپر عبدالحی کی مرتب کردہ کتاب ''سید کام کرتا ہے'' ڈاکٹر وصی الحق وصی کو پیش کی۔ یہ کتاب ڈاکٹر سید احمد خان کی ہمہ جہت شخصیت، طبی خدمات، سماجی وابستگی، ملی دردمندی اور اردو دوستی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ چند روز قبل نئی دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب میں اس کتاب کی شاندار تقریب اجرا منعقد ہوئی تھی، جس میں علمی، ادبی، صحافتی اور سماجی حلقوں کی ممتاز شخصیات نے شرکت کی اور کتاب کو خوب سراہا گیا۔ ملاقات کے دوران ڈاکٹر سید احمد خان کی ملی، سماجی اور انسانی خدمات پر بھی گفتگو ہوئی۔ شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ ڈاکٹر سید احمد خان نے طب کو محض پیشہ نہیں بلکہ خدمتِ انسانیت کا موثر ذریعہ بنایا، اور یہی وصف انہیں عوام کے درمیان ایک خاص مقام عطا کرتا ہے۔ اردو زبان وادب سے ان کی وابستگی، اہلِ قلم اور اہلِ علم کی سرپرستی، اور دکھی انسانیت کے لیے ان کا جذبۂ خدمت انہیں واقعی ایک منفرد اور باوقار شخصیت کے طور پر نمایاں کرتا ہے۔ یہ ملاقات علم وادب، صحافت، طب اور خدمتِ خلق کے حسین امتزاج کی ایک خوبصورت مثال بن کر سامنے آئی۔

آیوش کی وزارت نے شہریوں کو یوگا کے ۱۲/ویں بین الاقوامی دن ۲۰۲۶/ کی ملک گیر تقریبات میں شرکت کی دعوت دی

نئی دہلی: جیسا کہ قوم 21 جون کو یوگا کا 12 واں بین الاقوامی دن 2026 منانے کی تیاری کر رہی ہے، آیوش کی وزارت نے ملک بھر کے شہریوں کو بڑی تعداد میں شرکت کرنے اور صحت، ہم آہنگی اور ہندوستان کی لازوال یوگا روایت کے اس تاریخی جشن کا حصہ بننے کی دعوت دی ہے۔ مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج)، آیوش کی وزارت اور صحت اور خاندانی بہبود کے وزیر مملکت جناب پرتاپ راؤ جادھو نے کہا، 2026 کے بین الاقوامی یوم یوگا کی مرکزی تقریب 21 جون کو کولکتہ کے تاریخی ریڈ روڈ پر وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں منعقد کی جائے گی۔ اس موقع پر، پوری قوم مشترکہ یوگا پروٹوکول کی مشق کرنے کے لیے اکٹھی ہوگی اور ہندوستان کے مشترکہ یوگا پروٹوکول کے پیغام کو دنیا کے ساتھ شیئر کرے گی۔ شہریوں سے وسیع پیمانے پر شرکت کی اپیل کرتے ہوئے، جناب جادھو نے مزید روشنی ڈالی، اس سال، وزارت ثقافت ملک بھر میں 100 مشہور مقامات پر خصوصی یوگا ڈے 2026 کی تقریبات کا بھی اہتمام کر رہی ہے، جس میں ہندوستان کے بھرپور ثقافتی ورثے، تاریخی نشانات اور یوگا کی لازوال روایت کو ایک ساتھ لایا جارہا ہے۔ یوگا کے عالمی دن 2026 کو ایک یادگار اور کامیاب جشن بنانے کے لیے شرکت۔ اس سال، ثقافت کی وزارت کے تحت آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا، ہندوستان بھر میں 100 مشہور مقامات پر یوگا ڈے 2026 کی تقریبات کا اہتمام کر رہا ہے، جو ہندوستان کے شاندار تہذیبی ورثے، تاریخی یادگاروں اور یوگا کی قدیم روایت کے درمیان منفرد تعلق کو اجاگر کرتا ہے۔

ہندو تنظیم کی شکایت کے بعد بہرائچ کے آستانہ پنچ پیر کی قانونی حیثیت پر سوال

محکمہ ریلوے نے خادم کو نوٹس جاری کر کے چار نکات پر ۱۵/دنوں میں جواب طلب کیا۔

اترپردیش میں مساجد ومزارات کے تعلق سے روز افزوں کارروائیوں کے درمیان اب بہرائچ ریلوے کالونی کے نزدیک واقع آستانہ حضرت پنچ پیر رحمۃ اللہ علیہ کے خادم کو نوٹس دے کر محکمہ ریلوے نے مزار کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھاتے ہوئے نے چار نکات پر ۱۵/دنوں میں جواب طلب کیا ہے۔ اگر مقررہ وقت میں جواب نہیں دیا گیا تو ریلوے انتظامیہ کی جانب سے مزار کو ہٹانے کی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ مزار کے خادم کا کہنا ہے کہ یہ آستانہ ۱۹۳۵ء سے قائم ہے اور اس کی جانکاری محکمہ ریلوے کو بھی ہے۔ تفصیلات کے مطابق، بہرائچ ریلوے اسٹیشن کے احاطے میں کالونی کے نزدیک پانی کی ٹنکی کے پاس آستانہ حضرت پنچ پیر رحمۃ اللہ علیہ واقع ہے جہاں بلاتفریق مذہب وملت عقیدت مند حاضری دے کر نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔ یہاں ہر سال عرس کی تقریبات بھی منعقد ہوتی ہیں۔ عقیدت مندوں کی آستانہ عالیہ پر بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھتے ہوئے ہندو تنظیم سے وابستہ افراد نے محکمہ ریلوے کے افسروں سے شکایت کر کے مسافروں کی حفاظت کا حوالہ دیتے ہوئے مزار کو ہٹانے کا مطالبہ کیا تھا جس کے تناظر میں شمال مشرقی ریلوے، بہرائچ کے سیکشن انجینئر نیرج کمار نے مزار کے خادم سلیم احمد کو نوٹس جاری کیا ہے۔ جاری کردہ نوٹس میں وقف بورڈ میں رجسٹریشن کے دستاویزات پیش کرنے، مزار کے قیام سے متعلق کاغذات دکھانے، خادم کی حیثیت سے تقرری کا خط دینے اور وقف کمیٹی کی تشکیل سے متعلق تفصیلات فراہم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ۱۲/جون کو جاری نوٹس خادم سلیم احمد کو موصول بھی ہو چکا ہے۔ اگر جواب نہیں دیا گیا تو مزار کو غیر قانونی قرار دے کر کارروائی کی جاسکتی ہے۔ مزار کے خادم، شہر کے محلہ بخشی پورہ چاند ماری کے رہائشی سلیم احمد کا کہنا ہے کہ یہ مزار ۱۹۳۵ء میں قائم تعمیر کیا گیا تھا اور اس کا ریکارڈ ریلوے کے پاس بھی موجود ہے۔ یہاں پر بلاتفریق مذہب وملت عقیدت مند آتے ہیں۔ کبھی کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوا ہے۔ ذرائع کی مانیں تو آر ٹی آئی کے تحت مانگی گئی اطلاعات میں محکمہ ریلوے نے بھی اس بات کو قبول کیا ہے کہ یہ آستانہ ملک کی آزادی سے پہلے سے قائم ہے۔

یوپی: این ای ای ٹی کے امیدوار، ۱۷/، نے دوبارہ امتحان سے پہلے خودکشی کرلی

لکھنؤ: سوہانی یادو 17 سالہ این ای ای ٹی۔ یو جی کے دوبارہ امتحان سے کچھ دن پہلے اپنے لکھنؤ کے گھر پر لٹکتی ہوئی پائی گئی۔ اہل خانہ نے پولیس کو بتایا کہ وہ امتحان کی منسوخی کے بعد ذہنی دباؤ میں تھی۔ ایک 17 سالہ این ای ای ٹی کے امیدوار نے یہاں مبینہ طور پر خودکشی کر لی، پولیس نے جمعہ 19 جون کو بتایا۔ متوفی، جس کی شناخت سوہانی یادو کے طور پر ہوئی ہے، نے 21 جون کو ہونے والے این ای ای ٹی کے دوبارہ امتحان سے پہلے منگل کو انتہائی قدم اٹھایا۔ بازار کھالا پولیس اسٹیشن کے اسٹیشن ہاؤس آفیسر برجیش سنگھ نے بتایا کہ لڑکی اپنے گھر میں پنکھے سے لٹکی ہوئی پائی گئی، انہوں نے مزید کہا کہ کوئی خودکشی نوٹ برآمد نہیں ہوا۔ متوفی کے اہل خانہ نے پولیس کو بتایا کہ اس نے 3 مئی کو ہونے والے ین ای ای ٹی۔ یو جی امتحان میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا، جسے منسوخ کر دیا گیا تھا، اور وہ اس کے پاس ہونے کی امید رکھتی تھی۔

بھارت اور جمہوریہ کوریا نے پبلک ایڈ منسٹریشن اور

ڈیجیٹل گورننس میں تعاون کو گہرا کرنے کے عزم کا اعادہ کیا

نئی دہلی: جمہوریہ کوریا کے وزیر داخلہ اور حفاظت، یون ہو جنگ، جو اس وقت ہندوستان کے دورے پر ہیں، نے آج مرکزی وزیرمملکت (آزادانہ چارج) برائے عملہ، عوامی شکایات اور پنشن، ڈاکٹر جتیندر سنگھ سے ملاقات کی، اور ہندستان اور جمہوریہ کوریا کے درمیان ڈیجیٹل گورننس، ای گورنمنٹ، عوامی خدمات کی فراہمی کی صلاحیت کی تعمیر کے شعبوں میں ممکنہ تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں رہنماؤں نے متعلقہ وفود کے ہمراہ ایک گھنٹے سے زائد عرصے تک دوطرفہ بات چیت کی۔ کوریائی وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے نوٹ کیا کہ ہندوستان اور جمہوریہ کوریا مشترکہ جمہوری اقدار، اختراع، اور اچھی حکمرانی کے عزم پر قائم ایک خصوصی اسٹریٹجک پارٹنرشپ کا اشتراک کرتے ہیں۔ انہوں نے مشترکہ سٹریٹجک وژن سٹیٹمنٹ کا حوالہ دیا جب اس سال اپریل میں جمہوریہ کوریا کے صدر لی جے میونگ نے ہندوستان کا دورہ کیا اور وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی۔ وزیر موصوف نے پی ایم نریندر مودی کی قیادت میں ڈیجیٹل گورننس، عوامی خدمات کی فراہمی اور شکایات کے ازالے کے طریقہ کار میں ہندوستان کی نمایاں پیش رفت کو اجاگر کیا۔ مرکزی وزیر نے کہا، ہندوستان اور کوریا دونوں مشترکہ اقدار، وراثت اور قانون کی حکمرانی کے عزم کے ساتھ متحرک جمہوریت ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ہم دو بڑی ایشیائی معیشتیں ہیں جو ایک خصوصی اسٹریٹجک پارٹنر شپ کا اشتراک کرتے ہیں جو کہ تاریخی اور مستقبل کے حوالے سے ہے۔ اس بات کو اجاگر کرتے ہوئے کہ دونوں ممالک ایودھیا کی راجکماری سوریتنا اور اس وقت کے گیا کی کنفیڈریسی کے بادشاہ سورو کے درمیان ازدواجی تعلق کے تاریخی رشتوں سے جڑے ہوئے ہیں، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے زور دیا کہ دونوں ممالک میں مضبوط رشتوں کی اب بھی زبردست گونج ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کوریا۔ ہندوستان پارلیمانی دوستی گروپ کے چیئرمین کے طور پر ہندوستان-کوریا تعلقات کو مضبوط بنانے کے لئے دورہ کرنے والے وزیر کے تعاون کی تعریف کی، اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ یہ دورہ دوطرفہ شراکت کو مزید گہرا کرے گا۔ وزیر نے صدر لی جے میونگ کے حالیہ دورے کے بارے میں بھی بات کی جس کے نتیجے میں اہم شعبوں بشمول تجارت اور سرمایہ کاری، بندرگاہوں اور بحری امور، ڈیجیٹل اور فن ٹیک، سائنس و ٹیکنالوجی، ثقافت، کھیل وغیرہ میں مستقبل کے حوالے سے نتائج سامنے آئے ہیں۔

ایس آئی آر: راجستھان میں بی ایل اوز کا اہم کردار: گیانیش کمار

جے پور: چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار نے کہا کہ 12 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں ایس آئی آر کے دوران راجستھان کو پہلی پوزیشن دلانے میں بوتھ سطحی افسران (بی ایل اوز) کا اہم کردار رہا ہے۔ جے پور میں منعقدہ بی ایل او مکالمہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بی ایل اوز ملک کے جمہوری نظام کی بنیاد ہیں اور الیکشن کمیشن اور ووٹروں کے درمیان ایک مضبوط پل کا کام کرتے ہیں۔ انہوں نے ایس آئی آر مہم کی کامیابی پر بی ایل اوز کی ستائش کرتے ہوئے اضافی اعزازیہ فراہم کرنے پر ریاستی حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر راجستھان کے چیف الیکٹورل آفیسر نوین مہاجن نے کہا کہ بی ایل اوز کی محنت کی بدولت ریاست نے مقررہ وقت سے سات دن پہلے ہی ایس آئی آر کا کام مکمل کر لیا۔ قابل ذکر ہے کہ راجستھان نے ایس آئی آر کے مختلف مراحل میں ملک بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ ریاست میں 52 ہزار 490 بی ایل اوز کی کوششوں سے 5.48 کروڑ ووٹروں کے لیے یہ عمل کامیابی کے ساتھ وقت سے پہلے مکمل کیا گیا، جبکہ حتمی ووٹر فہرست میں ووٹروں کی تعداد 5.17 کروڑ درج کی گئی۔

بین الاقوامی یوگا ڈے کیلئے ملک بھر میں تیاریاں

نئی دہلی: بین الاقوامی یوم یوگا 2026 کی تیاریاں ملک بھر میں عروج پر پہنچ چکی ہیں۔ عالمی تقریب کے پیش نظر مختلف ریاستوں میں بڑے پیمانے پر کاؤنٹ ڈاؤن پروگرام اور منفرد یوگا سیشنز کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ ہزاروں یوگا شائقین، ماہرین اور شہری مختلف ریاستوں میں ایک ساتھ مل کر 21 جون (اتوار) کو ہونے والے مرکزی پروگرام کے لیے پُرجوش ماحول پیدا کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق سال 2026 بین الاقوامی یوم یوگا کا 12 واں سال ہے۔ اس سال کا موضوع "صحت مند بڑھاپے کے لیے یوگا" رکھا گیا ہے، جس کا مقصد یہ اجاگر کرنا ہے کہ یوگا ہر عمر کے افراد کے لیے مفید ہے اور صحت مند بڑھاپے، فعال طرز زندگی، خودمختاری اور سماجی سرگرمیوں میں شمولیت کے لیے ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہو سکتا ہے۔ تلنگانہ میں مرکزی وزیر برائے کوئلہ و کانکنی جی کشن ریڈی کی قیادت میں حیدرآباد کے پریڈ گراؤنڈز میں ایک عظیم الشان 24 گھنٹے کا کاؤنٹ ڈاؤن پروگرام منعقد کیا گیا، جس میں گورنر شیو پرتاپ شکلا نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ دوسری جانب مغربی بنگال میں کولکتہ کے ریڈ روڈ پر بین الاقوامی یوم یوگا کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔ 12 ویں بین الاقوامی یوم یوگا کا جوش و خروش جموں و کشمیر میں بھی دیکھنے کو ملا، جہاں ضلع رام بن انتظامیہ نے ڈپٹی کمشنر محمد الیاس خان کی قیادت میں سنا سر میں ایک عظیم الشان میگا یوگا سیشن کا انعقاد کیا۔ اسی طرح سری نگر میں واٹر اسپورٹس سے وابستہ کھلاڑیوں نے نگھری بل جھیل میں منفرد فلوٹنگ یوگا (پانی پر یوگا) کا مظاہرہ کیا، جو عالمی تقریبات سے قبل ایک خصوصی پیشکش تھی۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے بین الاقوامی یوم یوگا سے ایک دن قبل لکھنؤ کے کے ڈی سنگھ بابو اسٹیڈیم میں منعقدہ ایک بڑے یوگا کیمپ میں شرکت کی۔ اے این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے برجیش پاٹھک نے کہا کہ بین الاقوامی یوم یوگا کے موقع پر لکھنؤ کے بڑی تعداد میں لوگ کے ڈی سنگھ بابو اسٹیڈیم میں جمع ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی اپیل پر لوگ پورے ملک کو یوگا کرنے اور صحت مند رہنے کا پیغام دے رہے ہیں۔ یوگا ذہن اور روح دونوں کو پاکیزگی بخشتا ہے اور جسم کو صحت مند بناتا ہے۔ میں ملک کے عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ ہر شخص یوگا کو اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔ جمعہ کے روز گوا کے وزیر اعلیٰ پرمود ساونت نے سنیوگ آئی ایس ایم یوگا سمٹ 2026 کا افتتاح کیا، جس کا انعقاد گوا کونسل آف آیورویدک اینڈ اور الائیڈ انڈین سسٹمز آف میڈیسن نے محکمہ آیوش کے اشتراک سے "صحت مند بڑھاپے کے لیے یوگا" کے موضوع پر کیا۔ ہر سال 21 جون کو منایا جانے والا بین الاقوامی یوم یوگا ہندوستان کی نرم سفارت کاری کا ایک اہم ستون سمجھا جاتا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی تجویز پر 2014 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی منظوری کے بعد یہ دن ایک عالمی تحریک کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

آرٹیکل ۳۷۰ کی منسوخی سے

جموں وکشمیر میں ذہنیت میں تبدیلی آئی: جتیندر سنگھ

نئی دہلی: مرکزی سائنس اور ٹکنالوجی کے وزیر جتیندر سنگھ نے کہا ہے کہ آرٹیکل 370 کی منسوخی سے جموں وکشمیر میں ذہنیت میں تبدیلی آئی ہے اور انہوں نے نوٹ کیا کہ چھوٹے شہروں کے نوجوان مسابقتی امتحانات سمیت امتحانات میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ایک خصوصی انٹرویو میں، مرکزی وزیر نے کہا کہ میرے خیال میں ایک سب سے بڑی اور اہم تبدیلی یہ ہے کہ ذہنیت میں تبدیلی۔ آج چھوٹے شہروں کے بچے امتحانات میں ٹاپ کر رہے ہیں۔ یہ خواہش مندی میں اضافہ ہوا، اور انھوں نے اپنائیت کا احساس محسوس کیا، جو پہلے نہیں تھا، آرٹیکل 370 کی وجہ سے، وہ خود کو الگ سمجھتے تھے، اور جو لوگ باہر کے تھے، وہ بھی انھیں مختلف سمجھتے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "بیٹیوں کا اپنی جائیداد پر حق نہیں تھا، اور پاکستان سے آنے والے لوگوں کو ووٹ دینے کا حق نہیں تھا۔ اب وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ بھی ہندوستان کے برابر کے شہری ہیں۔" مرکز میں بی جے پی کی زیر قیادت حکومت نے اگست 2019 میں جموں اور کشمیر سے آرٹیکل 370 کو منسوخ کر دیا اور اسے دو مرکزی زیر انتظام علاقوں - جموں وکشمیر اور لداخ میں تقسیم کر دیا۔ ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے، جتیندر سنگھ نے پاکستان کے زیر قبضہ جموں وکشمیر (پی او جے کے) پر حکومت کے مضبوط موقف کی بھی توثیق کی اور کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی واحد لیڈر ہیں جو خطے کے ملک میں دوبارہ انضمام کے باقی مسئلہ" سے نمٹنے کے قابل ہیں۔ مرکزی وزیر نے 1994 میں منظور ہونے والی متفقہ پارلیمانی قرارداد کی اہمیت پر روشنی ڈالی، جس نے اعلان کیا کہ جموں، کشمیر اور لداخ کا پورا حصہ ہندوستان کا اٹوٹ حصہ ہے، اور اس میں بی جے پی کی مثبت شرکت کو اجاگر کیا۔ پاکستان کے زیر قبضہ علاقوں میں لوگوں کی حالت زار کا ذکر کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا کہ پاک مقبوضہ جموں وکشمیر کے رہائشیوں کے ساتھ اسلام آباد نے طویل عرصے سے دوسرے درجے کے شہری" جیسا سلوک کیا ہے۔ اسلام آباد نے پاک مقبوضہ جموں وکشمیر کے لوگوں کے ساتھ ہمیشہ دوسرے درجے کے شہریوں جیسا سلوک کیا ہے۔ 1994 میں پارلیمنٹ میں ایک قرارداد منظور کی گئی تھی اور بی جے پی نے اس کی حمایت کی تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کوئی مسئلہ نہیں ہے، اگر کوئی باقی ہے تو وہ پاک مقبوضہ جموں وکشمیر ہے اور اسے دوبارہ ہندوستانی جمہوریہ کا حصہ کیسے بنایا جائے۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو صرف وزیر اعظم مودی کے پاس ایسا کرنے کی صلاحیت ہے، یہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔

ہندوستان اور جرمنی نے توانائی کی

سلامتی اور پائیدار ترقی کیلئے شراکت داری کو مضبوط کیا

نئی دہلی: سبز اور پائیدار ترقی کے لیے ہند-جرمن پارٹنرشپ (GSDP) نے نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت کے ساتھ شراکت میں جی ایس ڈی پی بات چیت کی سیریز کے دسویں ایڈیشن کی میزبانی کی جس کی تھیم قابل تجدید توانائی کے ذریعے توانائی کی حفاظت تھی۔ ایک سرکاری ریلیز کے مطابق، اعلیٰ سطحی پینل مباحثے میں نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت کے سینئر نمائندوں، صنعت کے رہنماؤں، تھنک ٹینکس، نجی شعبے کے کھلاڑیوں اور قابل تجدید توانائی کے ماہرین کو اس بات پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے اکٹھا کیا گیا کہ ہندوستان اپنی قابل تجدید توانائی کی منتقلی کو کس طرح تیز کر سکتا ہے اور یہ دریافت کرنے کے لیے کہ قابل تجدید توانائی ہندوستانی معیشت کی لچک کو فوسلف قیمت کے جھٹکے کے خلاف کیسے مضبوط کر سکتی ہے۔ اپنے افتتاحی خطاب میں، ہندوستان میں جرمنی کے سفیر ڈاکٹر فلپ ایکرمین نے کہا، قابل تجدید توانائی اب صرف آب و ہوا کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ایک اقتصادی اور اسٹریٹجک ضرورت بھی ہے۔ ہندوستان اور جرمنی درآمد شدہ جیواشم ایندھن پر انحصار کم کرنے اور توانائی کی خودمختاری کو بڑھانے کے مشترکہ چیلنج میں شریک ہیں۔ قابل تجدید ذرائع آب و ہوا کی کارروائی، اقتصادی مواقع اور توانائی کی حفاظت کی ایک طاقتور تثلیث تخلیق کرتے ہیں۔ ہندوستان نے قابل تجدید توانائی کی تعیناتی میں اہم پیش رفت کی ہے، قابل تجدید ذرائع اب بجلی کی پیداوار میں تقریباً 26 فیصد حصہ ڈال رہے ہیں۔ جی ایس ڈی پی شراکت خاص طور پر اہم ہے کیونکہ ہندوستان اور جرمنی کے سفارتی تعلقات کے 75 سال مکمل ہو رہے ہیں۔ بھارت اور جرمنی سفارتی تعلقات کے 75 سال مکمل کر رہے ہیں۔ ریلیز میں کہا گیا کہ دیرینہ دوطرفہ ترقیاتی تعاون موسمیاتی عمل اور پائیدار ترقی سے نمٹنے کے لیے ایک شراکت داری میں تبدیل ہوا ہے۔ دونوں ممالک قابل تجدید توانائی (تعینات اور مینوفیکچرنگ، بیٹری اسٹوریج، گرڈ انٹیگریشن (توانائی کی کارکردگی اور مشکل سے کم کرنے والے شعبوں کی منتقلی، سبز شہری نقل و حرکت، حیاتیاتی تنوع، موسمیاتی تبدیلیوں میں تخفیف اور موافقت، پائیدار شہری ترقی اور پیشہ ورانہ تعلیم جیسے شعبوں پر مل کر کام کر رہے ہیں۔

بھارت کو ایف اے ٹی ایف میں بڑی کامیابی، ویویک اگروال نائب صدر منتخب

نئی دہلی: بھارت کو عالمی سطح پر مالی جرائم اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے خلاف جاری کوششوں میں ایک اہم سفارتی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ بھارتی حکومت کے سینئر افسر ویویک اگروال کو فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (FATF) کا نائب صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔ بھارتی وزارت خارجہ نے اس تقرری کو "بھارت کے لیے بڑی کامیابی" قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ عالمی سطح پر دہشت گردی کی مالی معاونت اور غیر قانونی مالیاتی نیٹ ورکس کے خلاف بھارت کے کردار پر بڑھتے ہوئے اعتماد کی عکاسی کرتی ہے۔ ایف اے ٹی ایف کے پیرس میں منعقدہ اجلاس میں ویویک اگروال کو جولائی 2026 سے جون 2027 تک کے لیے نائب صدر مقرر کیا گیا۔ ایف اے ٹی ایف نے اپنے باضابطہ اعلامیے میں بھی ان کی تقرری کی تصدیق کی ہے۔ ویویک اگروال اس وقت بھارتی وزارت ثقافت میں سیکریٹری کے عہدے پر فائز ہیں۔ وہ اس سے قبل بھارت کے ایف اے ٹی ایف وفد کی قیادت کر چکے ہیں اور فنانشل انٹیلی جنس یونٹ-انڈیا (FIU-IND) کے سربراہ بھی رہ چکے ہیں، جہاں انہوں نے منی لانڈرنگ اور مشتبہ مالی لین دین کی نگرانی سے متعلق اہم ذمہ داریاں انجام دیں۔

بھارت ۲۲ / ۲۳ / جون کو برکس

قومی سلامتی مشیروں کی میٹنگ کی میزبانی کرے گا: وزارت خارجہ

نئی دہلی: ہندوستان 22-23 جون 2026 کو برکس کے قومی سلامتی مشیروں کی میٹنگ کی میزبانی کرنے والا ہے۔ اس میٹنگ کی صدارت قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوول کریں گے۔ وزارت خارجہ کے مطابق، میٹنگ کے دوران، برکس کے رکن ممالک کے قومی سلامتی کے مشیر/وفد کے سربراہان آج دنیا کو درپیش غیر روایتی سیکورٹی چیلنجز کے موضوع پر خیالات کا تبادلہ کریں گے۔ وہ قومی سلامتی کے چیلنجوں کی تیزی سے ترقی پذیر نوعیت کے ساتھ ساتھ ابھرتے ہوئے سیکورٹی خطرات میں نئی ٹیکنالوجیز کے کردار پر تبادلہ خیال کریں گے۔ بیان کے مطابق، قومی سلامتی کے مشیر/وفود کے سربراہان انسداد دہشت گردی اور انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز کے استعمال میں سیکیورٹی پر حال ہی میں منعقدہ برکس مشترکہ ورکنگ گروپس کے نتائج کا بھی جائزہ لیں گے۔ یہ میٹنگ ایسے وقت میں ہوئی ہے جب ہندوستان 2026 میں چوتھی بار برکس چیئر شپ کا انعقاد کر رہا ہے، اس سے قبل 2012، 2016 اور 2021، 2025 ریو سمٹ میں بھی اس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ برکس دنیا کی گیارہ بڑی ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر ممالک کو اکٹھا کرتا ہے: برازیل، چین، مصر، ایتھوپیا، ہندوستان، انڈونیشیا، ایران، روس، سعودی عرب، جنوبی افریقہ، متحدہ عرب امارات۔ یہ عالمی اور علاقائی اہمیت کے حامل عصری مسائل اور عالمی سیاسی اور اقتصادی حکمرانی کے مسائل پر مشاورت اور تعاون کے لیے ایک مفید پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتا ہے۔ برکس 2026 کے لیے سرکاری ویب سائٹ اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ کس طرح برکس ایجنڈا نے اپنی ابتدائی توجہ سے باہمی تشویش کے معاشی مسائل پر کافی حد تک توسیع کی ہے اور اس کا ڈھانچہ تین بنیادی ستونوں۔ سیاسی اور سلامتی، معیشت اور مالیات اور ثقافتی اور لوگوں سے لوگوں کے تبادلے کے گرد بنایا گیا ہے۔ برکس تعاون دہشت گردی کے خلاف جنگ، موسمیاتی تبدیلی، خوراک اور توانائی کی حفاظت، بین الاقوامی اقتصادی اور مالیاتی صورتحال، ٹیلی کمیونیکیشن، زراعت، محنت اور روزگار، بین الاقوامی مالیاتی ڈھانچہ، تجارت، اور ڈبلیو ٹی او سمیت عالمی مسائل کی ایک وسیع رینج میں اپنا دائرہ کار وسیع کرتا جا رہا ہے۔

ہندوستان۔آسیان نے 13 ویں SOMTC میں

دہشت گردی کی تمام شکلوں کی سخت مذمت کی

نئی دہلی: ہندوستان اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم (آسیان) نے بین الاقوامی جرائم پر 13 ویں آسیان-انڈیا سینئر عہدیداروں کی میٹنگ (SOMTC) کے دوران دہشت گردی کی اس کی تمام شکلوں اور مظاہر بشمول سرحد پار دہشت گردی کی سخت مذمت کی۔ جمعہ کو وزارت خارجہ کی طرف سے جاری کردہ ایک ریلیز کے مطابق، یہ میٹنگ، جو 17 جون کو ورچوئل موڈ میں منعقد ہوئی، ہندوستان کی طرف سے وزارت خارجہ میں جوائنٹ سکریٹری (کاؤنٹر ٹیررازم) (ونود بہادے اور نیسٹر بی سانارس، انڈر سکریٹری برائے امن و امان نے مشترکہ صدارت کی۔ دونوں اطراف نے دہشت گردی کی اس کی تمام شکلوں اور مظاہر کی شدید مذمت کی اور خاص طور پر سرحد پار دہشت گردی کی مذمت کی۔ انہوں نے 22 اپریل 2025 کو پہلگام، جموں وکشمیر میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے کی بھی مذمت کی، جس میں 26 افراد ہلاک ہوئے، نیز 10 نومبر 2025 کو نئی دہلی میں لال قلعہ کے قریب دہشت گردی کے واقعے کی بھی مذمت کی۔ دونوں فریقوں نے دہشت گردی اور جرائم کا مؤثر طریقے سے مقابلہ کرنے کیلئے بین الاقوامی تعاون کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ طریقہ" دونوں فریقوں نے سرحد پار دہشت گردی سمیت اس کی تمام شکلوں اور مظاہر میں دہشت گردی کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے 22 اپریل 2025 کو پہلگام، جموں وکشمیر، ہندوستان میں ہونے والے گھناؤنے دہشت گرد حملے اور 10 نومبر 2025 کو لال قلعہ، نئی دہلی کے قریب دہشت گردی کے واقعے کی مزید مذمت کی۔ مشاورت کے دوران، ہندوستان اور آسیان نے بین الاقوامی جرائم سے نمٹنے کے لیے آسیان۔انڈیا ورک پلان کے تحت دہشت گردی، منشیات کی غیر قانونی تجارت، انسانی اسمگلنگ، بین الاقوامی اقتصادی جرائم، اور سائبر کرائم سمیت شعبوں میں تعاون بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔ مشاورت کے دوران، دونوں فریقوں نے بین الاقوامی جرائم سے نمٹنے کے لیے آسیان۔انڈیا ورک پلان کے فریم ورک کے تحت دہشت گردی، غیر قانونی منشیات کی اسمگلنگ، انسانی اسمگلنگ، بین الاقوامی اقتصادی جرائم اور سائبر کرائم کے شعبوں میں تعاون کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔

اختراعات، برآمدات کے محرک بننے کیلئے MSMEs کو بااختیار بنانے کی ضرورت ہے: وزیر جتن رام مانجھی

نئی دہلی: ایم ایس ایم ایز کے مرکزی وزیر جیتن رام مانجھی کے مطابق، مائیکرو، سمال اور میڈیم انٹرپرائزز (MSMEs) جامع اور پائیدار اقتصادی ترقی کے حصول کے لیے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ آج کاروباری اداروں کو درپیش چیلنجز، چاہے فنانسنگ، ٹیکنالوجی کو اپنانے، پائیداری یا مارکیٹ تک رسائی سے متعلق ہوں، باہمی حل کی ضرورت ہے۔ آگرہ میں برکس ایم ایس ایم ای فورم 2026 کے افتتاحی موقع پر وزیر نے کہا،" برکس ممالک بے پناہ طاقت اور تکمیلی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ مسلسل بات چیت اور تعاون کے ذریعے، ہم ایک مضبوط فریم ورک بنا سکتے ہیں جو ایم ایس ایم ای کو اختراعات، برآمدات اور روزگار کے محرک بننے کے لیے بااختیار بناتا ہے۔ اس تقریب نے ایم ایس ایم ای ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے، پائیداری کو فروغ دینے، اور عالمی مسابقت کو بڑھانے پر غور کرنے کے لیے برکس کے رکن اور شراکت دار ممالک کے سرکاری نمائندوں، پالیسی سازوں، صنعت کے رہنماؤں، اور نجی شعبے کے اسٹیک ہولڈرز کو اکٹھا کیا۔ وزیر نے مضبوط اقتصادی شراکت داری کو فروغ دینے اور برکس کے رکن ممالک کے درمیان علم کے تبادلے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ ایم ایس ایم ای کے ریاستی وزیر بھوپیندر چودھری نے کہا کہ اتر پردیش ہندوستان کے سب سے تیزی سے ترقی کرنے والے اقتصادی خطوں میں سے ایک کے طور پر ابھرا ہے جس میں ایم ایس ایم ای روزگار پیدا کرنے اور نچلی سطح کی ترقی میں تبدیلی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

عالمی اسٹیل صنعت کی نظریں بھارت پر۔آسیان ممالک کی طلب سے نمو میں تیزی

نئی دہلی: عالمی اسٹیل صنعت میں بھارت کی اہمیت مسلسل بڑھ رہی ہے اور ماہرین کے مطابق جنوب مشرقی ایشیا (آسیان) کے ممالک میں بڑھتی ہوئی طلب بھارتی اسٹیل شعبے کے لیے نئے مواقع پیدا کر رہی ہے۔ ایک حالیہ تجزیے کے مطابق عالمی منڈی میں سست روی کے باوجود بھارت اسٹیل کی پیداوار اور کھپت کے اعتبار سے نمایاں نمو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین میں تعمیرات اور بنیادی ڈھانچے کے شعبے کی رفتار کم ہونے کے بعد عالمی اسٹیل کمپنیوں کی توجہ تیزی سے بھارت اور آسیان خطے کی جانب منتقل ہو رہی ہے۔ ان خطوں میں شہری ترقی، صنعتی توسیع اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کی وجہ سے اسٹیل کی طلب میں مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں شامل ہے اور حکومت کی جانب سے سڑکوں، ریل، بندرگاہوں، ہوائی اڈوں اور مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری اسٹیل کی طلب کو مضبوط بنا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آسیان ممالک میں صنعتی سرگرمیوں کے فروغ نے بھی علاقائی اسٹیل مارکیٹ کو سہارا دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق عالمی اسٹیل کمپنیاں اب بھارت کو صرف ایک بڑی منڈی ہی نہیں بلکہ طویل مدتی ترقی کے مرکز کے طور پر بھی دیکھ رہی ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ ملک کی مضبوط معاشی نمو، بڑھتی ہوئی شہری آبادی اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبے آنے والے برسوں میں اسٹیل کی کھپت میں مزید اضافے کا سبب بن سکتے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اگر موجودہ رجحانات برقرار رہے تو بھارت عالمی اسٹیل صنعت میں مزید نمایاں کردار ادا کر سکتا ہے اور ایشیا میں طلب کے ایک اہم محرک کے طور پر ابھر سکتا ہے، جبکہ آسیان ممالک کی بڑھتی ہوئی ضروریات اس پیش رفت کو مزید تقویت فراہم کریں گی۔

آج نیٹ کا دوبارہ امتحان ۲۲ / لاکھ سے زائد طلباء کی شرکت

نئی دہلی: نیٹ یو جی کا دوبارہ امتحان کل اتوار 21 جون کو ہونے والا ہے جس کیلئے تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ اس امتحان میں زائد از 22 لاکھ امیدوار شرکت کریں گے۔ نیشنل ٹسٹنگ ایجنسی نے کہا کہ اس نے موثر انتظامات مکمل کر لئے ہیں اور پرسکون اور محفوظ انداز میں ملک کا سب سے بڑا میڈیکل انٹرنس امتحان منعقد کیا جائے گا۔ یہ امتحان ہندوستان کے 551 شہروں میں 5,440 مراکز پر منعقد ہوگا۔ اس کے علاوہ بیرون ملک 14 شہروں میں بھی یہ امتحان منعقد ہوگا۔ امتحان انگریزی اور 12 دیگر ہندوستانی زبانوں میں ہوگا۔ کہا گیا ہے کہ یہ امتحان دن میں 2 بجے سے شام 5.15 بجے تک منعقد ہوگا۔ امتحان میں کاغذ اور قلم کا استعمال کیا جائے گا۔

یوگا کو بین الاقوامی سطح پر لے جانے کیلئے پی ایم مودی کے مشکور ہیں

روسی سفارت خانہ نے یوگا سیشن کی میزبانی کی

نئی دہلی: نئی دہلی میں روسی سفارت خانے نے اتوار کو یوگا کے عالمی دن کی تقریبات سے پہلے یوگا پر ایک سیشن کی میزبانی کی، جس میں ایک سینئر سفارت کار نے بتایا کہ کس طرح قدیم مشق نے پورے روس میں بے پناہ مقبولیت حاصل کی ہے۔ روسی سفارت خانے میں کونسلر (ثقافت) یولیا آریاوا نے نامہ نگاروں کو بتایا، "ہم جشن کی میزبانی کرتے ہوئے بہت خوش ہیں کیونکہ یوگا دنیا کے لیے ہندوستان کا تحفہ ہے۔ یہ روس میں بے حد مقبول ہے۔ بہت سے شہروں میں لوگ یوگا کی مشق کر رہے ہیں اور اس کے بارے میں مزید جاننے کے لیے ہندوستان آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے یوگا کی مشق کرنا پسند ہے کیونکہ اس سے جسم اور دماغ میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ میں اس مشق کو بین الاقوامی بنانے اور بین الاقوامی یوگا دن کے قیام کے لیے وزیر اعظم مودی کی شکر گزار ہوں۔ انہوں نے ماسکو اور سینٹ پیٹرزبرگ جیسے روسی شہروں میں یوگا کی بے پناہ مقبولیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے اس مشق کے فوائد کی تعریف کی اور کہا، "یہ واقعی ہر کسی کی صحت کے لیے فائدہ مند ہے۔ میرا ماننا ہے کہ ہر ایک کو روزانہ کم از کم 15 منٹ یوگا کرنا چاہیے۔ سابق وزیر خارجہ میناکشی لیکھی نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔ انہوں نے یوگا ڈے کی تقریبات سے قبل روسی سفارت خانے کے اقدام کی تعریف کی اور کہا،" روس اور ہندوستان تاریخی دوست ہیں۔" یوگا کی اہمیت پر، انہوں نے نوٹ کیا کہ یہ کس طرح جلد ہی دنیا کو تحفہ میں لے کر آنے والا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی اہم ترجیحات میں سے ایک دنیا کے سامنے یوگا کی اہمیت کو اجاگر کرنا تھا" وزیر اعظم نریندر مودی خود ایک پریکٹیشنر ہیں اور دوسروں کو اس میں شامل ہونے کے لیے کہنا بہت اچھا تھا۔ جب ممالک مثبتیت کا جشن منانے اور بین الاقوامی ورثے پر غور کرنے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں، تو یہ ہندوستان کے لیے لاجواب ہے۔ یوگا ٹرینر پرگیہ سنگھ نے کہا کہ یوگا بھارت کی طرف پوری دنیا کیلئے ایک تحفہ ہے۔ ایک پریکٹیشنر کے طور پر، میں کہوں گا کہ اگر آپ یوگا کی مشق نہیں کر رہے ہیں، تو آپ واقعی تمام تفریح اور خوشی سے محروم ہو رہے ہیں۔ بین الاقوامی یوگا دن کو عالمی سطح پر تسلیم کروانے اور یوگا کو دنیا بھر میں مقبول بنانے میں بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک اہم اور تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ ستمبر 2014 میں پی ایم مودی نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی (UNGA) میں پہلی بار 21 جون کو بین الاقوامی یوگا دن کے طور پر منانے کی تجویز پیش کی۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

خواتین کا ٹی ۲۰/ورلڈ کپ: بیتھ مونی کی دھماکہ خیز اننگز

آسٹریلیا نیدرلینڈز کو ۹۸/رنز سے شکست دے کر سر فہرست

ویمنز ٹی20 ورلڈکپ 2026 کے 14ویں میچ میں آسٹریلیا نے نیدرلینڈز کو 98 رنز سے شکست دے کر

ٹورنامنٹ میں اپنی مسلسل تیسری کامیابی حاصل کر لی۔ ساؤتھمپٹن میں کھیلے گئے اس مقابلے میں آسٹریلوی ٹیم نے یکطرفہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے گروپ اے میں پہلی پوزیشن پر قبضہ مضبوط کرلیا۔ یہ ویمنز ٹی20 ورلڈکپ کی تاریخ میں رنز کے اعتبار سے مشترکہ طور پر چوتھی بڑی فتح بھی ہے۔ ٹاس ہار کر پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے آسٹریلیا نے مقررہ 20 اوورز میں 6 وکٹوں کے نقصان پر 219 رنز بنائے۔ اوپنر جارجیا وول اور بیتھ مونی نے جارحانہ آغاز کرتے ہوئے 28 گیندوں پر 50 رنز کی شراکت قائم کی۔ جارجیا وول 17 رنز بنا کر آؤٹ ہوئیں، جبکہ اپنے کیریئر کا 50واں ٹی20 ورلڈکپ میچ کھیلنے والی ایلس پیری صرف ایک رن بنا سکیں۔ 51 رنز پر دو وکٹیں گرنے کے بعد بیتھ مونی اور ایشلے گارڈنر نے شاندار بیٹنگ کرتے ہوئے تیسرے وکٹ کے لیے 101 رنز کی اہم شراکت قائم کی۔ مونی نے 42 گیندوں پر 74 رنز کی جارحانہ اننگز کھیلی، جس میں 9 چوکے اور ایک چھکا شامل تھا، تاہم وہ ریٹائرڈ ہرٹ ہوگئیں۔ دوسری جانب ایشلے گارڈنر نے 32 گیندوں پر 58 رنز اسکور کیے، جس میں 9 چوکے شامل تھے۔ جارجیا ویئرہیم نے بھی صرف 18 گیندوں پر 41 رنز کی تیز رفتار اننگز کھیل کر ٹیم کے مجموعے کو 219 تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ 220 رنز کے مشکل ہدف کے تعاقب میں نیدرلینڈز کی ٹیم مقررہ 20 اوورز میں 3 وکٹوں کے نقصان پر صرف 121 رنز بنا سکی۔ ٹیم کا آغاز انتہائی مایوس کن رہا اور 17 رنز کے مجموعے پر دونوں اوپنرز پویلین لوٹ گئیں۔ فیبی مولکن بوئز کھاتہ کھولے بغیر آؤٹ ہوئیں جبکہ ہیدر سیجرز صرف 9 رنز بنا سکیں۔ اس کے بعد کپتان بابیٹ ڈی لیڈے اور اسٹیری کالس نے تیسری وکٹ کے لیے 96 رنز کی شراکت قائم کر کے کچھ مزاحمت دکھائی، لیکن ٹیم کو بڑی شکست سے نہ بچا سکیں۔ کالس نے 44 رنز بنائے جبکہ بابیٹ ڈی لیڈے 56 رنز کے ساتھ ناٹ آؤٹ رہیں۔ آسٹریلیا کی جانب سے کم گارتھ نے شاندار بولنگ کرتے ہوئے 20 رنز کے عوض 2 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ اینابیل سدرلینڈ نے ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔

سب سے تیز ۵۰/چھکے، افغانستان کے عظمت اللہ عمرزئی نے رقم کردی تاریخ

ٹاپ-۵/لسٹ میں کوئی ہندوستانی نہیں

ہندوستان کے خلاف تیسرے ونڈے میچ میں عظمت اللہ عمرزئی نے تاریخ رقم کردی ہے۔ انہوں نے سب سے تیز 50 چھکے پورے کرنے کا ریکارڈ بنایا ہے۔ عظمت اللہ عمرزئی نے ہندوستان کے خلاف تیسرے ونڈے مقابلے میں 56 گیندیں کھیل کر 50 رن بنائے اوراس دوران 2 چھکے لگائے۔ انہوں نے کپتان حشمت اللہ شاہدی کے ساتھ مل کر 105 رنوں کی شراکت کی۔ عمرزئی کا وکٹ پرنس یادو نے لیا۔ ہندوستان کے خلاف تیسرے ونڈے میچ میں عظمت اللہ عمرزئی نے تاریخ رقم کردی ہے۔ عمرزئی افغانستان کے لئے ونڈے میں سب سے تیز 50 چھکے پورے کرنے والے بلے باز بن گئے ہیں۔ انہوں نے ٹیم انڈیا کے خلاف 2 چھکے لگا کر یہ مقام حاصل کیا۔ ونڈے میں سب سے تیز 50 چھکے پورے کرنے کے معاملے میں عمرزئی تیسرے مقام پر ہیں۔ عظمت اللہ عمرزئی نے ہندوستان کے خلاف تیسرے ونڈے مقابلے میں 56 گیندیں کھیل کر 50 رن بنائے اوراس دوران 2 چھکے لگائے۔ انہوں نے کپتان حشمت اللہ شاہدی کے ساتھ مل کر 105 رنوں کی شراکت کی۔ عمرزئی کا وکٹ پرنس یادو نے لیا۔ ونڈے کرکٹ میں سب سے تیز 50 چھکے لگانے کا ریکارڈ نیوزی لینڈ کے کوری اینڈرسن کے نام ہے، جنہوں نے 32 اننگوں میں 50 چھکے لگائے تھے۔ وہیں انگلینڈ کے لیام لیونگسٹون اس فہرست میں دوسرے مقام پر ہیں۔ انہوں نے 50 چھکوں کے اعداد و شمار تک پہنچنے میں 34 اننگ کھیلی تھیں۔ وہیں افغانستان کے عظمت اللہ عمرزئی اور یو اے ای کے محمد وسیم، دونوں نے اپنے ونڈے کیریئر کی 36ویں اننگ میں 50 چھکے پورے کئے۔ اس فہرست میں دور دور تک کسی ہندوستانی کا نام نہیں ہے۔ 38-38 اننگ کھیل کر شمران ہیٹ مائر اور ہیری بروک نے یہ مقام حاصل کیا تھا۔ کوری اینڈرسن نے 32 اننگ میں 50 چھکے لگائے۔ لیام لیونگسٹون نے 34 اننگ میں 50 چھکے مکمل کئے۔ عظمت اللہ عمرزئی نے 36 اننگ میں 50 چھکے لگائے۔ جبکہ محمد وسیم نے 36 اننگ میں 50 چھکے لگائے۔ وہیں شمران ہیٹ مائر اور ہیری بروک نے 38 اننگ میں 50 چھکے مکمل کئے۔ عظمت اللہ عمرزئی نے افغانستان کے لئے ہندوستان کے خلاف سب سے زیادہ نصف سنچری لگانے کے معاملے میں کپتان حشمت اللہ شاہدی کی برابری کرلی ہے۔ ونڈے میں دونوں نے اب تک ٹیم انڈیا کے خلاف 2-2 نصف سنچری اننگ کھیلی ہیں، جو سب سے زیادہ ہیں۔ ہندوستان اور افغانستان کے درمیان ونڈے سیریز کا آخری مقابلہ 20 جون کو کھیلا گیا۔ چنئی کے ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں ہندوستانی ٹیم نے افغانستان کو 9 وکٹوں سے شکست دے دی۔ ہندوستان کو جیت کے لیے 219 رنوں کا ہدف ملا تھا، جسے اس نے 28.4 اوورز میں ہی حاصل کرلیا۔ اس فتح کے ساتھ ہندوستان نے 3 میچوں کی ونڈے سیریز میں افغانستان کا مکمل صفایا کر دیا۔ اس مقابلہ میں ہندوستان کی جیت میں یشسوی جیسوال، روہت شرما اور پرسدھ کرشنا نے اہم کردار ادا کیا۔ پرسدھ کرشنا نے 5 وکٹیں حاصل کیں۔ دوسری جانب یشسوی جیسوال (ناٹ آؤٹ 110 رنز) نے اپنے ونڈے کیریئر کی دوسری سنچری اسکور کی۔ روہت شرما (79 رنز) کے بلے سے بھی نصف سنچری نکلی۔ شبھمن گل کی قیادت والی ہندوستانی ٹیم پہلے ہی یہ سیریز اپنے نام کر چکی تھی۔ دھرمشالہ ونڈے میں ہندوستان نے افغانستان کو 7 وکٹوں سے شکست دی تھی۔ پھر لکھنؤ میں کھیلے گئے مقابلے میں اس نے مہمان ٹیم کو 170 رنوں سے روند ڈالا تھا۔ اب ہندوستانی ٹیم نے چیپک میں بھی اپنی برتری ثابت کردی۔ روہت شرما نے آج 9 چوکوں اور 3 چھکوں کی مدد سے 69 گیندوں پر 79 رنوں کی شاندار اننگ کھیلی۔ روہت کو محمد نبی نے متبادل کھلاڑی صدیق اللہ اٹل کے ہاتھوں کیچ آؤٹ کرایا۔ اس کے بعد جیسوال اور شریئس ایئر نے افغان ٹیم کو کوئی موقع نہیں دیا۔

ویمنز ٹی ۲۰/ورلڈ کپ: صرف ۱۲۳/رنز بنا کر

بنگلہ دیش نے پاکستان کو سنسنی خیز مقابلے میں دے دی شکست

ویمنز ٹی20 ورلڈکپ 2026 کے 15ویں میچ میں بنگلہ دیش نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پاکستان کو 23 رنز سے شکست دے دی۔ ساؤتھمپٹن میں کھیلے گئے اس مقابلے میں بنگلہ دیش نے محض 123 رنز کا ہدف دیا، لیکن اپنی عمدہ بولنگ کی بدولت پاکستان کو 100 رنز تک محدود کر کے اہم فتح حاصل کر لی۔ ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کرنے والی بنگلہ دیشی ٹیم کا آغاز انتہائی خراب رہا اور صرف 13 رنز پر اس کے تین کھلاڑی پویلین لوٹ گئے۔ اس نازک موقع پر کپتان نگار سلطانہ نے ذمہ دارانہ بیٹنگ کرتے ہوئے اننگز کو سنبھالا۔ انہوں نے شوبھنا موستری کے ساتھ چوتھی وکٹ کے لیے 35 رنز کی شراکت قائم کی۔ شوبھنا 22 رنز بنا کر آؤٹ ہوئیں، جبکہ بعد میں ریتو مونی کے ساتھ بھی اہم شراکت داری قائم کی۔ نگار سلطانہ نے 38 گیندوں پر 36 رنز کی اننگز کھیلی جس میں پانچ چوکے شامل تھے۔ ان کے آؤٹ ہونے کے بعد شورنا اختر نے جارحانہ انداز اپناتے ہوئے 22 گیندوں پر ناقابل شکست 39 رنز بنائے اور رابعہ خان کے ساتھ آخری اوورز میں 31 رنز کی شراکت قائم کر کے ٹیم کا مجموعہ 123 رنز تک پہنچایا۔ پاکستان کی جانب سے کپتان فاطمہ ثناء نے بہترین بولنگ کرتے ہوئے چار اوورز میں صرف 18 رنز دے کر دو وکٹیں حاصل کیں، جبکہ سعدیہ اقبال، تسمیہ رباب، ناشرا سندھو اور طوبیٰ حسن نے ایک، ایک وکٹ اپنے نام کی۔ 124 رنز کے آسان ہدف کے تعاقب میں پاکستان کی شروعات امید افزا رہی۔ منیبہ علی اور گل فیروزہ نے پہلے وکٹ کے لیے 49 رنز جوڑ کر مضبوط بنیاد فراہم کی، لیکن اس شراکت کے ٹوٹتے ہی پاکستانی بیٹنگ لائن لڑکھڑا گئی۔ گل فیروزہ 23 اور منیبہ علی 25 رنز بنا کر آؤٹ ہوئیں۔ ان کے بعد کوئی بھی بیٹر بڑی اننگز نہ کھیل سکی۔ عائشہ ظفر نے 11 جبکہ کپتان فاطمہ ثناء نے 10 رنز بنائے۔ باقی بیٹرز بنگلہ دیشی بولرز کے سامنے مزاحمت نہ کر سکیں اور پوری ٹیم مقررہ 20 اوورز میں 8 وکٹوں کے نقصان پر صرف 100 رنز بنا سکی۔ بنگلہ دیش کی جانب سے سنجیدہ اختر اور ناہیدہ اختر نے شاندار بولنگ کرتے ہوئے تین، تین وکٹیں حاصل کیں، جبکہ رابعہ خان اور ریتو مونی نے ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ اس فتح کے ساتھ بنگلہ دیش نے تین میچوں میں اپنی دوسری کامیابی حاصل کرتے ہوئے گروپ اے میں تیسری پوزیشن پر قبضہ جما لیا، جبکہ پاکستان کو مسلسل تیسری شکست کا سامنا کرنا پڑا اور وہ پوائنٹس ٹیبل میں پانچویں اور آخری مقام پر موجود ہے۔

خواتین ٹی ۲۰/عالمی کپ میں ایلس پیری کا منفرد ریکارڈ

ورلڈ کپ میں ۵۰/میچ کھیلنے والی پہلی کھلاڑی بنیں

نئی دہلی: آسٹریلیا کی تجربہ کار آل راؤنڈر نے ٹی20 ورلڈکپ کی تاریخ میں نئی مثال قائم کر دی۔ خواتین اور مردوں دونوں میں یہ اعزاز حاصل کرنے والی پہلی کرکٹر بن گئی ہیں ایلس پیری۔ مردوں کے ٹی20 ورلڈ کپ میں روہت شرما اس معاملے میں سرفہرست ہیں۔ ایلس پیری نے خواتین کے ٹی 20 ورلڈ کپ 2026 میں ایک منفرد عالمی ریکارڈ اپنے نام کر لیا۔ آسٹریلیا اور نیدرلینڈز کے درمیان کھیلے گئے میچ میں ایلس پیری نے اپنے ٹی20 ورلڈکپ کیریئر کا 50واں میچ کھیل کر تاریخ رقم کر دی۔ وہ خواتین اور مردوں دونوں کے ٹی20 ورلڈکپ کی تاریخ میں 50 میچ کھیلنے والی پہلی کھلاڑی بن گئی ہیں۔ اگرچہ یہ میچ ان کے لیے بطور بلے باز یادگار ثابت نہ ہوسکا اور وہ صرف ایک رن بنا کر آؤٹ ہوگئیں، تاہم ان کا یہ تاریخی کارنامہ کرکٹ کی تاریخ میں درج ہوگیا۔ ایلس پیری نے 2009 سے 2026 کے دوران خواتین کے ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ میں 50 میچ کھیلتے ہوئے 559 رنز بنائے ہیں۔ اس عرصے میں ان کا سب سے زیادہ اسکور 42 رنز رہا، جبکہ وہ نصف سنچری بنانے میں کامیاب نہیں ہوسکیں۔ گیند بازی میں بھی انہوں نے عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجموعی طور پر 42 وکٹیں حاصل کی ہیں، جس سے وہ آسٹریلیا کی کامیاب ترین

آل راؤنڈرز میں شمار ہوتی ہیں۔ خواتین کے ٹی20 ورلڈکپ میں سب سے زیادہ میچ کھیلنے والوں کی فہرست میں سوزی بیٹس دوسرے نمبر پر ہیں۔ انہوں نے 2009 سے 2026 کے درمیان 43 میچوں میں 1,235 رنز بنائے اور 11 وکٹیں حاصل کیں۔ تیسرے نمبر پر ایلیسا ہیلی ہیں، جنہوں نے 2010 سے 2024 کے درمیان 42 میچوں میں 1,008 رنز بنائے۔ بھارتی کپتان ہرمن پریت کور 41 میچوں کے ساتھ چوتھے نمبر پر ہیں۔ انہوں نے 774 رنز بنانے کے علاوہ 11 وکٹیں بھی حاصل کی ہیں۔ پانچویں نمبر پر سوفی ڈیوائن ہیں، جنہوں نے 40 میچوں میں 852 رنز بنانے کے ساتھ 29 وکٹیں بھی اپنے نام کی ہیں۔ مردوں کے ٹی20 ورلڈکپ میں سب سے زیادہ میچ کھیلنے کا ریکارڈ روہت شرما کے نام ہے، جنہوں نے 47 میچ کھیلے ہیں۔ ان کے بعد جوس بٹلر اور شکیب الحسن 43، 43 میچوں کے ساتھ مشترکہ طور پر دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں، جبکہ ڈیوڈ وارنر (41 میچ) اور عادل رشید (38 میچ) بالترتیب چوتھے اور پانچویں نمبر پر موجود ہیں۔

رائل اسکوٹ: سارہ علی خان اور ہنری کیول کی ملاقات

سارہ علی خان انگلینڈ کے معروف رائل اسکوٹ ہارس ریسنگ فیسٹیول میں ایک ساتھ شرکت کرکے مداحوں کو حیران کردیا

بالی ووڈ اداکارہ سارہ علی خان اور بالی ووڈ اسٹار ہنری کیول نے انگلینڈ کے معروف

رائل اسکوٹ ہارس ریسنگ فیسٹیول میں ایک ساتھ شرکت کر کے مداحوں کو حیران کر دیا۔ دونوں لگژری واچ برانڈ لونگائنز کے عالمی سفیر کے طور پر تقریب میں موجود تھے۔ سوشل میڈیا صارفین نے اس غیر متوقع کراس اوور کو ''پٹودی شہزادی اور سپرمین'' قرار دیا۔ انگلینڈ میں منعقد ہونے والے معروف رائل اسکوٹ ہارس ریسنگ فیسٹیول کے دوران ایک ایسا لمحہ دیکھنے کو ملا جس نے سوشل میڈیا صارفین اور فلمی شائقین کی توجہ اپنی جانب مبذول کر لی۔ بالی ووڈ اداکارہ سارہ علی خان اور ہالی ووڈ اسٹار ہنری کیول ایک ہی تقریب میں نہ صرف شریک ہوئے بلکہ دونوں نے ایک ساتھ تصاویر بھی بنوائیں، جو بعد میں انٹرنیٹ پر تیزی سے وائرل ہوگئیں۔ یہ ملاقات دراصل سوئس لگژری واچ کمپنی لونگائنز کے عالمی سفیروں کی حیثیت سے ہوئی۔ تقریب کے بعد سارہ علی خان نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر رائل اسکوٹ کی متعدد تصاویر شیئر کیں اور کیپشن میں لکھا، ''لونگائنز کے ساتھ ایک شاہانہ دن۔'' تصویروں کے سلسلے میں سارہ اور ہنری کیول کی مشترکہ تصاویر بھی شامل تھیں، جنہوں نے مداحوں کی توجہ سب سے زیادہ حاصل کی۔ لونگائنز نے بھی اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر دونوں کی تصاویر شیئر کرتے ہوئے لکھا، ''رائل اسکوٹ میں لازوال خوبصورتی کا اظہار۔'' تصاویر سامنے آنے کے بعد مداحوں نے کمنٹ سیکشن میں دلچسپ تبصرے کیے اور دونوں ستاروں کو ایک ساتھ دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا۔ رائل اسکوٹ کی روایت کے مطابق سارہ علی خان نے کلاسک برطانوی ریس ڈے فیشن اختیار کیا۔ انہوں نے ہلکے رنگ کا نفیس لباس زیب تن کیا تھا جس کے ساتھ سفید فاسنیٹر، کلچ بیگ اور اسٹائلش جوتے شامل تھے۔ دوسری جانب ہنری کیول نے روایتی مارننگ سوٹ، ٹیل کوٹ، واسکٹ اور ٹاپ ہیٹ کے ساتھ تقریب میں شرکت کی، جس نے ان کی شخصیت کو مزید نمایاں بنا دیا۔ تصاویر کے وائرل ہونے کے بعد ایک صارف نے لکھا، ''پٹودی کی شہزادی واقعی شاہی لگ رہی ہیں۔'' ایک اور مداح نے تبصرہ کیا، ''میری شہزادی کے لیے بالکل موزوں منظر۔'' کئی صارفین کی توجہ خاص طور پر اس بات پر مرکوز رہی کہ تصاویر میں سارہ کے ساتھ موجود شخص واقعی ہنری کیول ہیں۔ ایک مداح نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا، ''کیا یہ واقعی ہنری کیول ہیں؟'' جبکہ متعدد دیگر صارفین نے فوراً اس کی تصدیق کی۔ کئی مداحوں نے اس ملاقات کو ''پٹودی شہزادی اور سپرمین'' کا دلچسپ امتزاج قرار دیا۔

میگھنا گلزار اور کرینہ کپور کی کرائم تھریلر 'دائرہ' ۱۸/ستمبر کو ریلیز ہوگی

فلم ساز میگھنا گلزار اپنی ۲۰۲۳ء کی فلم ''سیم بہادر'' کے تقریباً تین سال بعد نئی کرائم تھریلر Daayra کے ساتھ واپسی کر رہی ہیں

فلم ساز میگھنا گلزار اپنی ۲۰۲۳ء کی فلم ''سیم بہادر'' کے تقریباً تین سال بعد نئی کرائم تھریلر Daayra کے ساتھ واپسی کر رہی ہیں۔ فلم میں کرینہ کپور خان اور پرتھوی راج سوکمارن پہلی مرتبہ ایک ساتھ نظر آئیں گے۔ سچے واقعات سے متاثر اس تفتیشی تھریلر میں دونوں پولیس افسران کے کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ فلم ۱۸/ ستمبر ۲۰۲۶ء کو سنیما گھروں میں ریلیز ہوگی۔ بالی ووڈ کی معروف ہدایت کار میگھنا گلزار اپنی نئی کرائم تھریلر ''دائرہ'' کے ساتھ بڑے پردے پر واپسی کے لیے تیار ہیں۔ فلم ساز کی گزشتہ فلم ''سیم بہادر'' تھی، جس کے بعد یہ ان کا سب سے اہم پروجیکٹ تصور کیا جا رہا ہے۔ فلم میں کرینہ کپور خان اور پرتھوی راج سوکمارن مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ دونوں اداکار پہلی بار کسی فلم میں ایک ساتھ اسکرین شیئر کریں گے، جسے شائقین اور فلمی حلقوں میں خاص دلچسپی سے دیکھا جا رہا ہے۔ ''دائرہ'' ایک تفتیشی کرائم تھریلر ہے جو حقیقی واقعات سے متاثر بتائی جا رہی ہے۔ کہانی دو پولیس افسران کے گرد گھومتی ہے جو ایک سنسنی خیز اور پیچیدہ جرم کی تہہ تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فلم کے موضوع، ماحول اور میگھنا گلزار کی فلم سازی کے انداز کو دیکھتے ہوئے اسے سال کی اہم سنجیدہ فلموں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ فلم کی ریلیز کی تاریخ کے اعلان کے ساتھ ہی میکرز نے پردے کے پیچھے کی جھلکیاں (BTS) بھی جاری کیں، جنہیں سوشل میڈیا پر مثبت ردعمل ملا۔ معروف تجارتی تجزیہ کار ترن آدرش نے فلم کی ریلیز کی تاریخ کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ ''دائرہ'' ۱۸/ستمبر ۲۰۲۶ء کو دنیا بھر کے سنیما گھروں میں نمائش کے لیے پیش کی جائے گی۔ یہ فلم پروڈکشن ہاؤس جنگلی پکچرس اور میگھنا گلزار کے درمیان تیسرا اشتراک ہے۔ اس سے قبل دونوں ''تلوار'' اور ''راضی'' جیسی کامیاب فلمیں دے چکے ہیں۔ اسی وجہ سے فلمی ناقدین اور شائقین کو اس نئے منصوبے سے بھی بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ سوشل میڈیا پر جاری ہونے والی جھلک کے بعد مداحوں نے فلم کے بارے میں جوش و خروش کا اظہار کیا۔ متعدد صارفین نے میگھنا گلزار، کرینہ کپور اور پرتھوی راج کی جوڑی کو ''ڈریم ٹیم'' قرار دیا، جبکہ کئی لوگوں نے راضی اور تلوار جیسی فلموں کا حوالہ دیتے ہوئے اس فلم کو بھی ایک سنجیدہ اور معیاری کرائم ڈراما قرار دیا۔ فلم کی ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ باکس آفس پر ''وائب'' سے ٹکرائے گی، جس کی ہدایت کاری کنال کھیمو کر رہے ہیں۔ اس فلم میں پریتی زنٹا مرکزی کردار میں نظر آئیں گی۔

ہندوستان نے تیسرے وَنڈے مقابلہ میں افغانستان کو شکست دے کر

سیریز پر ۳-۰ سے کیا قبضہ، روہت شرما جیسوال کی بہترین بلے بازی

ہندوستان کی طرف سے گیند بازی میں پرسدھ کرشنا نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے افغانستان کے ابتدائی 4 وکٹ محض 36 رنوں پر گرا دیے۔ مجموعی طور پر کرشنا نے 23 رن دے کر 5 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ ہندوستان اور افغانستان کے درمیان ونڈے سیریز کا آخری مقابلہ 20 جون کو کھیلا گیا۔ چنئی کے ایم اے چدمبرم اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس میچ میں ہندوستانی ٹیم نے افغانستان کو 9 وکٹوں سے شکست دے دی۔ ہندوستان کو جیت کے لیے 219 رنوں کا ہدف ملا تھا، جسے اس نے 28.4 اوورز میں ہی حاصل کرلیا۔ اس فتح کے ساتھ ہندوستان نے 3 میچوں کی ونڈے سیریز میں افغانستان کا مکمل صفایا کر دیا۔ اس مقابلہ میں ہندوستان کی جیت میں یشسوی جیسوال، روہت شرما اور پرسدھ کرشنا نے اہم کردار ادا کیا۔ پرسدھ کرشنا نے 5 وکٹیں حاصل کیں۔ دوسری جانب یشسوی جیسوال (ناٹ آؤٹ 110 رنز) نے اپنے ونڈے کیریئر کی دوسری سنچری اسکور کی۔ روہت شرما (79 رنز) کے بلے سے بھی نصف سنچری نکلی۔ شبھمن گل کی قیادت والی ہندوستانی ٹیم پہلے ہی یہ سیریز اپنے نام کر چکی تھی۔ دھرمشالہ ونڈے میں ہندوستان نے افغانستان کو 7 وکٹوں سے شکست دی تھی۔ پھر لکھنؤ میں کھیلے گئے مقابلے میں اس نے مہمان ٹیم کو 170 رنوں سے روند ڈالا تھا۔ اب ہندوستانی ٹیم نے چیپک میں بھی اپنی برتری ثابت کردی۔ روہت شرما نے آج 9 چوکوں اور 3 چھکوں کی مدد سے 69 گیندوں پر 79 رنوں کی شاندار اننگ کھیلی۔ روہت کو محمد نبی نے متبادل کھلاڑی صدیق اللہ اٹل کے ہاتھوں کیچ آؤٹ کرایا۔ اس کے بعد جیسوال اور شریئس ایئر نے افغان ٹیم کو کوئی موقع نہیں دیا۔ یشسوی نے 14 چوکوں اور 3 چھکوں کی مدد سے 86 گیندوں پر ناقابلِ شکست 110 رنز بنائے، جبکہ شریئس ایئر 20 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ افغانستان نے آج ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 44.2 اوورز میں 218 رنز بنائے۔ افغان ٹیم کا آغاز اچھا نہیں رہا۔ اس نے وکٹ کیپر بلے باز رحمان اللہ گرباز (5 رنز) کی وکٹ دوسرے ہی اوور میں گنوا دی، جو پرسدھ کرشنا کا شکار بنے۔ اس کے بعد پرسدھ نے تجربہ کار بلے باز رحمت شاہ (5 رنز)، سلامی بلے باز ابراہیم زدران (11 رنز) اور درویش رسولی (11 رنز) کو بھی پویلین واپس بھیج دیا۔ درویش کے آؤٹ ہونے کے وقت افغانستان کا اسکور 36 رن پر 4 وکٹ تھا۔ اس کے بعد کپتان حشمت اللہ شاہدی اور عظمت اللہ عمرزئی نے پانچویں وکٹ کے لیے 105 رنوں کی شراکت قائم کر کے ٹیم کو سنبھالا۔ عظمت اللہ عمرزئی نے 56 گیندوں پر 50 رنز بنائے، جس میں 5 چوکے اور 2 چھکے شامل تھے۔ پرنس یادو نے عظمت اللہ عمرزئی کو آؤٹ کر کے اس شراکت داری کو توڑا۔ ہندوستانی ٹیم کو چھٹی کامیابی گرنور برار نے دلائی، جنہوں نے سیٹ ہو چکے محمد نبی (21 رنز) کو بولڈ کیا۔ اس کے بعد راشد خان (5 رنز) کو اسپنر ہرش دوبے نے پویلین روانہ کیا۔ اللہ غضنفر (5 رنز) اور فرید احمد ملک (1 رن) رن آؤٹ ہوئے۔ افغانستان کی آخری وکٹ حشمت اللہ شاہدی کی صورت میں گری، جنہوں نے اپنے ونڈے کریئر کی پہلی سنچری اسکور کی۔ شاہدی نے 13 چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 131 گیندوں پر 102 رنز بنائے۔ ہندوستان کی جانب سے پرسدھ کرشنا نے 23 رنز دے کر 5 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ ہرش دوبے، گرنور برار اور پرنس یادو کو ایک ایک کامیابی ملی۔ اس مقابلے کے لیے ہندوستانی ٹیم نے تیز گیند باز عرشدیپ سنگھ اور وکٹ کیپر بلے باز کے ایل راہل کو آرام دیا تھا۔ نتیش کمار ریڈی، پرسدھ کرشنا اور ہرش دوبے نے پلیئنگ الیون میں واپسی کی۔ جبکہ افغان ٹیم نے اپنی پلیئنگ الیون میں 4 تبدیلیاں کیں۔ قابل ذکر ہے کہ ونڈے کرکٹ میں ہندوستان اور افغانستان کے درمیان اب تک 7 مقابلے کھیلے جا چکے ہیں۔ اس دوران ہندوستانی ٹیم نے 6 میچوں میں کامیابی حاصل کی، جبکہ ایک مقابلہ ٹائی رہا۔ اعداد و شمار واضح کرتے ہیں کہ ہندوستانی ٹیم افغانستان پر مکمل طور پر حاوی رہی ہے۔ افغان ٹیم کو اب بھی ہندوستان کے خلاف اپنی پہلی جیت کا انتظار ہے۔ ہندوستان کے خلاف تیسرے ونڈے میچ میں عظمت اللہ عمرزئی نے تاریخ رقم کردی ہے۔ انہوں نے سب سے تیز 50 چھکے پورے کرنے کا ریکارڈ بنایا ہے۔ عظمت اللہ عمرزئی نے ہندوستان کے خلاف تیسرے ونڈے مقابلے میں 56 گیندیں کھیل کر 50 رن بنائے اور اس دوران 2 چھکے لگائے۔ انہوں نے کپتان حشمت اللہ شاہدی کے ساتھ مل کر 105 رنوں کی شراکت کی۔ عمرزئی کا وکٹ پرنس یادو نے لیا۔ ہندوستان کے خلاف تیسرے ونڈے میچ میں عظمت اللہ عمرزئی نے تاریخ رقم کردی ہے۔ عمرزئی افغانستان کے لئے ونڈے میں سب سے تیز 50 چھکے پورے کرنے والے بلے باز بن گئے ہیں۔ انہوں نے ٹیم انڈیا کے خلاف 2 چھکے لگا کر یہ مقام حاصل کیا۔ ونڈے میں سب سے تیز 50 چھکے پورے کرنے کے معاملے میں عمرزئی تیسرے مقام پر ہیں۔ عظمت اللہ عمرزئی نے ہندوستان کے خلاف تیسرے ونڈے مقابلے میں 56 گیندیں کھیل کر 50 رن بنائے اور اس دوران 2 چھکے لگائے۔ انہوں نے کپتان حشمت اللہ شاہدی کے ساتھ مل کر 105 رنوں کی شراکت کی۔ عمرزئی کا وکٹ پرنس یادو نے لیا۔ ونڈے کرکٹ میں سب سے تیز 50 چھکے لگانے کا ریکارڈ نیوزی لینڈ کے کوری اینڈرسن کے نام ہے۔